# حق حق حق

بحمد للہ علی احسانہ کہ درین ایام فرخندہ فرجام کتاب مستطاب ملفوظات

شیخ العالم مخدوم و مکرم حضرت شاہ عبدالحق احمد ردولوی قدس اللہ سرہ

المسمے بہ



# انوار العیون
فی
# اسرار المکنون

مترجم اُردو

حسب فرمائش فاضل اجل عالم اتم و والا رئیس اعظم ردولی شریف جناب چودھری خلیل الرحمن صاحب

دام ظلہ العالی المجید الاکرم باہتمام خاکسار محمد عبد الاحد صدیقی تاجر کتب مالک مطبع مجتبائی

در مطبع مجتبائی لکھنؤ مطبوع گردید

صرف ٹائٹل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعریف اُس سچے اور برحق مالک کو جسنے تمام دُنیا
مخلوقات کو نیستی کے میدان سے دُنیا کے
دست صحرا مین ایک حکم کن ارشاد فرماکر بیشمار
بے انتہا روحون اور جسمون مین پیدا کیا اور ہر ایک
کیے ہوئے کو اُن کامون مین جو قابل انکی مصلحتون
تھے بلحاظ - کیا تم گمان کرتے ہو کہ ہمنے تم سب کو
پیدا کیا) کے اُس طریقہ سے جو اُنکے لائق تھا
نزول کیا اور ہر گروہ کا اصل مقصد بحکم آنکہ (سب
جو انکا شغل ہے اُسی مین خوش ہین) اُسکے
مدہ کے موافق اُسی کے طریقہ پر منحصر رکھا جیسا کہ
ن اور ولیون سے قطب و شیخون کے شیخ حضرت
نظام الدین پاک کی اللہ نے انکی روح ابتک
ن پر سانے والی موتی نچھاور کیے جانے کے قابل
ن فرماتے تھے کہ (ہر قوم کے لیے ایک طریقہ ایک قبلہ ایکی روش ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے نہایت وثناے بیغایت مر مالکے را کہ
ملکے جو واز کتم فقود در صحراے ایجاد از
عالم امر کہ عبارت از کن فیکون ہست از جواہر
ارواح واجسام نا محصورہ و نا متناہی بوجود
آوردہ و ہر یک موجودے را بامور مصالح
او بحکم اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا در متہلے کہ
سزاوار اوست در آوردو ہر یک گروہے را
مقصودے در راہ او بکمال حال او بنہاد کہ کُلُّ
حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ چنانچہ حضرت قطب
الاقطاب والاولیا شیخ المشائخ
حضرت شیخ نظام الدین قدس
اللہ روحہ از زبان دربار گوہر
نثار خود مے فرمود مصرع
ہر قوم راست راہے دینے و قبلہ گاہے

اُس زمانہ کے خسرو نے جو
اُس قطب حق کے مریدون مین چنے ہوئے مرید
تھے دوسرا مصرعہ موزون فرماکے شعر پورا کردیا کہ
(مین نے اپنا قبلہ ایک بانکی ٹوپی والے کی طرف قائم
کیا) اور بیحد تعریف خاص اُس خدا کو جسنے آدمی کی ذات
کو (بیشک ہمنے آدمی کو بہترین مبانی پر پیدا کیا ہے
لحاظ سے اپنی جانشینی کے تخت پر۔ بیشک مین کرنیوالا
ہون زمین مین جانشین) کے فرمان موہبت
نشان کے لحاظ سے پہونچایا اور اسلام کے قابل دل
والون کے دلون کو۔ (ہان پس جسکا سینہ اللہ نے کھولدیا
پس وہ اللہ کے نور سے روشن ہی) کی عنایت کا سورج
نکالنے اور رہنمائی کا نور ظاہر کرنے کے سبب نفس بد کے
اندھیرے سے (بتحقیق نفس ضرور کھینچنے والا ہے برائی
کی طرف) اسلام کی عزت کی بدولت پرنور اور آباد
کردیا۔ اور بیحد تعریف اس نعمت دینے والے کو جو
بندون کی روحون کو جو بہیرون کو جسمون کے جنگل اور وہمون
کے سمندر سے گذارتا اور اپنا پہچاننے اور جاننے والا
کردیتا ہی (اور بیحد تعریف خاص اُس بادشاہ کو جسنے
اپنی درگاہ سے نزدیکی ڈھونڈھنے والون کے دلونکو کہ یہی
ہے بڑائی اُسکی اور عام ہین نعمتین اُسکی (لیکن اللہ
کی جھاڑو سے فنا ستھرا کردیا اور سوا خدا کے پاک کیا

خسرو زمان کہ برگزیدۂ آن قطب سبحانی
مصرعۂ دوم در سلک نظم منتظم گردانید وباتمام
رسانید مصرع من قبلہ راست کردم بر سمت
کج کلاہے ؛؛ وہرایند سے راکہ وجود انسان را
حکم لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ بر تخت
خلافت بتوقیع انی جاعل فی الارض خلیفہ
بنشانید وو دلہاے اہل اسلام را بطلوع
آفتاب عنایت و بظہور انوار ہدایت افمن
شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ
فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ از ظلمات نفس امارہ
اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ بعزّ اسلام
منور و معمور گردانید و مر منعمی راکہ جواہر
ارواح بندگان را از تیہ اجسام و بحر
اوہام گذرانیدہ دستناسا و آشنا
خود میگرداند و مر بادشاہے راکہ قلوب
مقربان حضرت عزت خویش
جلت کبریائہ وعمت آلائہ بجاروب
لاالٰہ تصفیہ داد و نفی غیر ازان کرد

سلہ یہ آیہ کریمہ ۳۰ پارہ کے ۲۰ رکوع میں ہے
سلہ یہ آیہ کریمہ ۱ پارہ کے ۴ رکوع میں ہے
سلہ یہ آیہ کریمہ ۲۳ پارہ کے ۱۷ رکوع میں ہے

ہے در پارہ (الم) ۱۲

اور (لیکن اللہ) کی توحید کے ملکون مین باغی
نفس کے لشکر اور سرکش شیطان کی فوجون کے غلبون سے
امن امان کے قلعہ مین محفوظ (نہین موجود لیکن اللہ)
کے مشاہدہ کی نعمت کے دسترخوان پر راحت کے ساتھ
بٹھایا اور سچائی کے نشستگاہ مین قدرت والے
بادشاہ کے پاس) کی منزل مین جاگزین کیا تاکہ یہ
لوگ دوئی کی حالت سے کہ مراد اس سے نیکی اور بدی اور
اجالا اور اندھیرا اور ایمان اور کفر کا عالم ہے چھوٹ
گئے اور جسکا وعدہ قیامت کی کل کو ملنے کا تھا آج
ہی ملگیا (گو اور دن سے کل کا وعدہ ہو لیکن ہکو تو آج
یہین نقد مل گیا) ورحمت سا درود اور بے گنتی
تعریف خاص اس سردار کو جو نبیون (ان پر سلام) کے
قافلون کا سردار قافلہ ہے اور خاص اس شرع بنانے
والے کو جسکی شرع کے زیور نے بالخصوص تمام جنون اور
انسان کو آراستہ کر دیا اور خاص اس رہبر کو جسکے چلنے
کا راستہ ننہ حد سے بڑھی نظر اور نہ بہکی ہے اور خاص اس
صوفی کو جسکا مقام (دوری دو کمانون کی یا اس سے کم)
ہے جیساکہ موتی برسانے والی موتی نچھاور کیے جا
کے قابل زبان سے آپ رسول (اللہ ان پر درود
اور سلام بھیجے) فرماتے ہین۔ آدم اور جو انکے سوا ہے
میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے قیامت کے دن

و در ممالک توحید الا اللہ از غلبہ
لشکر نفس باغی و تسلط جنود شیطان
طاغی در حصن امن و امان بر مادۂ شہود
لیس موجود الا اللہ براحت بنشاندہ و
در منزل فی مقعد صدق عند ملیک
مقتدر تمکن داد تا ایشان از قسم
دوئی کہ آن عالم خیر و شر و نور ظلمت
و ایمان و کفر است ایمن گشتند و
آنچہ وعدہ بفردا بود نقد وقت
ایشان شد بیت دیگران را وعدہ
گر فردا بود ٭ لیک ما را نقد ہم اینجا بود
و درود بسیار و آفرین بیشمار مر سرورے
راکہ قافلہ سالار قوافل انبیاست
و مر شارعے راکہ زیور شریعت او
مر ہمہ جن و انس را بیاراستہ و مر سالکے
راکہ منہج سلوک او ما زاغ البصر و ما طغی ست
و مر صوفیے راکہ مقام او قاب قوسین او
ادنی است چنانچہ از زبان در ربار
گوہر نثار خود رسول صلی اللہ
علیہ و سلم فرمایہ کہ آدم و
من دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ

اور مجھے اسکے لیے فخر نہین یعنی حضرت آدم اور بہت آدمی
اسکے ہم کے چھتر کی چھاؤن مین ہین اور ہونگے بلکہ
اُسی کے سبب سے ہین اور اُسی کے ساتھ ہین اور خاص
اس شریف کو کہ اُس حضرت نے جسکا جلال بڑا ہی
اور بخشش عام ہے (نہین معبود لیکن اللہ) کے چہرہ
کے حسن کی آرایش اور اسکے حسن کے کمال کی زینت
اپنے اُسی شریف رسول یعنی محمد (اللہ اُن پر درود
سلام بھیجے) کے تل کے سوا دوسری کسی چیز پر
منحصر نہین رکھی اور خاص ایسے جہان پناہ کو کہ محمد
بھیجا ہوا اللہ کا (اللہ اُسپر درود و سلام بھیجے) اسکا
خطاب ہے اور (مین نبی یوشالیتم) اسکی دولت کے سورج
کا نکلنا ہے اور پورب سے پچھم تک اُسکی امت کی سلطنت
ہے اور فرمایا اسنے کہ اسپر سلام ہو۔ دکھایا گیا مجھکو تمام
روے زمین ایسے دکھاے گئے مجھکو سورج نکلنے اور
سورج ڈوبنے کے سب موقعے کہ بعد کو پہونچیگی
بادشاہی میری اُٹھنے والی اُمت کی اُن مقامون مین
جو روے زمین سے مجھکو دکھاے گئے۔ اور اُنکی آل کے لیے
کہ بلحاظ حکم (نہین چھوتے ہین اسکو لیکن پاک کیے گئے
لوگ) ام کے نفس کا پاک کرنا اور دل کا صاف کرنا اُن کا
قدمگاہ ہی اور یہ حکم کہ بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ
کرنے والون کو اور دوست رکھتا ہے پاک ہو جانے والون کو

ولا فخر لی۔ آدم و آدمیان و عالم
و عالمیان در سایۂ چتر میم اُو بند و
بلکہ از اُو بند و بہ و بند و مر شریفے
را کہ حضرت جل جلالہ و عم نوالہ
چہرۂ لا الٰہ الا اللہ را جز بہ سیما کہ
محمد رسول صلے اللہ علیہ و سلم
زیب جمال و زینت کمال ننہاد و مر
جہان پناہے را کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خطاب اوست و انا نبی السیف
طلوع آفتاب دولت اوست و از
مشرق تا بمغرب ملک امت اوست اسلام
قال علیہ السلام رویت لی الارض فاریت
مشارقہا و مغاربہا سیبلغ ملک
امتی الحدیث ما روی لی منہا و مر آل
او را کہ بحکم لا یمسہ الا المطہرون[1]
تزکیۂ نفس و تصفیۂ قلب
قدمگاہ ایشانست و ان اللہ یحب
التوابین و یحب المتطہرین[2]

[1] یہ آیہ کریمہ ۲۷ پارہ کے ۱۶ رکوع مین ہے ۱۲
[2] یہ آیہ کریمہ ۳ پارہ کے ۱۲ رکوع مین ہے ۱۲

خوت بجا تکیہ گاہ ہے (وہ لوگ جنھوں نے نیکو تر کی نیکی اور زیادہ
نواہا انکے منصب کی نشانی ہو اور رہبری امت کے عالم اسرائیل
دشمنوں اولاد نبیوں کی مانند ہیں) انکا دستگاہ ہے اور
ہین اصحاب انکے مصیبتوں کے لیے جو آسمان جانشینی کے
اپنے درج اور رہنمائی کے برجوں کے تارے ہیں اور گمراہی
کے دے میدان ہین بھٹکے ہوؤن کو انھون نے سیدھی راہ
بتائی ہو کہ میرے مصاحب مانند تاروں کے ہیں انمیں سے
جسکی پیروی کرتے کی ہدایت پائی (

اور بعد حمد اور نعت کے کہتا ہو فقیر حقیر اللہ کے
فقیرون کا خدمتگذار اللہ کے دوستون کا محتاج
عبد القدوس بیٹا اسماعیل بیٹے صفی حنفی غزنوی
کا گرد جھاڑنے والا خانقاہ قطبوں کے قطب لیوں کے
تاج دوستوں کے رہنما عارفوں کے سلطان اصلون کی برہان

## حضرت شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق

ردولوی صاحب توشہ کا مقابس کیا اللہ نے انکے
عزیز بھیدوں کو کہ جب ایک مدت میں نے اپنے آپ کو
حضرت موصوف کی برکت والی خانقاہ اور پاک روضہ
میں جو بہشت کے باغوں سے ایک باغ اور خوشی کے گلشنون
سے ایک گلشن ہے سخت کوششیں اور دراز عبادتین
کر کے گھلایا اور کمر دہرا اور دبلا بنا لیا اور پیاس کی گرمی
سے جلا اور بھوک کی سختی برداشت کی یہانتک کہ

تکیہ گاہ ایشانست الذین احسنوا الحسنی
و زیادۃ طغرا جاہ ایشانست و علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل دستگاہ ایشانست
و مر اصحاب او را کہ شموس فلک
خلافت و نجوم بروج ہدایت بودہ اند و
گمشدگان تیہ ضلالت را راہ ہدایت
می نمودہ اند کہ اصحابی کالنجوم بایہم
اقتدیتم اہتدیتم لواے ایشانست
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین و بعد میگوید
فقیر حقیر خادم فقراء اللہ و منتظر
احباء اللہ عبد القدوس بن اسمعیل بن
صفی الحنفی الغزنوی خاکروب خانقاہ
قطب الاقطاب تاج الاولیا ہادی الاصفیا
سلطان العارفین برہان الواصلین حضرت
شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق ردولوی صاحب
توشہ قدس سرہ العزیز کہ چون مدتے خود را
در خانقاہ متبرکہ و روضۂ مطہرۂ آنحضرت کہ
روضۃ من ریاض الجنۃ و حدیقۃ من حدائق
البہجۃ بودہ است بمجاہدات شدیدہ و ریاضا
ت مدیدہ بگداختم و زار و نزار ساختم
و بگرسنگی و تشنگی در سوختم و در ساختم چنانچہ

ہمراہی کا تیز مٹ جانے کے مقام مین پہونچ گیا اور
مان کی بلبل دل کے باغ مین اپنے آپسے بے آپ
چہانے لگی اور دوست کا بھید جاننے والی اور
اسکا دم بھرنے والی ہوگئی اور حالت جس، وزبان
کی جا ئینگی خبرین اسکی کہ کس لیے تیرے پروردگار نے
سکے واسطے وحی بھیجی تھی) کی پیش آئی تو مین نے چاہا
کہ اس راہ کے پہچاننے والون کی بعض حقیقتین
اور باریکیان اور اس درگاہ مین پہونچے ہوون کے
بعض مقامات اور حالات موجودہ زبانی یاد اور
بر زبان باتون مین سے بیان کرون اور ایک رسالہ
کے طور پر اُس کو اکٹھا کر دون جب یہ قصد ہوا تو وقت
موجودہ حالت کی کشش نے دل کو اسپر متوجہ کیا کہ کچھ
منقبتین حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح)
کا تبرکًا اور تیمنًا سب کے پہلے لکھون اور اس رسالہ کے
مقبول اور مفید ہونے کا وسیلہ گردانون (کافی ہے
ہمارے لیے اللہ اور اچھا وکیل اچھا مالک اور اچھا
مددگار) جان تو کہ جب حضرت شیخ العالمؒ موافق حکم
(اے نبی جہاد کر کافرون منافقون سے) اور موافق
حکم (فرمایا نبی نے اسپر اللہ رحمت اور سلام بھیجے)
باز گشت کی ہمنے چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی
طرف صمدیت کی درگاہ کو رسول کی پیروی موافقت مین

دراج معیت در مقام محویت بر آمد و
بلبل جان از بوستان جبا لہام
باخود بیخود در ترنم آمد و با دوست ہمراز
و ہمساز بر آمد حالت یومئذ تحدث[1]
اخبارہا بان ربک اوحی لہا سر بر
خواستم تا لطیفے از حقائق و دقائق
عارفان این راہ و مقامات و حالات
واصلان این درگاہ بر زبان حال در
محفظۂ مقال بہ بیان سپارم و در سلک
رسالۂ منسلک گردانم آنگاہ جاذبہ وقت
دل را متوجہ بدان کردہ کہ مناقب حضرت
شیخ العالمؒ را بالتبرک و التیمن بتقدیم
رسانم و برائے قبولیت و افادت
این رسالہ بدان وسیلت آرم حسبنا اللہ[2]
و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم
النصیر بدانکہ چون حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ بر حکم[3]
فرمان یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین
و قال النبی صلے اللہ علیہ و سلم
رجعنا من الجہاد الاصغر الے جہاد
الاکبر در متابعت و موافقت رسول حضرت صمدیت

له درپارهٔ (۳۰) ۱۲
که درپارهٔ (۴) ۱۲
سه درپارهٔ (۲۸) ۱۲

خون پینے والی تیز تلوار سے توحید کے
خواہان دلون اور صمدیت کی راہ مین چلنے والون کے
دشمنون کو خون کے طشت مین بٹھاتے اور سلسلہ
مین (اے اطمینان پائے ہوئے نفس بازگشت کر
اپنے پروردگار کی طرف رضامند اور رضامند کیا گیا)
کے داخل کرتے اور غیرون کے شہر کی ہستی کو نیست
فرماتے اور جہان اور جہان والون کو بادشاہون کے
بادشاہ کے اس حکم - کہ تو یہ ہے میری راہ مین بلاتا ہون
اللہ کی طرف بصیرت پر مین اور جو میری پیروی
(کرتا ہے) کے طغرا سے توحید کا دیکھنے والا اور صمدیت
کا پہچاننے والا پلک مارنے کی مدت مین بنا دیتے
اور سوا خدا ایک نظر مین دل کی ہمت کے سبب کیونکہ
انکا دلی قصد آسمان اور فرشتون سے آگے بڑھا ہوا
تھا اس پار کر دیتے تھے اور مردہ دلون کو زندہ دلی
کی (بحکم آنکہ پیر و مرشد زندہ کرتا اور مارتا ہے)
ایک دم مین پہونچا دیتے تھے اور زمانہ کے نافرمانون
کے گلے مین تابعداری کی زنجیر کے ذریعہ سے پاکی کا
طوق ڈال دیتے تھے اور ہویت صمدیت کے الم
سمندرون مین ہمیشہ رہنے والے کی درگاہ کے فضل
سے کم نہونے والا صاف پانی نوش فرمایا کرتے اور غیرون کے
روبرو جبار کی غیرت کے لحاظ سے ڈکار تک نہ لیتے

تیغ خونخوار آبدار اعدائے قلوب طالبان
احدیت و سالکان صمدیت را در طشت
خون نشاندے و در سلک یا ایتہا النفس[۱]
المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ درآوردے
و دمار از دیار اغیار برآوردے
و جہان و جہانیان را بطغرائے امر ملک
الملوک قل ہذہ[۲] سبیلی ادعوا الی اللہ
علے بصیرۃ انا و من اتبعنی بینائے
احدیت و آشنائے صمدیت بطرفۃ العین
میگردانیدے و عبور از ماسوے الحق
بنظر واحد از ہمت باطن کہ ہمت او از
ملک و فلک برگذشتہ بود میدادے
و مردہ دلان را بحیات القلب کہ الشیخ
یحیی و یمیت در زمان واحد میرساندے
و عاصیان وقت را بسلک
مطاوعت در طوق تقاوت منسلک
میکردے و بجور ہویت صمدیت
مالامال را از حضرت لا زوال
شارب زلال لایزال بودے
و آروغ با غیار بغیرت
جبار برنیاوردے

بلکہ اور نوش کرونگا کی آواز دیتے اور بمقتضا کمال
شوق اور ذوق تشنگی کے انکی مبارک زبان پہ بسبب
دیدار امور پوشیدہ کے اکثر اوقات یہ مثنوی آجاتی
رجو کوئی اس سے دم بھر غافل ہے؛ اس دم میں کافر ہے
لیکن چھپا ہوا ہے نہ جو ایسا غائب کہ ہمیشہ غائب رہے
دروازہ اسلام کا اسپر بند ہے؛ مجھکو حاضر رہنے کا ہنر
بخش اے میرے پروردگار؛ کیونکہ مین غائب
رہنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں؛ پس مین نے چاہا
کہ بعض منقبتین ہاتھ پکڑنے والے پیر دل کے قبول
کیے ہوئے بزرگ مشکل درد کی دوا جنہوں نے اللہ
کی درگاہ سے بزرگ خطاب عبد الحق پایا اور اگلے
پچھلون کے سردار کی پیروی مین کمال درجہ دو رہے
ناچار انکو (اسکا بندہ اور اسکا بھیجا ہوا) کہا ہے
اور انکو (بندہ حق) کام کیا خوب کمال کہ پیر کی پیروی مین
مثال پائی اور گھوڑا قصد دلی کا اسکی خوبی کے میدان
مین دوڑایا کہ خودی کی باگ کسی مقام پہ ہاتھ مین
نہ رکھے اور جب تک حقیقی منزل مین چلے سے منتہو
اور بے زبان کی بے نشان مقام کے دیدار کی حالت
مین عقل کے کان سے بیہوشی کے عالم مین بغیر ذریعہ کان کے
(پس جان تو یہ کہ نہیں معبود مگر مین) کی آواز سنی اور
بغیر واسطہ بصر کے اللہ کے جلال اور جمال کی تجلی کے کمال کو

ودم ہل من مزید ہر دم زدے واز غایت
شوق وتشنگی ذوق بزبان مبارک او بمشاہدہ
شہود باطن این مثنوی اکثر اوقات میرفتے
مثنوی ہر آن کو غافل از وے یکزمان
کافرست اما نہان ؛ در آن دم کافرست اما نہان
مبادا غائبی پیوستہ باشد ؛ در اسلام
بروے بستہ باشد ؛ حضورم بخش
اے پروردگارم ؛ کہ من غائب شدن
طاقت ندارم ؛ - خواستم کہ از بعضے مناقب
حضرت پیر دستگیر شیخ دلپذیر دردے
دوا عبیر کہ از حضرت عظیم خطاب کریم
عبد الحق یافتہ لاجرم او را عبدہ ورسولہ
گفتہ اند واین را عبد الحق زہے کمال
کہ در متابعت پیر مثال یافتہ و اسپ
ہمت در میدان جمال او تاختہ کہ عنان
وقوف در ہیچ مقامے بدست نگی آورد ے
ودوام کہ در مقصد حقیقی رفتہ از بے کام و بے زبان
در شہود مقام بے نشان وبگوش ہوش بیہوش
بے سمع آواز فاعلم انہ لا الہ الا انا شنید
و دیدہ بے بصر در کمال
تجلی جلال وجمال حق

تھا اور غیر کی ملاحظون سے گذر گئے اور
حق کے ساتھ باقی رہنے کے مقام مین جا پہونچے
یہانتک کہ سنا جاتا ہے حضرت زمانہ کے بزرگ ہاتھ
پکڑنے والے پیر حضرت شیخ احمد عبد الحق حال کے
دریا مین اسقدر ڈوبے ہوئے اور ہمیشہ حالت مین رہتے
اسی سبب کہ اگر کوئی شخص عزیزون یا پڑوسیون
کوئی آشنا حضرت ہاتھ پکڑنے والے پیر حضرت شیخ
العالم کی خدمت مین آتا یا موجود ہوتا تھا تو حضرت
شیخ العالم جب عالم حق سے خلق کے عالم کی طرف متوجہ
ہوتے اور دل کی بند آنکھ عالم ظاہر پر کھولتے اور اس
شخص پر نظر پڑتی تو پوچھتے کہ تو کون ہے اور جب وہ
عرض کرتا کہ فلان بیٹا فلان کا ہون پھر حضرت شیخ
العالم پوچھتے کہ فلان کون ہے وہ عرض کرتا کہ فلان
بیٹا فلان کا یہانتک کہ کئی پشت کے عرض کرنے
کی نوبت سوال و جواب مین آتی بعد اسکے حضرت
شیخ العالم معلوم کرتے اور فرماتے کہ ہان فلان شخص
ہمارا ہے اور اس ارشاد کے ساتھ ہی حضرت شیخ العالم
پھر استغراق کی حالت مین ہو جاتے تھے اور جب پھر
ہوش مین آتے تو پھر اس شخص سے اسی قبیل کا سوال
فرماتے تھے تا آنکہ جب تک وہ شخص حضرت شیخ
العالم کے روبرو حاضر رہتا تھا بار بار اسی طرح پوچھتے

نگریست و از رقم غیر درگذشته و ببقای حق
پیوسته تا شنیده میشود که حضرت شیخ العالم
پیر دستگیر حضرت شیخ احمد عبد الحق قدس الله
روحه چنان مستغرق الاحوال دائم الحال
میبودند که اگر کسی از قرابتی و یا از همسایه و یا
آشنائی پیش پیر دستگیر حضرت شیخ العالم
قدس الله سره می آمدی یا میبودی حضرت
شیخ العالم چون از عالم حق بعالم خلق می آمدند
و چشم بسته باطن بظاهر میکشودند و نظر بر آنکس می افتاد که
میپرسیدندی که تو کیستی و او عرض داشتی که
من فلان ام باز حضرت شیخ العالم میپرسیدندی که فلان
کیست او عرض میداشت که فلان پسر فلان
تا چند پشت درمیان سوال جواب میگذشتی
تا چون حضرت شیخ العالم قدس الله روحه معلوم
میکردندی میفرمودندی که هان فلان از آن ما ست
باز حضرت شیخ العالم قدس الله روحه در حال بباطن
استغراق میرفتند باز حضرت شیخ العالم قدس الله
سره چون بهوش باز می آمدندی همچنین
بر آنجمله تا هنگامی که او پیش [illegible] بودی
حضرت شیخ العالم قدس الله
سره تکرارات و مرات می پرسیدندی

کیسا خوب حال اور کیا خوب کمال تھا کہ اپنے پیر اور اگلوں پچھلوں کے سردار کی راہ میں کمال کے درجہ تک پہونچا ہوا تھا اور تمام مقامات حاصل کیے ہوئے تھے اور یہی مقام تھا جیسا کہ پوچھا اللہ کے رسول نے (اللہ انپر درود و سلام بھیجے) عائشہ رضؓ سے جب عائشہ رضؓ آنحضرت صلعم کے پاس آنحضرت صلعم کے اللہ کی یاد کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہونے کی حالت میں آئین کہ تو کون ہے اور روایت ہے کہ تحقیق اللہ کے رسول صلعم نے پوچھا تو کون ہے تا فوقانیہ کے زیر کے ساتھ اور حال کے غلبہ کے سبب مرد اور عورت کے درمیان میں فرق فرمانے کی قدرت باقی نہ رہی[۱] - پس کہا عائشہ رضؓ نے میں عائشہ رضؓ ہوں پس فرمایا اللہ کے رسول صلعم نے کون عائشہ رضؓ پس کہا میں بیٹی ابو بکر رضؓ کی پس فرمایا اللہ کے رسول صلعم نے کون ابو بکر رضؓ پس کہا بیٹے قحافہ کے پس فرمایا اللہ کے رسول صلعم نے کون قحافہ پس بھاگین عائشہ رضؓ اللہ کے رسول (اللہ انپر درود و سلام بھیجے) کے سامنے سے اور فرمایا عائشہ رضؓ نے اگر نہ بھاگتی میں آنحضرت صلعم کے پاس سے تو ضرور میں جل جاتی پس جب باہر نکل آئین آنحضرت صلعم کے حجرہ سے پس بیٹھین اُسکے دروازہ پر اور منع کیا یاران رسول اللہ صلعم

زہے حال و زہے کمال کہ در راہ پیر خود و حضرت سید الاولین و الآخرین بکمال رسیدہ و تحصیل مقامات کردہ اند و ہذا کما سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا حین جائتہ فی حال الاستغراق من انت و نقل ان رسول اللہ صلعم سألہا من انتَ بفتح التاء و لم یقدر بالفرق بین التذکیر و التانیث لغلبۃ الحال فقال عائشۃ رضی اللہ عنہا انا عائشۃ فقال رسول اللہ صلعم من عائشۃ فقالت انا بنت ابی بکر فقال رسول اللہ صلعم من ابو بکر فقالت ابو بکر بن قحافۃ فقال رسول اللہ صلعم من قحافۃ فہربت عائشۃ رضی اللہ عنہا من بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا لو لم اہرب من بین یدیہ لاحترقت فاذا خرجت من حجرۃ فقعدت فی بابہا و نہی خواص اصحاب رسول اللہ

[۱] قولہ باقی الخ اس دلیل سے کہ حضرت صلعم نے عورت کے لیے مرد کی ضمیر استعمال فرمائی ۱۲

اللہ اپر درود و سلام بھیجے) کو یعنی مصحبتون کو آنحضرت
صلعم کے گھر مین داخل ہوے اور ان مصحبتون سے
فرمایا کہ بتحقیق محمد صلعم عنہ ورد دیوانہ ہو گئے اپنے
پروردگار کے عشق مین پس جب باہر نکلے اللہ کے
رسول صلعم اپنے حجرہ سے اور آپکی اس حالت مین
کمی ہوئی کہا عائشہ رض نے رسول صلعم سے اعم
پس فرمایا رسول صلعم نے میرے لیے اللہ کے ساتھ
ایک وقت ہے کہ نہین گنجایش رکھتا ہے مجھ مین اس وقت
کوئی نزدیکی دیا گیا فرشتہ نہ کوئی بھیجا گیا نبی - اور
یہ اللہ کا فضل ہے کہ کرتا ہے اللہ جسپر چاہتا ہے
اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے حضرت شیخ العالم
کے بعض کلامون اور حالون اور مقامون اور ارادتون
سے جو کچھ مین نے سنا ہے اس مختصر رسالہ کی نثر مین
بیان کرتا ہون تاکہ شاید گنہگار پڑھنے والون اور
سننے والون کو اس سے ایک درجہ کی آگاہی اور اللہ
کی طرف بازگشت حاصل ہو اور ان حالون اور
کرامتون کا پڑھنا اور سننا انکو اللہ کی طرف بازگشت
کرنے والون کے گروہ مین کہ گناہ سے بازگشت کرنے
والا اللہ کی طرف مثل اُس شخص کے ہے جسنے گناہ نہین
کیا) داخل کردے اور تواب کی درگاہ مین انکی
توبہ قبول ہو جاوے کیونکہ بیشک وہ تواب رحیم کرنیوالا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم من الدخول
بیتہ و قالت لہم ان محمداً قد عشق
ربہ فاذا خرج رسول اللہ من
حجرتہ وافاق من حالہ قالت
عائشۃ رضی اللہ عنہا من الرسول
اعم فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لی مع اللہ وقت لایسعنی
فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل ذ
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم ۞ آنچہ از بعضے کلمات
وحالات ومقامات وکرامات وارادات
حضرت شیخ العالم استماع دارم
در سلک نثر این مختصر منتشر گردانم تا مگر
قاریان وسامعان اہل عصیان
را انتباہے وتوبہ پدید آید و در زمرۂ
تائبان کہ التائب من الذنب
کمن لا ذنب لہ در آرند وحضرت
تواب توبۂ ایشان قبول
فرماید کہ انہ ہو التواب الرحیم

قولہ تواب بتشدید واو صیغہ مبالغہ ہے یعنے بہت بڑا
بازگشت کرنے والا اپنے بندون کی طرف ۱۲

اور زمانہ کے گنہگارون کو حضرت شیخ العالمؒ کے مناقب
کی برکت سے بخشش پانے کا مقام نصیب ہو کیونکہ
بتحقیق وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہی) اور حق
ڈھونڈھنے والون کے لیے ایک درجہ قوت اور دلی
قصد زیادہ ہوا اور اس راہ کے چلنے والون کا شوق
اور وجد ایک درجہ کی ترقی پائے اور دل کی سستی
اور حالت کی افسردگی نیست نابود ہو جائے اور طبیعت
کے آئینہ کا زنگ طریقت کی صیقل سے صاف ہو جائے تاکہ
کہ اگر نامرد ہو مرد ہو جائے اور اگر مرد ہو تو مردانگی کے
موقع پہ مرد نکلے اگر چاہا اللہ برتر نے تا آنکہ اس جیسے
شعر فقیر کے اپنے شوق کی زبان سے برزبان پڑھے
جو عشق پیدا کرنے والے شعر ہین اور بے پانی کی مچھلی
کی مانند اس راہ مین دنون اور برسون کے گذر جانے پر
طپان اور پریشان رہے اشعار یہ ہین نظم

تیرا نقش جب سے میرے دل اور جان مین منقش ہو گیا
میرے دل کی اور حالت ہو گئی ؛ تجھ بن مجھکو حور کا شوق
نہین چاہیے ؛ کیونکہ تیرے مونہہ کا عشق میری جان کے
اندر بیٹھ گیا ؛ تیری صورت میری آنکھون مین
ایسی جاگزین ہو گئی ؛ کہ تمام جہان اسی نے مجھکو
یکسو کر دیا ؛ اے معشوق تیرے سوا میری نظر
مین کچھ نہین ؛ تیری ذات کے سمندر نے مجھکو یون گھیر لیا

و مذنبان وقت را از برکت مناقب
حضرت شیخ العالم قدس سرہ جائے مغفرت
بود کہ انہ ہو الغفور الرحیم[1] و طالبان
حق را قوتے و ہمتے در طلب حق بیفزاید
و سالکان این راہ را شوقے و وجدے
در تزاید آید و کسالت دل و فسردگی
احوال بگدازد و زنگار طبیعت بصیقل
طریقت بزداید تا اگر نامرد بود مرد آید
اگر مرد بود در مردی مرد بر آید انشاء اللہ
تعالے تا ہمچو ابیات شور انگیز این
فقیر بزبان شوق آویز میگوید و چون ماہی
بے آب درین راہ بمرور ایام و گذر اعوام
طپان و پریشان باشد ابیات

انیست ؎ نقش تو تا در دل و جانم گرفت ؛
نقش دگر روے نہانم گرفت ؛ جب
تو رخ حور نشاید مرا ؛ شوق رخت
چونکہ بجانم گرفت ؛ شکل تو نشست
بچشم چنان ؛ کز ہمہ آفاق ہمانم گرفت
غیر تو تا در نظرم ہیچ نیست ؛
بحر وجود تو چنانم گرفت ؛

[1] یہ آیہ کریمہ ۲۴ پارہ کے ۳ رکوع مین ہے ۱۲

محبت کا روز افزون پیدا ہو چکا ہے تو کیا چاند اور سورج نے میری جان کو چھپا لیا ہے اندھیری رات جو سارے جہان میں تاریکی پھیلاتی ہے اس زلف کی بدولت پھیلاتی ہے جسنے میرا دل چھین لیا ہے تیرا عشق جب سے میرے دل میں پیدا ہو گیا ہے میری ساری جان میں لرزہ پڑ گیا ہے میرا دل اور جان دونوں تیرے قربان ہو گئے ہے جب سے تیرے چہرہ کے حسن کا عکس میرے دل پر پڑا ہے تیرے چہرہ کے حسن کے نور نے جب سے تیرے قد کی تلوار نیام سے نکالی ہے میرے دھڑ سے سر اور میری جان سے عقل لے لی ہے جگر کا خون گر کر سمندر ہو گیا ہے جب سے ابرو کے خم نے مجکو اپنی کمان میں گرفتار کر لیا ہے ہمارے احمد رح نے دل کا درد بڑھا دیا ہے عشق کا جوش جب سے میرے دل میں پیدا ہو گیا ہے اور ان غیبی مضامین کا نام میں نے انکے سات حصے کر کے انوار العیون فی اسرار المکنون رکھا ہے پہلا حصہ حضرت ہاتھ پکڑنے والے پیر زمانہ کے پیر شیخ احمد عبد الحق رح کے مناقب میں۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم جب سات برس کے تھے تو جس وقت حضرت کی والدہ رح آدھی رات کے بعد تہجد کی نماز کو اٹھتیں حضرت شیخ العالم بھی اس طرح سے کہ والدہ کو خبر نہ ہوتی اٹھا کرتے اور ایک گوشہ میں

روشنی روز بہ از مہر تافت ہے مہر و مہ نور ز دامم گرفت ہے ظلمتی شب کہ بگیرد جہان ہے زان سر زلفست کہ جانم گرفت ہے عشق تو تا در سر من او فتادہ ہے زلزلہ در ہمہ جانم گرفت ہے جان و دلم ہر دو فدائے تو شد ہے حسن رخت چونکہ بجانم گرفت ہے روے تو چون تیغ قدت بر کشید ہے سر ز تن و عقل ز جانم گرفت ہے خون جگر ریختہ جیحون شدہ ہے چون خم ابروے کمانم گرفت ہے احمد رح ما درد درون بر فزود ہے ولولہ عشق چو جانم گرفت ہے و نام این مخدرات غیبی انوار العیون فی اسرار المکنون بر ہفت فنون نہادم فن اول در مناقب حضرت پیر دستگیر شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق رح۔ نقل ہست کہ حضرت شیخ العالم اندر آنچہ ہفت سالہ بودہ اند چون مادر حضرت شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ روحہ در نیم شب از جہت تہجد بر میخاستی شیخ العالم قدس اللہ روحہ ہم ایشان نیز کہ مادر را خبر نبودے بر میخاستند و بزاویہ

سکان کے مشغول اداے نماز تہجد ہو جاتے جب والدہ
مہربان اپنی نماز سے فارغ ہو کر حضرتؒ کو خوابگاہ میں نہ
پاتیں تو تلاش کرتیں اور گھر کے کسی گوشہ میں پاتیں اور
فرماتیں کہ اے احمدؒ تمہارا باپ اور دادا بھی بزرگ تھے
لیکن تم جیسے کم عمر بچہ پر تو اللہ کا فرض بھی فرض نہیں
نفل عبادت کے لیے اسقدر سعی اور کوشش کیا کرتے ہو
غرضکہ مشفقہ ماں حضرت شیخ العالمؒ کو پچھلی رات کے اٹھنے کی
نسبت منع کرتیں اور باز رکھتیں حضرت شیخ العالم پر اللہ
کی محبت کا جوش غالب آیا اور فرمایا کہ یہ ماں نہیں بلکہ راہ ما
ہیں کہ اپنا کام کرتی ہیں اور مجکو اللہ کے کام سے باز رکھتی
ہیں اور ماں کے مکان سے نکل کھڑے ہوے اور اپنے آپ سے
لیے آپ اللہ کی راہ میں سفر فرمانے کے لیے قدم مبارک اٹھایا
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ کے حقیقی ایک بھائی تھے جنکا نام
شیخ تقی الدینؒ تھا جو شہر دہلی میں رہتے تھے اور عقلمند تھے
جب حضرت شیخ العالمؒ انکی خدمت میں علم تحصیل کرنے کا
ارادہ فرماتے اور شیخ تقی الدین ظاہری علم کی کوئی تعلیم حضرت
شیخ العالمؒ کو دیتے تو آپ پڑھتے اور یوں فرماتے کہ مجکو
اللہ برتر کی پہچان کا علم پڑھایئے جب شیخ تقی الدینؒ نے
حضرتؒ کی خواہش کو پورا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ دیکھا
جمعہ کے روز حضرتؒ کا دست مبارک پکڑ کے شہر دہلی کے
اوستادوں کی خدمت میں لیگئے اور التماس کیا کہ یہ لڑکا مجکو

خانہ باداے نماز تہجد مشغول می شدند چون مادر
مہربان بعد از الفراغ در خوابگاہ نمی یافتند
تفحص میکردند ودر زاویہ از زوایاے خانہ
میافتندے ومیگفتندے اے احمد جد وپدر
تو ہم شیخ بودند لیکن نہ چنین کہ تو بر صغیر فرض
خداے تعالی ہم فرض نیست براے نفل
چندین جد وجہد چہ میکنی الغرض مادر مشفق
حضرت شیخ العالم را از خاستن آخر شب منع
میفرمودند وباز میداشتند حضرت شیخ العالمؒ را
جوش محبت حق غالب آمد فرمودند کہ این مادر
نیست بلکہ راہزن ست کہ کار خود میکند ومرا از کار خدا
باز میدارد وسر در عالم کشیدند واز خود بیخود
پاے در راہ حق بسفر نہادند نقل است کہ حضرت
شیخ العالمؒ را برادرے بود شیخ تقی الدینؒ نام در
شہر دہلی سکونت داشتند ودانشمند بودند وحضرت
شیخ العالمؒ بخدمت ایشان قصد تعلیم علم میکردند چون شیخ
تقی الدین چیزے علم ظاہری حضرت شیخ العالمؒ را می آموختند
نمی خواندند ومیفرمودند کہ مارا علم معرفت خداے تعالی
بیاموزید چون شیخ تقی الدینؒ را از حضرت شیخ العالمؒ
رہائیش میسر نشد در روز جمعہ دست گرفتہ پیش
اُستادان دہلی بردند والتماس کردند کہ این بچہ مرا

پریشان کرتاہے اور کہتاہے کہ ہمکو علم پڑھاؤ لیکن جب
مین کچھ پڑھاتا ہون تو نہین پڑھتا آپ حضرات بھی اس
لڑکے کو کچھ فہمایش فرمائین اور پڑھائین تاکہ شاید آپ
سب صاحبون کی فہمایش گوش دل سے سنے - شیخ
تقی الدینؒ کی اس درخواست پر شہر دہلی کے اُستادون
نے حضرت شیخ العالمؒ کے سامنے کتاب میزان لاکر رکھی
اور سبق پڑھانا شروع کیا جب میزان الصرف پڑھنے پڑھتے
مارا اُس ایک نے - مارا اُن دونے کی گردان تک پہونچے اور
اسکے معنے پڑھے کہ ضَرَبَ مارا اُس ایک مرد نے اور ضَرَبَا
مارا اُن دو مردون نے تو حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ خدا
کی راہ مین مارنا اور مارا جانا اس راہ مین اکرام خاص
عام ہے نہ کہ عوض لینے کا واجب کرنے والا اسکے بعد
فرمایا کہ مجھکو اس علم کے تحصیل کرنے سے کوئی کام نہین ہے
آپ حضرات مجھکو ایسا علم پڑھائین کہ جسکی قوت سے
مین اللہ برتر کی پہچان حاصل کرسکون اور اللہ برتر کے
سوا کسیکو دوست نرکھون سب اوستادونے لطف
کے الفاظ مین کہا کہ اے بابا تقی الدینؒ آپ اس لڑکے
کو پڑھانے کے خیال مین نہ پڑئین کیونکہ یہ لڑکا اللہ
برتر کی درگاہ کا پڑھایا ہوا ہے بعد اسکے حضرت شیخ
العالم کمال درجہ ادب کے ساتھ دہلی کے استادون کے
حضور مین اٹھکر کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ اے حضرات

میرنجانند ومیگوید کہ مارا علم بیاموز اینہ
چون ما چیزے می آموزانم نمیخواند شما
ہم این بچہ را بفرمایند و بیاموزانند تا مگر
گفتۂ شمایان درگوش کند اُستادان
دہلی کتاب میزان پیش حضرت شیخ العالمؒ
قدس اللہ روحہ آوردند و سبق گفتن
آغاز کردند چون بصرف ضَرَبَ ضَرَبَا
رسیدند و معنیش ادا کردند کہ ضَرَبَ
زد آن مرد حضرت شیخ العالمؒ فرمودند در
راہ خدا زدن و زدہ شدن این را و
اکرام خاص و عام ہست نہ موجب انتقام
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
باز فرمودند کہ مرا بخواندن این علم
کاری نیست مرا علمی بیاموزانید کہ
معرفت خداے تعالے حاصل کنم و جز او را
دوست ندارم اُستادان بزبان لطف
فرمودند یا تقی الدینؒ در خیال این بچہ
نیفتے کہ این بچہ خواندۂ حضرت اللہ است
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
باادب تمام پیش اُستادان دہلی استادہ
شدند و فرمودند کہ اے حضرات

اساتذہ مجکو آپ سبکے خدمات مین ایک عرض کرنی ہے
اگر آپ سب صاحب اجازت دین تو عرض کرون دہلی کے
اُستادون نے کمال درجہ لطف اور انتہا مرتبہ کی شفقت
کے ساتھ اپنی اپنی مبارک زبانون سے فرمایا کہ اے لڑکے
کہو کیا کہتے ہو حضرت شیخ العالم رح نے کمال مرتبہ کے شوق
اور کم نہونے والے وجد کی حالت مین اپنی گویا زبان سے
العالم وجد و حال کمال ہیجوش پیدا کرنے والا شعر فرمایا۔
اے مخدوم ساری عمر میزان پڑھنے مین گذر گئی ؛
حسرت تو شاید قیامت کے دن کریگا ؛ دہلی کے سارے
اوستاد اور جو لوگ کہ انکی مجلس مین موجود تھے سب کے سب
اپنے آپے سے بے آپ ہو گئے اور پھوٹ پھوٹ کر
روئے اور حضرت شیخ العالم رح سے عذر خواہی کی اور حضرت
شیخ العالم رح کے قدم لیے اور کہا کہ (نیکبخت وہ ہے جو اپنی ان
کے پیٹ ہی مین نیکبخت ہو گیا) بعد اسکے حضرت شیخ
العالم رح اس مجلس سے نکلے اور اپنی اسی حالت کے ساتھ
اپنے کام مین مصروف واپس تشریف لائے ۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم رح اپنے بھائی شیخ تقی الدین رح
کی زوجہ محترمہ سے جدو کد فرماتے اور اپنے بھائی کا شکوہ
کرتے کہ بھائی مجکو تعلیم نہین کرتے شیخ تقی الدین کی زوجہ
محترمہ نے اپنے خاوند سے کہا کہ آپ میان احمد کو تعلیم
کیون نہین کرتے کیونکہ وہ آپکے چھوٹے بھائی ہین اگر

اساتذہ مرا بر شما عرضے است اگر اشارت
بفرمایند عرض دارم اُستادان دہلی بلطف تمام
و شفقت عظام بلسان اکرام فرمودند که اے
بچہ بگو چہ میگوئی حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ بشوق کمال و وجد لایزال بزبان مقال
از سر حال این بیت شور انگیز فرمودند بیت
مخدوما عمر بخواندن میزان بگذشت ؛ حسرت
مگر روز قیامت خواہی کرد ؛ اُستادان
دہلی و آنانکه در مجمع ایشان بودند ہمہ از
خود بیخود شدند و زار زار بگریستند و حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ را بعذر خواہی پیش
آمدند و پاے حضرت شیخ العالم رح بگرفتند و فرمودند
که السعید من سعد فی بطن اُمہ حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ از اینجا بیرون آمدند بحال بکار خود باز گشتند

نقل است که حضرت شیخ
العالم قدس اللہ روحہ با اہل بیت برادر
خود شیخ تقی الدین کوشش مے نمودند و گلہ
برادر خود میکردند که برادر مرا تعلیم
نمی کند زن شیخ تقی الدین رح گفتند
که شما میان احمد را چرا تعلیم نمیکنید
که او برادر کہتر شما است

تعلیم نکرینگے تو وہ کس کے پاس جاتینگے شیخ تقی الدینؒ
نے جواب دیا کہ ہم کسکو تعلیم دین کیونکہ وہ تو اپنے مالک
کے طلب مین اپنے آپسے آپ ہین اور کچھ خبر
نہین ہے اب مین تمکو انکی حالت سے آگاہ کرتا ہون
پھر شیخ تقی الدینؒ نے حضرت شیخ العالمؒ کو اپنے روبرو بلایا
اور اپنی ہمیانی سے ایک سکہ چاندی کا نکالکر حضرت شیخ
العالم کو دیا اور کہا کہ اے احمدؒ اس مہر کو اپنے پاس رکھو
حضرتؒ نے اس مہر کو گھر کی انگنائی کے اندر کسی مقام مین
دفن کر دیا ایک گھڑی بھر بعد شیخ تقی الدینؒ نے حضرت
شیخ العالم سے وہ مہر طلب کی حضرت شیخ العالمؒ نے
فرمایا کہ بھائی دیکھو بھائی مجھکو اسقدر پریشان کرتے ہین
مجھکو کب دی تھی کیا مانگتے ہین شیخ تقی الدینؒ نے کہا
کہ مین نے تمکو دی ہے اور تمنے مکان کی انگنائی مین
دفن کر رکھی حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ مجھے خبر نہین
اگر مین نے دفن کر دی ہے تو آپ جاکر نکال لین شیخ تقی
الدینؒ نے بھائی بی بی کو اشارہ کیا کہ تمنے انکی حالت
دیکھ لی کہ ایک گھڑی بھر کا ماجرا بالکلیہ بھول گئے پھر
یہ تمسے تعلیم کیونکر پڑھ سکتے ہین یہ تو آپ ایسے علم کے
سمندر مین ڈوبے ہوئے ہین کہ ہماری اور ہمارے
علم کی کچھ پروا نہین رکھتے
نقل ہے کہ شیخ تقی الدینؒ نے واسطے عقد نکاح

شما تعلیم نکنید بر کہ روند شیخ تقی الدینؒ فرمودند
کہ ما کرا تعلیم بکنم کہ او در طلب مولاے خود از
خود بیخود ست و خبر ندارد اکنون ما ترا از حال
او خبر سازیم شیخ تقی الدینؒ حضرت شیخ العالمؒ
قدس اللہ روحہ را پیش خود طلبیدند و از کیسہ
خود یک مہر سیم کشیدند و بحضرت شیخ العالمؒ دادند
و فرمودند کہ اے احمدؒ مہر خود بدار حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ آن مہر را در محلے از
صحن خانہ دفن کردند بعد ساعتے شیخ تقی الدینؒ از
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ آن مہر طلب فرمودند
حضرت شیخ العالم فرمودند بھائی ببین کہ برادر مرا چنین
میرنجانند کہ کے دادہ است کہ می طلبید شیخ تقی الدین
فرمودند کہ من ترا دادہ ام و تو در صحن خانہ دفن
کردہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ فرمودند
کہ مرا خبر نیست اگر دفن کردہ ام بروید و بستانید
شیخ تقی الدینؒ اشارت بزن کردند کہ دیدی حال
این را کہ ہم در ساعت فراموش کرد این علم
از ما چگونہ بخواند این در علمے مستغرق است
کہ از ما و علم ما پروا ندارد
نقل است کہ حضرت شیخ
تقی الدین از جہت کار خیر

حضرت شیخ العالمؒ کے کسی کے ہان پیغام بھیجا تھا اور وہ
زمانہ قریب تھا کہ لڑکی والے پیغام کو قبول کر لین کہ اسی
اثنا مین حضرت شیخ العالمؒ نے یہ خبر سن لی کہ بھائی
میرا عقد نکاح کیا چاہتے ہین لڑکی والون کے مکان پر تشریف
لیگئے اور یون کہا کہ آپ لوگ مجکو اپنی بیٹی ندین کیونکہ
مین بالکلیہ نامرد ہون —
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ (پاک کی اللہ نے روح انکی)
شہر دہلی مین کسی شاہزادہ سے محبت فرماتے تھے اور خلوت
اور جلوت یعنی تنہائی مین اور سب کے سامنے دونون صاحب
اللہ برتر کی یاد مین اور اللہ برتر کی عشقبازی مین مشغول
رہا کرتے تھے اتفاقاً ایک روز شیخ تقی الدینؒ کسی مسجد
مین لیٹے ہوئے تھے اور حضرت شیخ العالمؒ (پاک کی اللہ
نے انکی روح) انکے پاؤن مین مکیان لگا رہے تھے کہ اسی
اثنا مین شاہزادہ صاحب آپہونچے اور دیکھا کہ حضرت
شیخ العالمؒ (پاک کی اللہ نے انکی روح) اپنے بھائی
شیخ تقی الدینؒ کے پاؤن دبا رہے ہین شاہزادہ صاحب
کو یہ معاملہ دیکھتے ہی غصہ آگیا اور کہا کہ اے شیخ
تقی الدینؒ تمھارے پاؤن اور احمدؒ دبائین چاہیئے
یون کہ بارگاہ والے بادشاہ اور اللہ کی درگاہ کے
ولی احمد (پاک کی اللہ نے انکی روح) کے قدم لین
اور انکی بندگی کے سلسلہ مین داخل ہون —

حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ در محلے بشارت
کردند و قریب بود کہ خواستگاری کنند
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ شنیدند کہ
خواستگاری من برادر میخواہد کہ بکنند حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ بردر آن کسان
رفتند و گفتند کہ شما دختر ندہید کہ من مرد
نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ در شہر دہلی با شاہزادہ محبت داشتند
و در خلا و ملا ہر دو کس عشق حق میباختند
روزے از روزہا در مسجدے شیخ تقی الدین
غلطیدہ بودند و حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ پاے ایشان گرفتہ مشت میزدند در آن
اثنا آن شاہزادہ رسید چہ بیند کہ حضرت شیخ
العالم قدس اللہ سرہ پاے برادر خود شیخ
تقی الدینؒ را مشت میزند شاہزادہ در
غضب شد و گفت کہ اے شیخ
تقی الدین احمد (رح) پاے تو بکوبد
مے باید کہ شاہان بارگاہ اولیا
حضرت الہ پاے احمد بگیرند
و در سلک عبودیت او در آیند —

ﻟﻪ قولہ نامرد ١٢

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی
روح) جس زمانہ مین کہ دل کے سوز اور زبان دل کی
تشنگی کے سبب اپنے شیخ وقت کی تلاش مین جسکا
ملنا سرخ گندھک ملجانے کا حکم رکھتا ہے اور جسکا سینہ
سبز رنگ کا سمندر ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے ترجمہ نظم
کا پیر و مرشد سرخ رنگ گندھک ہے اور اسکا سینہ سبز
رنگ کا سمندر ہے کمال درجہ کے شوق اور کم نہونے
والے وجد وحال کے ساتھ عالم کے گرداگرد سیر فرماتے پھرتے
تھے اور کوئی نشان اپنا قیامگاہ بنانے کے قابل مقام کا
نہین پاتے تھے کہ اتفاق سے یکایک مقام پانی پت
مین شیخون کے شیخ ولیون کے قطب حق اور دین کے
جلال حضرت جلال الدین (پاک کی اللہ نے روح انکی)
کی قدمبوسی میسر ہوئی اور شیخون کے شیخ ولیون کے
قطب حق اور دین کے جلال حضرت جلال الدین
(پاک کی اللہ نے انکی روح) نے حضرت شیخ العالم (پاک
کی اللہ نے انکی روح) کو درگاہ صمدیت کی اجازت
اور درگاہ احدیت کے اذن سے اپنی بیعت کے
سلسلہ مین داخل کرلینا قبول فرمایا اور اپنے سر مبارک
کا طاقیہ اتار کر حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے
کلاہ ۱۲
انکی روح) کے مبارک سر پر رکھدیا اور یون ارشاد
فرمایا کہ یہ سب معاملہ (یعنی بیعت کے سلسلہ مین داخل

نقل است کہ حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ اندر آنجہ بحرارت
و عطش باطن در طلب پیر وقت
کہ کبریت احمر است و سینہ او بحر
اخضر است چنانچہ گفت بیت
پیر ما کبریت احمر آمدہ است ؎
سینۂ او بحر اخضر آمدہ است ؎
از شوق کمال و وجد ذوق لایزال در گرد
عالم میگردیدند و نشانے بہر آشیانہ
خویش نمی یافتند ناگاہ در مقام
پانی پت پابوس حضرت شیخ المشائخ
قطب الاولیا حضرت شیخ
جلال الحق والدین قدس اللہ روحہ
حاصل شد شیخ المشائخ قطب
الاولیاء شیخ جلال الحق والدین
قدس اللہ روحہ حضرت
شیخ العالم را باذن حضرت
صمدیت و باجازت حضرت
احدیت قبول فرمودند و طاقیہ از سر
خود کشیدہ بر سر حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ نہادند و فرمودند کہ

کرتا اور طاقیہ اپنے سر مبارک کا اُتار کر آپ کے سر مبارک
پر رکھ دیا) اللہ برتر کے حکم کے موافق ہوا ہے اور
اس درجہ کرم مبذول فرمایا جو حیز تحریر مین نہین
آسکتا اور نہ احاطہ بیان مین لایا جا سکتا ہے بعد
اسکے حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح)
کو شیخون کے شیخ ولیون کے قطب حق اور دین کے
جلال حضرت جلال الدین (پاک کی اللہ نے انکی روح)
کے بعض مریدون نے اپنا مہمان کیا اور سیخ کے کباب
اور نیز دیگر بعض عمدہ عمدہ کھانے پیشکش کیے جب حضرت
شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح) کی نظر ان اور
ان سب کھانون پر پڑی تناول فرمانے سے انکار کیا
اور یون فرمایا کہ یہ کیسے لوگ ہین اور اسی وقت شیخون کے
شیخ ولیون کے قطب حق اور دین کے جلال حضرت
جلال الدین (پاک کی اللہ نے انکی روح) کی خدمت
مین تشریف لیگئے اور انکا عطا فرمایا ہوا طاقیہ انکو واپس
دیا اور وہان سے روانہ ہوگئے یہانتک کہ شہر کے باہر جا پہنچے
اور بے تامل ایک سمت کو چلے جاتے تھے کہ اسطرف سے
حق اور دین کے جلال حضرت جلال الدین (پاک کی
اللہ نے انکی روح) بھی آپکے پیچھے نکل کھڑے ہوئے تھے
اور ایک مقام پر کھڑے ہوئے حضرت شیخ العالم
(پاک کی اللہ نے انکی روح) کے تشریف لانے کا انتظار

بر حکم فرمانست و چندان
کردند که در تحریر نگنجد و در تقریر
نیاید بعده حضرت
شیخ العالم قدس الله روحه
را بعضے مریدان شیخ المشائخ حضرت
جلال الحق والدین قدس الله سره
بمهمانی گرفتند و سیخ کباب آوردند و از
بعضے محظورات[1] هم آوردند حضرت
شیخ العالم را چون نظر بر محظورات
افتاد در حال تبری نمودند
فرمودند این چه شیخے است
همدران وقت بر شیخ المشائخ
شیخ جلال الحق والدین آمدند و
طاقیه باز گردانیدند و روان
شدند و بیرون شهر افتادند
و میرفتند حضرت شیخ
جلال الحق والدین قدس الله
سره نیز در عقب ایشان
بیرون آمدند و استاده منتظر ایشان

[1] محظورات سے مراد وہ کھانے ہین جو کسی گروہ مخلوق کے لیے خاص ہون ١٢

فرمارہے تھے کہ اتفاق سے حضرت شیخ العالمؒ یکایک ایسے
جنگل میں جا پہونچے کہ کسیطرح اس جنگل کی راہ ذہن
میں نہیں آتی تھی کہ اسی اثنا میں ایک درخت نظر
آیا آپ اس درخت پر چڑھ گئے جب پھنگی تک پہونچے تو
کیا دیکھا کہ دو شخص دور پر چلے آرہے ہیں انھیں دیکھکر
حضرت شیخ العالمؒ اتر آئے اور اُنکی طرف چلے چنانچہ وہ
بھی حضرت شیخؒ ہی کی طرف آرہے تھے یہانتک کہ اُن کے
قریب پہونچکر دو چار ہوئے اور پوچھا کہ سیدھی راہ کدھر ہے
انھوں نے جواب دیا کہ تو سیدھی راہ شیخوں کے شیخ حق اور دین
کے جلال شیخ جلال الدینؒ کے دروازہ پر بھولا حضرت شیخ العالمؒ
نے اُن صاحبوں سے سوال کیا کہ کیا واقعی امر یہی ہے تو آپنے
فرمایا جواب دیا کہ ہاں ایسا ہی ہے اسکے بعد حضرت شیخ العالمؒ نے پھر یہی
سوال کیا انھوں نے پھر وہی جواب دیا یہانتک کہ تین بار حضرت
شیخ العالمؒ اور اُن میں باہم یہی سوال جواب ہوئے بعد اسکے دونوں
صاحب نظر سے غائب ہو گئے اسوقت حضرت شیخ العالمؒ
نے یقینی طور پر جان لیا کہ یہ اللہ برتر کے بھیجے ہوئے تھے
جو خاص اللہ برتر کے بھیجے ہوئے اس فقیر کے پاس تشریف
لائے تھے اور دل میں مخاطرہ فرمایا کہ اے احمدؒ تیرا مقصود
سوا شیخوں کے شیخ حق اور دین کے جلال شیخ جلال الدینؒ
کے دروازہ کے حاصل نہوگا یہ مخاطرہ کرکے جب اِدھر سے
حضرت شیخ العالمؒ نے روگردانی فرمائی تھی توبہ کی اور دریا میں

بودند ناگاہ در بادیہ افتادند کہ ہیچ راہ
دران بادیہ نمی یافتند بر درختے نظر افتاد
وبران درخت رفتند و بالای آن سوار شدند
چہ بینند کہ دو کس از دورہی آیند حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ از درخت فرود
آمدند وجانب آن دو کس روان شدند و
آن دو کس نیز جانب حضرت شیخ العالمؒ می آیند
تا آنکہ بیکدیگر پیوستند حضرت شیخ العالم قدس
اللہ سرہ ازان دو کس پرسیدند کہ راہ کدام طرف
است ایشان جواب دادند کہ راہ بر در شیخ المشایخ
شیخ جلال الحق والدین گم کردی حضرت شیخ العالمؒ
پرسیدند کہ ہمچنین است آن ہر دو کسان گفتند
ہمچنین است باز حضرت شیخ العالمؒ پرسیدند
ہمچنین ست ایشان گفتند ہمچنین ست تا سہ کرت
میان ایشان و حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ سوال
وجواب رفتہ و غائب شدند حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ بیقین دانستند کہ ایشان رسولان خدا تعالی
اند کہ فرستادۂ حق برین فقیر آمدہ اند و بخود فرمودند کہ
اے احمد مقصود و مقصد تو جز بر در شیخ المشایخ شیخ
جلال الحق والدینؒ نیست ازانچہ اعراض
نمودہ بودند توبہ کردند و بدریا

گریہ وزاری کے غسل فرمایا اور اُسی مقام سے واپس پھرے
اور شیخوں کے شیخ حق اور دین کے جلال شیخ جلال الدین رحمۃ
کی طرف دوڑے اور یہاں شیخوں کے شیخ شیخ جلال
الدین رح اپنے آستانۂ شریف پر کھڑے ہوئے حضرت
شیخ العالم کی تشریف آوری کا انتظار فرما رہے تھے
حضرت شیخ العالم رح آستانۂ شریف پر پہونچتے ہی اپنے پیر مرشد
کے قدموں پر گر پڑے شیخوں کے شیخ حق اور دین کے
جلال شیخ جلال الدین رضی اللہ انتہا درجہ کی خاطرداشت
اور کمال مرتبہ کی شفقت کے ساتھ خاص اپنے مبارک
ہاتھ سے حضرت شیخ العالم کو گود میں لے لیا اور ظاہر کے
لطف اور دل کی توجہ کے ساتھ اپنی زبان مبارک سے
یوں ارشاد فرمایا کہ اے عبدالحق آج کے روز تو ہمارے
یہاں مہمان رہیگا حضرت شیخ العالم نے یہ ارشاد سنکر
نیازمندی کا سر زمین پر جھکا دیا اور غلامی کے اقرار
میں مصروف ہوگئے شیخوں کے شیخ حق اور دین کے
جلال شیخ جلال الدین رح نے اپنے خادم کو حکم فرمایا کہ آج
ہر طرح کا کھانا جو ممکن ہو اور ہر قسم کی عمدہ نعمتیں
جو کھائی جاتی ہوں بہم پہونچا اور بعد اسکے جو وقت کہ کھانا
طیار ہوگیا شیخوں کے شیخ حق اور دین کے جلال
شیخ جلال الدین رح نے حضرت شیخ العالم کو طلب فرمایا
اور اپنے روبرو بٹھایا اور بعض بعض دوست جو اس

بدریاے انابت غسل کردند و بازگشتند و
سوے شیخ المشائخ شیخ جلال الحق والدین
بشتافتند و شیخ المشائخ شیخ جلال الدین قدس
اللہ روحہ ایستادہ بر آستانۂ خود منتظر قدوم حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ بودند مادام کہ حضرت
شیخ العالم رح رسیدند در زیر پاے پیر خود
افتادند شیخ المشائخ جلال الحق والدین را
قدس اللہ سرہ بتعظیم تمام و بشفقت
عظام بدست اکرام شیخ العالم رح را کنار
گرفتند و بلطف ظاہر و نظر باطن بزبان مبارک
فرمودند کہ اے عبدالحق امروز تو مہمان من
باشی حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ سر
بر زمین بردند و باعتراف عبودیت پیوستند
شیخ المشائخ شیخ جلال الحق والدین خادم
خویش را فرمودند کہ امروز ہر جنس طعام کہ ممکن
باشد و از ہر جنس محظورات کہ مستعمل
باشند موجود کن بعدہ چون طعام
موجود کردہ شد شیخ المشائخ شیخ
جلال الحق والدین حضرت
شیخ العالم را طلبیدند و پیش
خود نشاندند و بعضے یاران کہ

موقع پر حاضر ہونے کی قابلیت رکھتے تھے وہ بھی حاضر
ہوئے شیخون کے شیخ شیخ جلال الدینؒ نے خادم کو
اشارہ فرمایا کہ جو کچھ تو نے طیار کیا ہے لے آؤ القصہ
ہاتھ دھونے کے بعد ایک کٹ شوری اور
طرح طرح کے کھانے جسقدر کہ طیار کیے گئے تھے ایک
ایک کر کے علیحدہ علیحدہ سب چنے گئے اور بعض ناجائز
کھانے بھی لائے اور لگائے گئے اسوقت شیخون کے شیخ
حق اور دین کے جلال حضرت شیخ جلال الدینؒ نے مقصود
اور شہود اور مشہود کے طلوع ہونے کے مقام سے اللہ کی
طرف اشارہ کرتے ہوئے اور اللہ کی یگانگی کی طرف
طرکتان حضرت شیخ العالمؒ سے یون ارشاد فرمایا کہ اے
عبد الحقؒ جس برتن کو اللہ کی یگانہ اور بیگانہ درگاہ
علیحدہ جانو اور دور گمان کرو اس برتن میں ہاتھ نہ ڈالو
بلکہ اس برتن اور اس کے کھانے سے منہ پھیر لو حضرت
شیخ العالمؒ کی نظر انور اس ارشاد کے سنتے ہی اللہ کی
وحدت اور یگانگت کے حسن جمال پر جا پڑی اور
(ہر آئینہ آسمانون اور زمینون کے پیدا کرنے میں اور
رات اور دن دونون کی حالتین ایک دوسرے کے
خلاف کرنے میں تا آخر) نے عبرت اور خوف دلایا اور (اللہ
نور ہے زمینون اور آسمانون کا) کی تجلی کی فوجون نے
حضرت شیخ العالمؒ کے دل پر دھاوا کر دیا یہانتک کہ

شایان آن بودند نیز حاضر شدند
و خادم خویش را اشارت فرمودند
که آنچه موجود کرده بیار الغرض بعد
از دست شستن کنندؤ سپہ فراز کردند
طعام از ہر جنس که موجود بود یگان یگان آوردند
و بعضے محظورات ہم آوردند و پیش نہادند
شیخ المشائخ شیخ جلال الحق والدین
از مطلع مقصود و شہود و مشہود مشیراً
الی اللہ و مشیراً الی وحدۃ اللہ شیخ
العالم را فرمودند که اے عبد الحق از رحم
چیزے را که از حضرت احدیت او
جدا دانی و بعید پنداری بر آن آوند
دست مزن و از وے اعراض کن حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ را بمجرد
این اشارت نظر بر جمال وحدت حق
افتاد و در باے ان فی خلق
السموات والارض واختلاف
اللیل والنہار عبرت و خوف
در داد و افواج تجلی اللہ نور السموات
والارض دل شیخ العالم قدس
اللہ سرہ را تاختن آوردو

حضرت شیخ العالمؒ اپنے آپ سے بے آپ ہو گئے اور حیرت
کے عالم میں پہونچ گئے اور پھوٹ پھوٹ کے روتے تھے
ور خون کے دو چشمے دریائے جیحون کے چشمہ کی مانند
حضرت شیخ العالمؒ کی دونون آنکھون سے روان
ہو گئے اور یہ حالت ہو گئی کہ کچھ دیر تک اپنے ہاتھ
پکڑنے والے پیر و مرشد کے کمال کے حسن جمال کی
خانقاہ کے ایک گوشہ مین بیٹھے روتے اور نظارہ فرماتے
رہے اور ماسوائی اللہ ہی سے بیزار ہو گئے بعد اس کے
شیخون کے شیخ حق اور دین کے جلال شیخ جلال الدینؒ
نے انتہا درجہ کا لطف اور کمال مرتبہ کی شفقت مبذول
فرمائی اور حضرت شیخ العالمؒ کے قریب تشریف لائے
اور فرمایا کہ اے عبد الحقؒ کوئی چیز پسند کرو اور ہوش
مین آجاؤ حضرت شیخ العالمؒ عشق کے کمال اور دل کی
آگ کے باعث جو اللہ کے عشق و محبت کی آگ تھی اور
بجھتی ہی نہ تھی کسی چیز کو پسند نہ کرتے اور فرماتے تھے
کہ اب تک مین یہ جانتا تھا کہ مین کیا کھاتا ہون کہان سے
کھاتا ہون کس چیز کو کھاتا ہون اور اب تو مین تامل
کرتا ہون کہ کیا کھاؤن اور کدھر متوجہ ہون اور کس سے
منھ پھیرون اور پاک اور ناپاک مین تمیز کرنے والا
کیونکر ہون چونکہ شیخون کے شیخ حق اور دین کے جلال
شیخ جلال الدینؒ بار بار کہتے اور انتہا کی کوشش

حضرت شیخ العالمؒ از خود بیخود شدند
و در عالم حیرت افتادند و زار زار میگریستند
و چشمہائے خون چون جیحون از دو چشم
مبارک حضرت شیخ العالمؒ روان شدند تا مدتے
در زاویہ خانقاہ جمال کمال پیر دستگیر خویش
نشستہ شب و روز میگریستند و مے نگریستند
و از اطلاع ماسوی اللہ بیزار بودند بعدہ شیخ
المشائخ شیخ جلال الحق والدین بلطف عظیم
و شفقت عمیم کرم فرمودند و بر سر وقت
حضرت شیخ العالم رح آمدند و فرمودند اے
عبد الحقؒ چیزے اختیار کن و بہوش باز آ
حضرت شیخ العالمؒ از کمال درد آتش
باطن کہ نار اللہ است از دل سرد نمی شد
در ہیچ چیز اختیاری افتاد و میفرمودند
تا غایت نمیدانستم کہ چہ مے خورم
و از کجا و کرا مے خورم و اکنون چہ
خورم و بکہ روآرم و از کہ اعراض کنم و
فارق پاک و ناپاک چون شوم
چون شیخ المشائخ شیخ جلال الحق
والدین رح بکرات و مرات ہمچنین
مے فرمودند و کوشش بلیغ

رماتے تھے کہ کوئی چیز پسند کرو حضرت شیخ العالم رح نے
اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیر و مرشد کے حضور میں عرض
کیا کہ اگر تھوڑی سی خود رو شاماخ کی روٹی ہو تو یہ
غلام کھائے شیخوں کے شیخ حق اور دین کے جلال
شیخ جلال الدین رح نے اسیوقت لوگوں کو شہر کے باہر بھیجا
اور شاماخ کی روٹی بہم پہونچائیں المقصود برنج شاماخ
کی سفید اور پاکیزہ روٹیاں طیار کرا کے حضرت شیخ
العالم کے سامنے رکھیں حضرت شیخ العالم رح نے فرمایا
کہ یہ برنج شاماخ کی روٹی ہے نہ کہ شاماخ کی روٹی
الغرض شیخوں کے قطب حق اور دین کے جلال آپ نے
حضرت شیخ العالم کو روٹی کھلائی اور فرمایا کہ اے
عبد الحق رح خدا پاک ہے اور پاک کو پاک پہونچاتا ہے
اور ناپاک سے پاک کو ہمیشہ پاک رکھتا ہے تو بھروسا
اور توجہ کرنے والا پاک درگاہ کا اور پاک رہ اور
اپنے آپ کو اور اپنے کام کے حال کو ناپاک سے
پاک رکھ تاکہ سوا پاک ــ نہ دکھائی دے اسوقت
تو جانے اور دیکھے کہ دو جہان میں سوا حضرت پاک
کے کچھ نہیں اور ہرگز نہوگا یہ ارشاد سنکر حضرت
شیخ العالم رح کو دلی تسکین اور قلبی اطمینان حاصل
ہوگیا (اور اللہ کی حمد ہے اس ماجرا پر)۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم جس زمانہ مین بمقام

بنمودند حضرت شیخ العالم رح در حضرت پیر
دستگیر خود عرض کردند که اگر قدرے نان
شاماخ خودرو یاشد این بنده بخورد شیخ
المشائخ شیخ جلال الحق والدین رح در حال مردمان
را بیرون شهر فرستادند شاماخ آوردند
المقصود نانهاے سپید و پاکیزه از برنج شاماخ
مذکور راست کنانیده پیش حضرت شیخ العالم رح
آوردند حضرت شیخ العالم رح فرمودند این نان برنج
شاماخ است نه نان شاماخ الغرض قطب
المشائخ شیخ جلال الحق والدین رح حضرت شیخ العالم
را نان خورانیدند و فرمودند که اے عبد الحق رح
خداے پاک است و پاک را پاک رساند و از ناپاک
پاک را همیشه پاک دارد تو متوکل و متوجه بحضرت
پاک و پاک باش و خود را و حال کار خود را از
ناپاک پاک دار تا جز پاک هیچ ننماید و آنگاه
بدانی و ببینی که در دو جهان جز حضرت پاک
هیچ نیست و هرگز نباشد آنگاه شیخ
العالم را تسکین قلب و اطمینان
باطن پیش آمد والحمد لله علی
ذلک۔
نقل است که حضرت شیخ العالم قدس الله سره اندر آنچه در

سُنام رونق افروز تھے ایک بیوہ بی بی فاطمہؒ نام
تھین اُن کے کوئی فرزند تھے جو نوربافی کرتے تھے
اور وہ بیوہ بی بی ہر وقت مشغول بخدا رہا کرتی تھین
اور اللہ کے ولیون سے ایک ولیہ تھین اور حضرت
شیخ العالمؒ سے محبت رکھتی اور مثل اپنے فرزند کے
سمجھتی تھین اور حضرت شیخ العالم بھی اُنسے بہت محبت
رکھتے تھے یہانتک کہ اُنکے گھر مین رہتے تھے اور
یون ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اس فقیر کو رات کی
عبادت اور بیدار ہونے مین بی بی فاطمہؒ پر کبھی سبقت
نصیب نہوئی مین ہرچند قصد کرکے رات کو ایسے
وقت اُٹھتا کہ بی بی فاطمہؒ کو خبر نہوتا کہ میری کسی
خدمت کی تکلیف اُٹھین نہو لیکن اسپر کبھی جب
مین اُٹھتا بی بی فاطمہؒ نہایت درجہ مہربانی کے ساتھ
اپنی اُردو زبان مین فرماتین کہ بیٹا احمد گرم پانی
موجود ہے ایسا نہو کہ تم ٹھنڈے پانی سے وضو کرلو
کیا خوب پارسا بی بی تھین جو عورت ہو کر مردون پر
شفقت مبذول فرمایا کرتین

نقل ہے کہ مقام سُنام مین ایک دیوانہ بزرگ
تھے کہ حضرت شیخ العالمؒ اُن بزرگ سے محبت رکھتے
تھے اور وہ صاحب حال اور صاحب کمال تھے
ایک مسجد مین رہتے تھے اور اُسی مین پڑے رہا کرتے

در سُنام بودند عورتے بیوہ نام او بی بی فاطمہؒ
بود و آن عورت پسران داشت کہ کسب
سفید بافی میکردند و آن عورت مشغول بحق میبودے
و ولیہ از اولیاے حق بود و حضرت شیخ العالمؒ
قدس اللہ سرہ را دوست میداشت و بفرزندی
میخواندت حضرت شیخ العالم را بآن بی بی فاطمہؒ
محبت افتادہ بود در خانہ بی بی فاطمہ میماندے
حضرت شیخ العالمؒ میفرمودند کہ این فقیر
از بی بی فاطمہ ہیچ وقتے در قیام شب
سبقت نیافتہ است و ہر وقتے کہ این
فقیر میخاستے کہ بی بی فاطمہ را مزاحمت نبود
این فقیر بی بی فاطمہؒ را نشستہ مشغول بحق
مے یافتے و بی بی فاطمہؒ این فقیر را بلطف
بزبان ہندی میفرمودند بیٹا احمد
آب گرم موجود است نباید کہ از آب سرد
وضو کنی زہے عورت پارسا کہ دامنے
بر سر مردان انداختے ۔

نقل است کہ در سنام دیوانہ
بود حضرت شیخ العالمؒ را بآن دیوانہ
محبتے بود و او حالے و کمالے داشت
در مسجد میبودے و او فتادہ میماندے

اور جو لوگ انکے لیے جو کھانے لایا کرتے وہ
سب کھانے حضرت شیخ العالمؒ کے واسطے رکھ چھوڑا
کرتے جب حضرت شیخ العالمؒ انکے پاس تشریف
لیجاتے تو رکھے ہوے کھانے حضرت شیخ العالمؒ کے
سامنے رکھدیا کرتے اور یون فرماتے کہ اے احمدؒ یہ
خدا کی نعمت ہے کھاؤ اور کھلاؤ چنانچہ حضرت
شیخ العالمؒ وہ کھانے آپ بھی نوش فرماتے اور
اُن ہوشیار سے بہتر دیوانہ کو بھی نوش کراتے
اتفاق سے ایک روز ایک خراسانی دیوانہ گورے
چٹے لمبے قد کے آئے اور ان دیوانہ بزرگ سے
غضبناک ہوکر کہا کہ تو میری ولایت ویران کر آیا
اب مین تیری ولایت ویران کرتا ہون ان
دیوانون مین یہ گفت و شنود پیش آنے کے
ایک مدت بعد اتفاق سے ایک رات بی بی فاطمہؒ
نے فرمایا کہ بیٹا احمدؒ آج رات کو اس ضعیفہ نے خواب
دیکھا کہ ایک حوض مین لوگ مچھلیان مار رہے ہین
حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ اے بی بی اس فقیر
نے بھی آج ہی رات کو یہ خواب دیکھا کہ ایک بہت
بڑے حوض سے جو ایک دریا کے مانند ہے بڑی
بڑی مچھلیان لوگ شکار کر رہے ہین اسقدر افراط
سے جو شمار مین نہین آسکتین۔ اسکے بعد حضرت

خلق اورا طعام مے آوردے واو
آن طعام را از جہت حضرت شیخ
العالمؒ میداشتے حضرت شیخ العالمؒ
چون مے آمدے دیوانہ میگفتے کہ اے
احمد نعمت خداست بخور و بخوران
حضرت شیخ العالمؒ آن طعام خود
خوردے واو را خورانیدے
روزے از روزہا دیوانہ خراسانی
دراز قد و سپید پوست پیدا شد با این
دیوانہ بغضب میگفت تو ولایت مارا
خراب کردہ آمدی اینک ما ولایت تو
خراب میکنم بعد از مدتے ناگاہ
شبے از شبہا بی بی فاطمہؒ
فرمودند کہ بیٹا احمد امشب این
ضعیفہ خواب دیدہ است کہ در حوضے
ماہیان میزنند حضرت شیخ
العالمؒ فرمودند کہ بی بی فاطمہ این
فقیر ہم امشب خواب دیدہ است
کہ در حوض بزرگ کہ چون دریاست
ماہیان بزرگ میزنند چندانکہ در عدد
وحصر نیاید بعد از آن حضرت

شیخ العالمؒ نے فرمایا تمہارے خواب کی تعبیر یہ
ہے کہ ملک شام ویران ہو جائیگا اور میرے خواب
کی تعبیر یہ ہے کہ شہر دہلی ویران ہو جائے گا
ان تعبیروں کو چند روز سے زیادہ نہ گذرے
تھے کہ یکایک غلغلہ بلند ہوا کہ مغل آپہونچے اتفاق
سے یہ شور اور غلغلہ شروع ہونے کا وہ وقت
تھا کہ بی بی فاطمہؒ کھچڑی کی ہنڈیا چولھے پر چڑھی
ہوئی چھوڑ کر سوت مول لینے بازار گئی تھیں اور
ہنوز واپس نہ آئی تھیں ناچار حضرت شیخ العالمؒ
بی بی فاطمہؒ کی محبت سے بازار تشریف لیگئے
تو کیا دیکھتے ہیں کہ قیامت کے دن کا سا زلزلہ
پڑا ہوا ہے بی بی فاطمہؒ ڈھونڈے نہیں ملیں
اسی انتشار میں حضرت شیخ العالمؒ اتفاق سے
اُس مسجد میں تشریف لیگئے جسمیں دیوانہ بزرگ
رہتے تھے تو دیکھا کہ وہ بزرگ دیوانہ موجود ہیں
حضرت شیخ العالمؒ ایک گھڑی بھر اُن بزرگ
دیوانہ کے پاس بیٹھے بزرگ دیوانہؒ نے فرمایا
کہ اے احمدؒ خدا کا قہر اوتر چکا ہے حضرت
شیخ العالمؒ نے پوچھا کہ آپکا کیا حال ہے جواب دیا
کہ میں بھی اس قہر میں داخل ہوں اس گفت و
شنود کے بعد حضرت شیخ العالمؒ پھر

شیخ العالمؒ تعبیر خواب فرمودند
که خواب شما آنست که شام خراب
شود و خواب من آنست که شہر دہلی
خراب شود چند روز نگذشته
بود که شور افتاد که مغلان رسیدند
بی بی فاطمہؒ دیگ طعام کھچڑی پزیده
ہم بر دیگدان گذاشته در بازار جہت
خریدن ریسمان رفته بود بی بی فاطمہؒ
از بازار نیامده بود که حضرت شیخ العالمؒ
در خیال بی بی فاطمہؒ سوے بازار رفتند
چه بینند که زلزلۂ روز قیامت افتاده
است با بی بی فاطمہؒ ملاقات نشده
بعده در آن مسجد رفتند چه بینند
که آن دیوانه موجود است ساعتے با او
نشستند دیوانه گفت اے احمدؒ
قہر خدا نازل شده است حضرت
شیخ العالم قدس الله سره
فرمودند که حال شما چیست
دیوانه گفت ما نیز مے آیم بعده
حضرت شیخ العالمؒ
قدس الله سره باز

بی بی فاطمہؒ کے گھر مین تشریف لیگئے تو معلوم ہوا
کہ فاطمہ بی بیؒ ابھی تک بازار سے گھر مین واپس
نہین آئین اور گھر مین کوئی نہین ہے اور کھچڑی
کی پتیلی پر سنور چولھے پہ چڑھی ہوئی ہے حضرت
شیخ العالمؒ نے ایک لقمہ کھچڑی اس پتیلی سے
نکالی اور تکبیر فرمائی اور اُسی عالم حیرت مین
زبان مبارک سے یہ ارشاد فرمایا کہ (آج کے روز
ملک کس شخص کا ہے۔ اللہ یگانہ قہر کرنے والے
کا ہی) اور یہ ارشاد فرماکر فاطمہ بی بیؒ کے گھر سے
تشریف لیگئے۔

نقل ہے کہ ایک بار حضرت شیخ العالمؒ مقام شنام
سے پانی پت کو اپنے پیر و مرشد شیخون کے شیخ
حق اور دین کے جلال حضرت شیخ جلال الدینؒ کی
خدمت مین تشریف لیگئے اور دیکھا کہ حضرت
شیخ جلال الدینؒ کے خادم اسباب باندھتے اور
کسی پہاڑ کی جانب سفر کی طیاری کرتے ہین حضرت
شیخ العالمؒ کو دیکھتے ہی حضرت شیخ جلال الدینؒ
نے ایک طبق چاولون کا حضرت شیخ العالم کو عطا
کیا اور فرمایا کہ اے عبدالحقؒ یہان سے چلے جاؤ کیونکہ
خدا کا قہر نازل ہوا ہی حضرت شیخ العالمؒ یہ ارشاد
سنتے ہی روانہ ہوگئے اتفاق سے چند حاجی

در خانۂ بی بی فاطمہؒ آمدند چہ بینند
کہ در خانۂ بی بی فاطمہؒ کسے نیست
و دیگ کھچڑی بجبان بالاے دیگدان است
حضرت شیخ العالمؒ یک لقمہ از میان
دیگ برگرفتند و تکبیر گفتند و از سر
حیرت بزبان حال فرمودند لمن الملک
الیوم۔ للہ الواحد القہار و بیرون
آمدند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ
قدس اللہ سرہ از شنام در پانی پت
آمدند پیر خود شیخ المشائخ شیخ
جلال الحق والدین قدس اللہ سرہ
چہ بینند کہ خدمتگاران شیخ المشائخ حضرت
شیخ جلال الحق والدین قدس سرہ رخت
مے بندند و مستعد می شوند و مے خواہند کہ
سوے کوہے روان شوند یک طبق
برنج آوردند و شیخ المشائخؒ حضرت
شیخ العالمؒ را دادند و فرمودند کہ اے
عبدالحق برو کہ قہر خدا نازل شدہ
است حضرت شیخ العالمؒ از آنجا روان
شدند چند نفر از حاجیان

حضرت شیخ العالمؒ کے ہمراہ ہوگئے اور وہ سب دہلی
کی جانب چلے لیکن حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا
کہ دہلی پر اللہ کا قہر ہے ہم دہلی نہین جائینگے
اور یہ عذر کرکے حضرت شیخ العالم بدایون مین
رونق افروز ہوئے۔

نقل ہے کہ سفر فرمانے کے زمانہ مین حضرت
شیخ العالمؒ نے ایک رات کسی مسجد مین مقام فرمایا
اور وہ جمعہ کی رات تھی آپ نے دیکھا کہ جو مسلمان
اس مسجد مین داخل ہوتا سات اذانین دیتا
حضرت شیخ العالمؒ سے بھی لوگون نے کہا کہ اے
مسافر تم بھی اذانین دو کہ آج جمعہ کی رات ہے
حضرت شیخ العالمؒ نے لوگون سے سوال کیا کہ
جمعہ کی رات مین فی مسلمان سات اذان کہنے سے
آپ سب کی غرض اور نیت کیا ہے سب نے جواب دیا
کہ یہ غرض اور نیت ہے کہ جمعہ کی رات متبرک ہے
اس رات مین اگر ہر شخص سات اذانین دیگا تو
اللہ تعالیٰ ہفتہ بھر کی تمام بلاؤن سے اس مقام
اور اس کی مخلوق کو جو یہان موجود ہین محفوظ
رکھیگا اور امن وامان قائم رہیگی حضرت شیخ العالمؒ
نے جواب دیا کہ مجھسے ہرگز یہ نہو سکیگا کہ مین اس
نیت سے بار بار اذانین دون جس نیت سے

مصاحب شدند ایشان در دہلی رفتند حضرت
شیخ العالمؒ فرمودند کہ قہر خدا نازل شدہ
است ما در دہلی نرویم حضرت شیخ العالم
در بدایون آمدند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ
در ایام مسافرت شبے از شبہا در مسجدے
فرود آمدند وآن شب جمعہ بود مسلمانان
کہ مے آمدند ہفت بانگ نماز
میگفتند حضرت شیخ العالمؒ راہم میگفتند
کہ اے مسافر تو ہم بانگ نماز بگوے
امشب جمعہ است حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند شما را در گفتن ہفت بانگ نماز
در شب جمعہ چہ نیت است تا بدانیم
ایشان گفتند از بہر آنکہ تا از برکت
ہفت بانگ نماز کہ درین شب متبرکہ
بگوییم اللہ تعالیٰ از بلاہاے تمامی
ہفتہ ازان مقام وازان بندگان کہ در آن
مقام اند دور کند ودر امن وامان
خویش نگاہ دارد حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند کہ مرا بدین وجہ نیت دست
نمیدہد کہ تکرار بانگ نماز بگویم

آپ سب لوگ دیتے ہین لوگون نے دریافت کیا کہ آخر
اس نیت سے آپ کیون نہین دے سکتے حضرت
شیخ العالمؒ نے جواب دیا کہ جو بندہ اللہ برتر کی عبادت
اپنا بھلا ہونے کی امید پر کرتا ہے اور اللہ برتر کے
امتحان اور آزمائش سے دوری چاہتا ہے وہ بدی
اور نیکی کا بندہ ہوتا ہے نہ کہ خدا کا بندہ۔ اور خدا کا
بندہ مخلص (یعنی صاحب خلوص) ہوتا ہے نہ کہ
دو رو۔ اور خلوص و اخلاص اسکا نام ہے کہ بندہ
کا مقصد اور مطلب اللہ کی عبادت سے سوا اللہ
پاک کی ذات کے اور کوئی شے نہو اور صرف
اللہ کے اس ارشاد کی تعمیل کے لیے عبادت کرے
کہ (اور عبادت کرتے ہین اللہ کی اپنے دین اور
روش کو خاص اللہ ہی کے لیے خالص کر کے)
حضرت شیخ العالمؒ کا یہ جواب سنکر سب کے سب حیران
رہ گئے کہ یہ فقیر کیا کہتا ہے۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ مقام پنڈوہ بین تشریف
لیگئے اور یہ ارادہ فرمایا کہ شہر پنڈوہ کے لوگون سے
ملاقات کرین ایک شخص سے دریافت فرمایا کہ
اس شہر مین سب سے زیادہ عقلمند اور صاحب
فضیلت کون بزرگ ہے اس شخص نے جواب دیا
کہ فلان عقلمند سب سے فاضل و بزرگتر ہے حضرت

ایشان گفتند چرا بنیت دست نمیدہید
حضرت شیخ العالمؒ فرمودند بندہ
کہ خدای تعالی را از جہت نیکی
پرستد و از بلای او دوری جوید
آن بندۂ نیکی و بدی باشد نہ بندۂ
خدا و بندۂ خدا مخلص بود نہ منافق
و اخلاص آنست کہ مطلوب
و مقصود او جز ذات حضرت
صمدیت نباشد واعبدوا اللہ مخلصین
پارہ (۳۰) رکوع (۲۲) ۱۲
لہ الدین ایشان حیران ماندند
کہ درویش چہ میگوید۔
نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ
قدس اللہ سرہ در پنڈوہ
رفتند و خواستند کہ اکابران
شہر را ملاقات فرمایند
پرسیدند از کسی کہ دانشمند
درین شہر از ہمہ فاضل تر
و بزرگتر کیست آن کس
جواب داد کہ فلان دانشمند
از ہمہ فاضل و بزرگ تر
است حضرت شیخ العالمؒ

پاک کی اللہ نے انکی روح اس عقلمند کے پاس تشریف
لیگئے اور ملاقات کی اتفاق سے وہ اسوقت
سبق پڑھانے میں مصروف تھے اور سب طالبعلم
پڑھ رہے تھے سبق پڑھانا انھوں نے کچھ دیر تک موقوف
رکھا اور حضرت شیخ العالمؒ سے باتیں کرنے لگے
حضرت شیخ العالمؒ نے اون بزرگ سے اللہ برتر کی
بے نیاز ذات کے پہچاننے کے علم کی خواہش کی
اور یوں ارشاد فرمایا کہ آپ عقلمند بزرگ ہیں اور
آپکا بہت کچھ نام اور شہرہ ہے میں خدا کی معرفت کے
پانی کا پیاسا آپکے پاس آیا ہوں تاکہ آپ مجھکو
اللہ کی معرفت کا پانی پلائیں وہ عقلمند حضرت
شیخ العالمؒ کا یہ ارشاد سنکر اپنے آپے سے باہر
ہوگئے اور بیتابی کا عالم طاری ہوگیا بعد ایک
گھڑی کے جب ہوش آیا اپنی پگڑی اپنے گلے
میں ڈالکر حضرت شیخ العالمؒ کے قدموں پر گر پڑے
اور عرض کیا کہ قسم ہے اللہ کی میں نے اتنی مدت
تحصیل علم کی اور اللہ برتر کے بندوں کو پڑھایا
لیکن اس علم کا ایک حرف بھی نہیں سمجھا اور کچھ
خبر بھی اللہ کی پہچان کے علم کی نہیں ہوئی
حضرت شیخ العالمؒ نے اُن عقلمند کے حال پر
شفقت فرمائی اور واپس تشریف لیگئے۔

قدس اللہ تعالے روحہ
بر آن دانشمند رفتند و ملاقات
کردند دانشمند مشغول بسبق بود
وطالب علمان سبق میخواندند از شغل
سبق قدرے بایستاد و با
حضرت شیخ العالمؒ بحکایت
مشغول شد حضرت شیخ العالمؒ
از علم معرفت ذات صمدیت
حق تعالے طلب کردند و فرمودند
کہ شما دانشمند بزرگ اید و نام
بانگ شما بس بسیار ست از عطش
این طلب بپیش شما آمدہ ام کہ از علم
مذکور خبر کنید دانشمند از سخن شور
انگیز حضرت شیخ العالمؒ از خود بیخود شدہ
بیتاب گشت و بعد دیرے کہ بہوش
آمد دستار در گلو کردہ در پاے حضرت
شیخ العالمؒ افتاد و گفت واللہ کہ چندین عمر
علم تحصیل کردم و بندگان خداے تعالی را
سبق گفتم اما ازین علم ہیچ فہم نکردم و ہیچ
خبر نیافتم حضرت شیخ العالمؒ بران دانشمند
شفقت فرمودند و باز گشتند

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم مقام پنڈوہ مین ایک
کوتوال کے یہان رہا کرتے تھے اور کوتوال کی
مان حضرت شیخ العالمؒ کی بہت خدمت کیا کرتین اور
بہت عقیدت اور محبت رکھتی تھین۔ اور ایک دیوانہ
بھی حضرت شیخ العالمؒ کے برابر یہین رہا کرتے تھے
الغرض اتفاق سے ایک روز بادشاہ وقت فقیرون
کا بھیس بدلکے شکستہ حال لوگون کی مانند گشت کرنے
نکلا اور اتفاقاً وہان گیا جہان ایک گروہ فقیرون
کا اترا ہوا تھا اور ایک گوشہ مین بیٹھ رہا فقیرون نے
جب کھانا پکاکر طیار کیا تو کھاتے وقت بادشاہ سے
کہا کہ اے فقیر دور ہو تو ہمارے کھانے مین نظر
لگا رہا ہے بادشاہ نے شکستہ حالون اور غریبون
کی طرح جواب دیا مین ایک غریب ہون تم سب
صاحبون کا کیا بگاڑ رہا ہون تم کھانا نوش کرو لیکن
فقیرون نے بادشاہ کے نرم جوابی کا کچھ لحاظ نکیا
اور برابر وہی کہتے رہے جو پہلے کہا تھا یہانتک
کہ بادشاہ کو اپنے پاس سے ہٹاکر رہے الحاصل
بادشاہ وہان سے اٹھکر اس مقام مین پہونچے
جہان ایک گروہ ہندو فقیرون کا اترا ہوا تھا
اتفاق سے وہ سب جوگی فقیر اسی وقت کھانا لائے
اور سب کے حصے کھانے مین برابر لگائے چنانچہ

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ در پنڈوہ در خانۂ کوتوال میماندند
و مادر کوتوال خدمت حضرت شیخ العالم
قدس اللہ روحہ بسیار میکرد و اعتقاد
و محبت تمام میداشت و با حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ یک دیوانۂ
دیگر برابر بود۔ الغرض شبے سلطان
سکہ غریبان پوشیدہ طرق شکستگان
بیرون آمدند و جماعت قلندران
فرود آمدہ بود آنجا رفت و در گوشہ بنشست
و قلندران طعام پزیدند وقت خوردن
سلطان را گفتند کہ اے فقیر دور شو در طعام
ما نظر میکنی سلطان طرق[1] شکستگان و غریبان
شکستگی و غریبی مینمود و میگفت کہ من
غریبم از آن شما چہ میکنم شما
بخورید ایشان باز نماندند مادام
کہ سلطان را دور نکردند سلطان از انجا
روان شد جائے رفت کہ جوگیان
فرود آمدہ بودند ایشان طعام آوردند
و میان خود ہا قسمت برابر نہادند

[1] قولہ طرق یعنی بطریق ۱۲

بادشاہ کا حصہ بھی سب کے برابر لگایا اور سلطان کے
سامنے لاکر رکھا سلطان نے کہا میں ایک اجنبی
غریب ہون میرا حصہ سب کے برابر کیونکر ہوسکتا ہے
جوگیون نے کہا اے بابو ہم لوگون کا معمول ہی یون ہے
کہ اگر کھانے کے وقت ایک کتا آجائے اس کا حصہ
بھی سب کے برابر اسکو دیکر کھاتے ہین نہ کہ آپ تو
انسان ہین پھر آپکو کیونکر نہ دین القصہ سلطان جب
گشت سے واپس آئے اور دن ہوا تو یہ حکم جاری
کیا کہ قلندر اور درویش ہمارے شہر مین نرہین یہ حکم
جاری ہوتے ہی قلندرون کو تلاش کرکرکے کشتیون کے
ذریعہ سے دریا پار اتارنا شروع کردیا سارے شہر مین
شہرہ ہوگیا کہ بادشاہ قلندرون اور درویشون کو اپنے
شہر سے نکلوا رہا ہے حضرت شیخ العالمؒ نے ان دیوانہ
مجذوب سے فرمایا کہ آؤ ہم تم سلطان کے در دولت
پر چلین اور دیکھین کہ بادشاہ قلندرون اور درویشون
کو کیون شہر سے نکلوا رہا ہے کوتوال اور کوتوال کی بانٹ
روکا کہ اے مخدوم آپ نہ جائین کیونکہ ایک ایک فقیر کو
ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر لاتے ہین اور شہر سے نکالتے ہین
لیکن حضرت شیخ العالمؒ نے انکا کہنا مطلق نہ سنا بے تامل
ان دیوانہ مجذوب کو اپنے ساتھ لیکر سلطان کے
در دولت پر جا بیٹھے اور اپنے سر مبارک پہ خاک ڈال

یک بخش از سلطان هم کردند وسلطان
دادند سلطان گفت که ما از شما بیگانه ام
مرا یک بخش برابر چگونه باشد جوگیان گفتند
که اے بابو ما را رسم است اگر سگ باشد
ما سگ را هم قسمت برابر دهیم خاصه تو که آدمی
هستی ترا چرا ندهیم سلطان چون باز آمد
و روز شد فرمان شد که قلندران و درویشان
در شهر ما نباشند و قلندران را می آوردند
و بر کشتی سوار کرده آن روے لب آب
میکردند شور در شهر افتاد که سلطان
قلندران و درویشان را از شهر
دور میکند حضرت شیخ العالمؒ فرمودند
اے دیوانه بیا تا بدر سلطان برویم و
ببینیم که سلطان چون قلندران و درویشان
را از شهر دور میکند مادر کوتوال و کوتوال
منع کردند که اے مخدومؒ مروید که درویشان
را یک یک تفحص کنانیده مے آرند و از
شهر بیرون میکنند حضرت شیخ العالمؒ
گفته ایشان را در گوش نکردند
آن دیوانه را برابر خود بدر سلطان
بردند و نشستند و خاک بر سر

ڈال لی اور دیر تک اس انتظار مین بیٹھے رہے
کہ دیکھین ہمارے ساتھ لوگ کیونکر پیش آتے ہین جب
زیادہ دیر ہوگئی اور حضرت شیخ العالمؒ سے کسی نے مزاحمت
نہ کی کہ کون ہین اور کیا کر رہے ہین اُسوقت حضرت
شیخ العالمؒ نے دیوانہ مجذوب سے فرمایا کہ لے دیوانہ
بادشاہ شہدون اور بیخبرون کو شہر سے نکلوا رہا ہے
نہ کہ درویشون کو اور یہ فرما کر اپنے قیام گاہ مین واپس
تشریف لائے۔

**نقل** ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ ایک روز شہر پنڈوہ مین
دریا کنارہ کھڑے تھے اور اُسی اثنا مین یہ ارادہ ہوا کہ
شیخون سے شیخ دین اور حق کے نور قدس سرہ سے
ملاقات کرین اور اس ارادہ کے ساتھ ہی دل مین
مخاطرہ فرمایا کہ درویش کی ملاقات کو خالی ہاتھ نجائین
کہ اسی مین ایک قسم کی گھاس نہایت سبز و شاداب
اور دراز دریا کنارے نظر آئی اپنے جی مین کہا کہ
لاؤ یہی گھاس بطور ہدیہ کے ساتھ لیکر ملاقات کو جائین
اور اپنے مقصد کے طلبگار رہین الغرض وہ گھاس لیکر
حق اور دین کے نور حضرت شیخ نور الدینؒ کی خدمت
مین بھیجی شیخ نور الدینؒ اپنے فیض کا دستر خوان
بچھائے یارون کے ایک گروہ مین رونق افروز تھے
حضرت شیخ العالم (پاک کی اللہ نے انکی روح) نے

اند اختند مدتے درینحال منتظر احوال
بودند چون ہیچ کس حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ را نپرسید کہ این کیست
و چہ میکند حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
فرمودند اے دیوانہ سلطان لوندان و بیخبران را
از شہر دور میکند نہ درویشان را
این سخن گفتند و بقرارگاہ خود باز
آمدند۔

**نقل** است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ روزے در کنارہ لب آب در شہر
پنڈوہ ایستادہ بودند خواستند کہ ملاقات
شیخ المشائخ نور الحق والدین قدس اللہ
روحہ بکنند در خاطر آوردند کہ بملاقات درویش
خالی نروند گیاہے بدرجۂ غایت سبز و تر و
دراز بر کرانہ آب دیدند با خود گفتند کہ ہمین
گیاہ در ہدیہ بریم و ملاقات کنیم و از مطلوب
مقصود بجوئیم آن گیاہ را بر گرفتند و بہ شیخ
نور الحق والدین بردند شیخ [1] (رح) بر مائدہ
فائدہ خود با جمعے یاران نشستہ
بودند حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ

[1] قولہ شیخ یعنے شیخ نور الدین رح ۱۲

شیخ نور الحق والدین کے زانوے مبارک پر وہ گھاس رکھکر
یون خطاب فرمایا کہ بابا صفا ہے حق اور دین کے
نور حضرت شیخ نور الدین رح نے جواب مین فرمایا کہ بابا
غزت ہے بعد اس گفتگو کے دونون اللہ کے ولیون
نے آپس مین ایک دوسرے کا دیدار ایک گھڑی بھر تک
کیا اور کوئی کلام باہم نہین ہوا بعد ایک گھڑی کے
حضرت شیخ العالم رح واپس تشریف لیگئے اور حالت
حضرت شیخ العالم رح کی یہ تھی کہ حقیقت کے صاف پانی
کی انتہا مرتبہ کی پیاس کے سبب سے اپنے ہاتھ پکڑنیوالے
پیر شیخون کے شیخ حق اور دین کے جلال حضرت شیخ
جلال الدین رح کی بدولت اگرچہ وحدت کے حوض سے
حقیقت کا صاف پانی برابر نوش فرماتے تھے لیکن
پیاس نہ بجھتی تھی اور سیراب نہوتے تھے اور دمبدم
(ترجمہ - ہان اور زائد) کا دم مارتے تھے اور
ہرچند کہ بلند مقامون مین ترقی کرتے تھے اور سب سے
زیادہ آگے بڑھے ہوئے رہتے تھے لیکن اپنے فائدہ
کے میدان مین جسکے حاصل کرنے مین سرگرم تھے کمال شوق
طلب سے یہ امتیاز نہوتا کہ فلان درجہ کے فائدہ کی
منزل تک پہونچے اندا فرماتے کہ اے احمد رح پچاس
برس گذر گئے کہ تو عالم کے گرد پھرتا ہے اور ذات
حقیقی کی تلاش کر رہا ہے لیکن دل کے مقصد تک نہ پہونچا

آن گیاہ را بر زانوے حضرت شیخ نور الحق
رح نہادہ فرمودند کہ بابا صفاست شیخ
نور الحق والدین رح فرمودند بابا غزتست ہردو
اولیا ر بایکدیگر ساعتے مشاہدہ کردند و ہیچ
تکلمے نفرمودند حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
بعد از ساعتے بازگشتند و از کمال عطش[1]
باطن اگرچہ بحوض وحدت از دولت
پیر دستگیر خویش شیخ المشائخ شیخ
جلال الحق والدین رح نوش میکردند فاما
سیراب نمیشدند و ہر دم دم ہل من مزید
بر مے آوردند و ہرچند کہ عروج بمقامات
کبرے میکردند و عبور از ہمہ مے یافتند
اما بر مائدہ فائدہ خود کہ طلب آن میکردند
وقوف نمے یافتند و دم شور انگیز بر می آوردند
و میگفتند اے احمد رح پنجاہ سال شد کہ
در گرد عالم میگردی و طلب ذات حقیقی
میکنی بمقصد دلی نرسیدے

سلہ قولہ واز کمال الخ لفظی ترجمہ یہ ہوا اور دلکی
کمال تشنگی کے باعث اگرچہ وحدت کے حوض سے
اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیر شیخون کے شیخ شیخ جلال الحق
والدین کی بدولت نوش کرتے تھے ۱۲

اور سارے عالم مین کسیکو ایسا نہ پایا جو تجکو مقصد کی
خبر دیتا اے احمدؒ تو نے پچاس برس بیکار ہی گنوا دیے
اور نہ اپنا مقصد ہی پایا نہ اپنی ذات ہی کو آرام دیا اب
تو اپنے اصل وطن مین چل اور دنیا کی لذتون اور
نعمتون سے اپنی ذات کو آسایش دے اور یہ شعر
فرماتے سے دنیا کی باریکی سے ایک بات بھی
سمجھ مین نہ آئی ٭ نہ دین[1] و نہ دنیا ہم نکمے ہی رہے ٭
الغرض شہر پنڈوہ سے اپنے وطن روانہ ہوے
اثناے راہ مین مقام بہار کے رونق افروز ہوئے بہار مین
دو مجذوب تھے ایک کا لقب سلطان علاء الدینؒ
تھا جو ننگے رہا کرتے دوسرے نیم لنگوٹے کرکے
مشہور تھے یہ آگے وار ایک لنگوٹی رکھتے تھے اور
پیچھے کچھ بھی نہین اتفاقاً سلطان علاء الدین دیوانہ
ایک لکڑی ہاتھ مین لیے نمودار ہوے اور حضرت
شیخ العالمؒ کا سر راہ روک کھڑے ہوگئے بلکہ حضرت
شیخ العالمؒ سے لپٹ گئے اور فرمایا کہ بابا احمد جوانمردون
نے دیگ پکائی کھانے کے وقت کیون چھوڑ گئے
اور یہی جملہ تین بار فرماکر اپنی راہ لی اسکے بعد نیم لنگوٹے
نمودار ہوے اور اسی طرح راہ روک کر کھڑے
ہورہے اور حضرت شیخ العالمؒ کو گلے لگا لیا اور یہی
کہا اے احمد جوانمردون نے دیگ پکائی کھانیکے وقت

و در عالم کسے را نیافتی کہ خبر بمقصود کند اے
احمد (رح) عمر پنجاہ سال ضائع کردی نہ
مقصود یافتی و نہ بپرورش خود داشتی
اکنون در موطن اصلی خود بخرام و تنعم
و لذات دنیاوی بیارام و این بیت
از سر حال فرمودند ۔ بیت

از نکتۂ مقصود نشد فہم عدیے
لا دین[1] و لا دنیا بیکار بماندیم

الغرض از شہر پنڈوہ باز گشتند سوے وطن خود
آمدند و در شہر بہار رسیدند و درآنجا
دو دیوانگان بودند یکے را سلطان
علاء الدین میگفتند او برہنہ میماند دوم
را نیم لنگوٹے میگفتند او لنگوٹہ پیش داشتی
و پس نہ افراشتے ناگاہ سلطان
علاء الدین دیوانہ چوبے در دست
گرفتہ پیدا شد و راہ حضرت
شیخ العالم رح بگرفت و شیخ العالمؒ
را در کنار خود کشید و فرمود
بابا احمد مردان دیگ بپزیدند وقت خوردن

[1] قولہ لا دین الخ یعنے نہ تو دین ملا نہ دنیا ہی کا عیش کیا ۱۲

کس لیے چھوڑے گئے اور تین بار یہی جملہ فرماکر اپنی راہ
لی حضرت شیخ العالمؒ نے اپنے دل میں کہا کہ اے احمدؒ بے نیاز
کی درگاہ کے دیوانے خبر اور گواہی دیتے ہیں شاید تو
اپنے مقصد تک پہونچے اور اپنے فائدہ کی نعمت سے
آگاہ ہوجائے اس مخاطرہ سے آپ کے حال کی افسردگی
اور سردی گرمی سے بدل گئی اور طلب کا شوق بڑھ گیا
وہاں سے روانہ ہوکر شہر اودھ میں رونق افروز
ہوئے اور دل میں کہا کہ اے احمد زندہ لوگوں سے
تجکو مقصد کی خبر ملتی ہے شاید کہ مُردوں سے بھی مل جائے
آؤ اب مُردوں سے دریافت کریں یہ اندیشہ کرکے
حضرت شیخ العالمؒ کئی برس تک گورستان میں غریبوں
اور بزرگوں کے مقبروں پر شہر اور جنگل میں پیاسے
کی مانند درد سے بھرے ہوئے اور ہمیں یکسان حالت
کے ساتھ دن رات پھرتے اور یہ فرماتے رہے کہ ای
راہ دکھانے والے اے راہ دکھانے والے جب
ایک مدت گذر چکی تو حضرت شیخ العالمؒ نے جی میں کہا کہ
اے احمدؒ اب مرجا اور مُردوں کی مانند جیتے جی قبر میں
داخل ہوکر دفن ہورہ یہ اندیشہ کرکے حضرت شیخ العالم
نے ایک قبر کھود کر اس میں گھس رہے اور مُردوں کی
مانند اپنے آپ کو دفن کرادیا اور دنیا کے لوگوں سے
جدا اور اللہ میں مشغول ہوئے اور چھ مہینہ کامل

چرا گذاشتند سہ کرت این لفظ بر زبان
خود راند و برفت بعدہ نیم لنگوٹے ہم پیدا شد
وہمچنین راہ گرفت وحضرت شیخ العالمؒ را درکنار
خود کشید وفرمود بابا احمد مردان دیگ پزیدند وقت
خوردن چرا گذاشتند این نیز سہ کرت ہمچنین فرمود
ورفت حضرت شیخ العالمؒ باخود گفتند کہ اے احمد
دیوانگان حضرت صمدیت خبر میگویند وگواہی
میدہند مگر کہ بمقصد ومقصود خود برسی وبر فائدہ
فائدہ خود وقوف یابی از افسردگی بگرمی حال فتادند
ودر طلب بیفزودند واز آنجا در شہر اودھ رسیدند ودر
خاطر گفتند کہ اے احمد از زندگان خبر مقصود نمی یابی
مگر کہ از مردگان ہم بیابی اکنون از مردگان بطلب
حضرت شیخ العالمؒ چند سال در مقابر اکابران ودر
گورستان غریبان ودر شہر ودر بیابان تشنہ وار پر درد
وبیقرار دائم اسحال روز وشب میگشتند ومیگفتند یا ہادی
یا ہادی چون مدتے برآمد حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
باخود گفتند احمد اکنون بمیر وچون مردگان ہم زندہ
در قبر درآئے ودفن شو بعدہ حضرت شیخ العالمؒ بدست
خود قبرے کاویدند ودر آن قبر خزیدند وچون مردگان
دفن بکنانیدند واز دنیا واہل دنیا جدا شدند
ومشغول بحق گشتند تا مدت شش ماہ

آپ اس قبر مین رہے وہ حالت یہ تھی کہ جو حال باطن کے
عالمون سے طاری ہوتا اس حال سے خوش اور مسرور
ہوتے اور سرمہ (نہ پھری نظر اور نہ بہکے) کا آپ کی
آنکھون مین لگا ہوا تھا اور فرمایا کرتے کہ اے احمد یہ
عالم لایق پرستش کے نہین ہوشیار رہ اور اس
حالت سے گزر کر آگے بڑھ یہانتک کہ ایسے حال کے
عالم اور ایسے دریا پر پہونچے جو کیفیت اور کمیت سے
پاک تھا اور کنارہ پر پہونچکر آواز (پس جان تو یہ کہ
نہین کوئی معبود مگر مین) کی بے واسطہ حرف اور آواز کے
بے واسطہ مونہ اور زبان کے سنی اور جھک گئے اسلیے کہ
جب جلوہ گر ہوا اللہ کسی شے مین جھک گیا اس شے
کے واسطے) اور اپنے آپ سے بیخود آپ قبر سے نکلے
اور محو ہو جانے اور ہمراہی کے سرور اور نشہ سے
مست ہو گئے اور معشوق سے مل جانے کے
مرتبون مین کمال کے درجہ تک پہونچ گئے اور
مخلوق کو اللہ کی طرف بلانے اور مشیخت کی طرف
متوجہ ہوئے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم نے شہر اودھ مین ایک
کتیا پالی تھی جب اس کتیا نے بچے جنے حضرت شیخ العالم
نے ان کے پیدا ہونے کی خوشی کا کھانا کیا اور شہر کے
تمام بزرگون کو اور فیروز خان کو بھی مدعو کیا جو شہر کا مقطع تھا

حضرت شیخ العالم درآن قبر بودند بہر حالے از
عالم باطن میگذاشت التفات نمیکردند و سرمۂ مازاغ
البصر وما طغی در چشم داشتند و میفرمودند
اے احمد این عالم لایق پرستیدن نباشد ہشیار
دار و ازین عالم بگذر و بگذار تا با عالمی و دریا
رسیدند کہ از کیفیت و کمیت پاک بود و آواز فاعلم
انہ لا الہ الا انا بے حرف و بے صوت از بیکام و از
بے زبان شنیدند و خاضع شدند کہ اذا تجلی
اللہ لشی خضع لہ و از خود بیخود از ان قبر بیرون
آمدند و در سکر محویت و سرور معیت
افتادند و در معارج وصول بکمال
رسیدند و با خلق بدعوت و مشیخت مشغول
شدند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ در شہر اودھ مادہ سگ پروردہ بودند
بعد آن مادہ سگ بچہ آورد حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ طعام
میزبانی ولادت آن مادہ سگ کردند
و ہمہ اکابران شہر را طلب
فرمودند و فیروز خان مقطع شہر بود
او را نیز طلب فرمودند

چنانچہ اکثر بزرگ اور عام مخلوق آئے اور کھانا
کھایا بعد چند روز کے شیخ جمال الدین گوجری رح اور
حضرت شیخ العالم رح سے باہم ملاقات ہوئی شیخ
جمال الدین گوجری رحمۃ اللہ نے کہا کہ اے مخدوم آپنے کھانا
کیا اور کتنی ہی مخلوق کو بلایا لیکن مجکو نہ بلایا حضرت
شیخ العالم نے فرمایا کہ کتے کی مہمانی تھی مین نے کتون
ہی کو بلایا اے جمال الدین تم منجملہ آدمیون کے ہو تھین
کیونکر کتون کی مہمانی مین بلاؤن یہ نقل ادہر کے
بزرگون مین مشہور ہے۔

**نقل** ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز شیخ فتح اللہ
وڈی کے سامنے سایہ چتر دکہندی مین پوری کرتے
مین (جو بچون کا کھیل ہے) کھیلے شیخ فتح اللہ سایہ
چتر کو دیکھکر حیران رہ گئے اور کچھ کہہ نہ سکے اور ایک
روایت یون ہے کہ سایہ چتر کا کھیل کسی دوسرے
کو کھیلتے دیکھکر حضرت فتح اللہ نے کہا کہ یہ ایک
کاریگر ہے جسنے اپنے کام کو کمال کی حد تک پہنچادیا ہے
شاید اس جملہ سے مراد یہ ہو کہ شیخ فتح اللہ اس وقت
کے زاہد تھے اور زہد خدا کے عاشقون کے نزدیک
لڑکون کا کھیل ہے چنانچہ ارشاد علیہ السلام (ان پر
سلام) کا کہ تم پر لازم ہے دین بوڑھیون کا اسکی
طرف اشارہ ہے ناچار حضرت شیخ العالم نے اس طرف

اکثر بزرگان و عامۂ خلق حاضر شدند و طعام خرج
کردند بعد چند روز شیخ جمال الدین گوجری با حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ ملاقات شد شیخ جمال الدین
گوجری گفتند ای مخدوم شما طعام کردند و چندین خلق را طلبیدند
اما مارا نطلبیدند حضرت شیخ العالم رح فرمودند
میزبانی سگ بود سگان را طلبیدم ای جمال الدین
تو از جملہ آدمیان ہستی ترا چون بمیزبانی سگ
طلب کنم این حکایت بمیان بزرگان اودہ
مشہور است۔

**نقل** است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ
روزے پیش شیخ فتح اللہ اودھی سایہ چتر کہ
ہندی پوری گویند چون بازی بچگان کہ دانید
شیخ فتح اللہ حیران شدند و ہیچ گفتن نتوانستند
دیگر روایتیست کہ این مرقوم برا کسے دیگرے
میکردند و حضرت شیخ العالم رح شیخ فتح اللہ را
این سخن فرمودند کہ این کارگریست کہ کار خود بنہایت
رسانیدہ است شاید کہ مراد این باشد کہ شیخ
فتح اللہ زاہد وقت بودند و زہد نزدیک
عاشقان و طالبان حق چون بازی طفلانست
چنانچہ قول علیہ السلام علیکم بدین العجائز اشارت
بدین وارد لاجرم حضرت شیخ العالم بدین

اشارہ فرمایا تاکہ شیخ فتح اللہ کو کچھ شعور حاصل ہو اور کچھ
بھید اسکے عشق کا کھل جاوے کہ بزرگون (رحمہم اللہ
تعالیٰ) نے فرمایا ہی مشغول ہونا شریعت کے علمون مین
اور قرآن کا پڑھنا نیک کام ہین لیکن طالب کی اور ہی
کچھ شان ہے) اور اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ اسکی
مراد کیا ہو اور یہ نقل بھی او دھ مین مشہور ہے۔

**نقل** ہے کہ حضرت شیخ العالم رح شیخ زین الدین اودھی رح
کے پاس تشریف لیگئے اور شیخ زین الدین رح کے
دروازہ پہ دربان بیٹھا رہا کرتا تھا اگر آنے والا
کوئی چیز لیکر آتا تو جانے دیتا اور اگر نلاتا تو نہ جانے دیتا
دربان نے حضرت شیخ العالم رح کو نہ جانے دیا حضرت
شیخ العالم رح واپس آئے اور اپنی گدڑی اتار کر اچھی
اور سفید پوشاک پہنی اور ایک طباق ڈھیلون اور پتھر کلن
سے بھرا اور اسپر خوان پوش ڈالا اور ایک آدمی
کے ہاتھ مین دیا اور اپنے ہمراہ لیکر پھر انکے دروازہ
پر گئے اس دربان نے فوراً حضرت شیخ العالم رح کو جانے کی
اجازت دی حضرت شیخ العالم رح نے شیخ زین الدین رح سے
ملاقات کی اور باہم باتون مین مشغول ہوے بعد اسکے
جب شیخ زین الدین رح نے طباق کھولا اور کنکر پتھر دیکھے
تو فرمایا کہ اے مخدوم یہ کیا ہے حضرت شیخ العالم رح
نے فرمایا کہ جس کے پاس یہ ہون وہ آپکے پاس آئے

اشارت کردند تا مگر شیخ فتح اللہ را شعورے
پدید آید و رموزے در عشق الٰہی بکشاید کہ گفتہ اند

الاشتغال بالعلوم الشرعیۃ وتلاوۃ القرآن امور حسنۃ
ولکن شان الطالب شان آخر واللہ اعلم مراد
این چہ باشد و این نیز در اودھ
مشہور است۔

**نقل** است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
بر شیخ زین الدین اودھی رفتند و شیخ زین الدین را
پردہ دار بر در نشستے اگر آیندہ چیزے می آوردے
میگذاشتی و اگر نمی آوردی نمیگذاشتے پردہ دار
حضرت شیخ العالم رح را نگذاشت حضرت شیخ العالم
باز آمدند و ژندہ خود فرود آوردند و جامہ ہاے
نیک و سفید پوشیدند و طبقے را از سنگ و کلوخ
پر کردند و دستارچہ بالاے آن انداختند و بدست
نفرے دادند و باز بر در رفتند پردہ دار
مذکور حضرت شیخ العالم رح را فی الحال بگذاشت حضرت
شیخ العالم با شیخ زین الدین ملاقات کردند و بایکدیگر بصحبت
مشغول شدند بعدہ چون شیخ زین الدین طبق وا کرد
در سنگ و کلوخ دیدند گفتند ای مخدوم این چیست
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
فرمودند ہر کہ این باشد او بر تو باز آید

اور جسکے پاس یہ نہون نہ آئے بدا سکے حضرت
شیخ العالم نے دو ہزار تنگہ سونے کے حضرت
شیخ زین الدینؒ سے طلب فرمائے اور یون فرمایا
کہ مین قرض حسنہ چاہتا ہون اگر آپ دے دینگے
تو مین ادا کردونگا اور اگر نہ دیجیےگا تو آپسے لیلونگا
شیخ زین الدینؒ نے کہا کہ ہم درویش ہین ہمارے
پاس مال کہان الغرض حضرت شیخ العالم ہر چند تکرار
فرماتے تھے کہ دے دو اور نہین تو لے لینگے لیکن
شیخ زین الدینؒ نے مال نہین دیا اور حالانکہ شیخ
زین الدینؒ کے پاس کامگاری کا مال جمع ہوگیا
تھا اور وہ آپ حضور تھے اور بھتیجے
شاہزادون کے مانند رہا کرتے تھے چند روز
اس ماجرا پر نہ گذرنے پائے تھے کہ شیخ
زین الدینؒ رح بیمار پڑے اور اسی
بیماری مین پھر اسے عالم آخرت ہوکر اللہ کی رحمت
سے جاملے شیخ زین الدین کے انتقال کے بعد
قاضی رضی اودہ کے مقطع نے شیخ زین الدینؒ کے
بھتیجون کو گرفتار کرکے سارا مال انسے چھین لیا
اور مفلس کرکے چھوڑ دیا۔

**نقل** ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ نے جب کہ سلطان
ابراہیم قصبۂ الیسولی مین فروکش تھا

وہر کرا این نباشد او ہر تو باز نیاید بعده
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
دو ہزار تنگہ زر از شیخ زین الدین طلب
فرمودند و گفتند کہ قرض حسنہ میطلبم اگر میدہی
از آن شما خواہم واد والا نہ خواہند
گرفت شیخ زین الدینؒ گفتند کہ ما درویشانیم
بر ما مال کجا الغرض حضرت شیخ العالم ہر چند
کوشش میکردند کہ بدہند والا نہ خواہند گرفت
شیخ زین الدین مال نداوند وشیخ زین الدین
را مال کامگاری جمع شدہ بود وخود حضور
بودند و برادر زادگان طریق شاہزادگان
میماندند چند روز ازان نگذشتہ بود کہ شیخ
زین الدینؒ مریض شدند و برحلت
در رحمت حق پیوستند بعد نقل شیخ
زین الدینؒ قاضی رضی مقطع اودہ
برادر زادگان شیخ زین الدین را
گرفت وکل مال از آنہا گرفت و مفلس
گذاشت۔

**نقل** است کہ حضرت شیخ العالم
قدس اللہ روحہ اندر آنچہ سلطان ابراہیم
در قصبۂ الیسولی فرود آمدہ بود

ملاقات کا ارادہ کیا اور بولے فرمایا کہ اگر ابراہیم مسلمان
ہو جائے جو آج بادشاہ ہے تو ایک عالم کی مخلوق
اسلام مین داخل ہو جائے اور اسکے عشق اور محبت
کا دم بھرے کیونکہ لوگ اپنے بادشاہون کے
دین پر ہوتے ہین الغرض سب لشکر کے قریب
پہونچے قاضی رضی نے سنا کہ حضرت شیخ العالم تشریف
لاتے ہین پیشوائی کو آئے اور اپنے برابر اپنے
ہمراہ لیگئے رات کا وقت تھا رات ہی کو سلطان
کے پاس گئے اور کہا کہ اے صاحب عالم کے ایک
فقیر آیا ہے جو آج اپنے وقت کا قطب ہے اور
اس زمانہ کے تمام ولی اسکی حکم بجالانے کی رسی مین
بندھے ہوئے ہین سلطان ابراہیم نے کہا کہ اے
قاضی مین ملاقات کرون قاضی نے کہا کہ اے عالم کے
صاحب وہ ملاقات کے قابل نہین کیونکہ اسکی ملاقات
کے بعد بادشاہی کا انتظام رہے یا نہ رہے اس لیے
کہ بہت بڑا فقیر ہے لہذا پہلے اسکا امتحان کر لیا جائے
سلطان نے پوچھا کہ کیا امتحان کرنا چاہیے قاضی
رضی نے جواب دیا کہ عالم کے صاحب کوئی مستقل
رقم اور کوئی مستقل تجویز انکی خانقاہ کے مصارف
کے واسطے کیجیے اگر قبول کرلین تو ملاقات کے
قابل ہین اور اگر قبول نکرین تو انکے سامنے جانا

قصد ملاقات کردند و فرمودند کہ
اگر ابراہیم مسلمان شود کہ امروز بادشاہ
است خلق عالم در اسلام در آیند و بعشق
او دم زنند کہ الناس علی دین ملوکہم چون
قریب لشکر شدند قاضی رضی شنید کہ حضرت
شیخ العالم مے آیند استقبال کرد و برابر
خود برد وقت شب بود ہم در شب پیش سلطان
رفت و گفت اے خداوند عالم درویشے
رسیدہ است کہ امروز قطب وقت
است و اولیاء وقت ہمہ در سلک عبودیت
او منسلک اند سلطان ابراہیم گفت اے
قاضی ملاقات کنم قاضی گفت اے خداوند
عالم شایان ملاقات نیست کہ[1] بعد ملاقات
او انتظام بادشاہی ماند یا نماند کہ درویشی
است نخست امتحان کنند سلطان گفت
چہ باید کرد قاضی رضی گفت کہ خداوند
عالم فتوحے و استقامتے برائے خرچ
خانقاہ او بکنند اگر قبول بکنند پس
شایان ملاقات است والا نہ پیش ایشان رفتن

---

[1] قولہ کہ بعد ملاقات الخ یہ کاف علت ہے بمعنی زیرا کہ یعنی اسلیے کہ ۱۲

خوب نہین سلطان نے کہا کہ بہتر تجویز ہے اسوقت منشیون کو بلوایا اور چار گانون اور ایک ہزار بیگہ اراضی کے فرمان اور سندین قصبہ ردولی کے نواح مین کھیتی کے واسطے اسی دم لکھکر مرتب کرائے اور اپنی جیب مین رکھکر اور کچھ نقدی لیکر اور ایک خوان پر کھانا رکھوا کر قاضی رضی سلطان ابراہیم کے در دولت سے حضرت شیخ العالم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے مخدوم آج سلطان ابراہیم نے آپ کے لیے وہ بندوبست کیا جو کسی کے واسطے کمتر کیا ہے اور کمتر کرتا ہے حضرت شیخ العالم نے فرمایا کہ اے قاضی رضی ہمارے حق مین سلطان ابراہیم نے آج کیا کیا ہے قاضی رضی نے عرض کیا کہ اے مخدوم آپ کے فرزندون کیواسطے چار گانون مسلم اور ایک ہزار بیگہ اراضی قصبہ ردولی کے اطراف مین دی اور فرمان سند کا جیب سے نکال کر مع نقد کے جو ہمراہ لائے تھے سامنے رکھدیا حضرت شیخ العالم نے فرمایا کہ اے قاضی کلمہ پڑھو نہین کوئی معبود مگر اللہ محمد اللہ کا بھیجا ہوا ہے کیونکہ اسوقت تو کافر ہوگیا قاضی نے کلمہ پڑھا اور کہا کہ اے مخدوم ہم سے کونسا کلمہ کفر کا سرزد ہوا حضرت شیخ العالم نے فرمایا کیا یہ کلمہ کفر کا نہین ہے کہ تو اور

خوب نیست سلطان گفت نیک باشد فی الحال نویسندگان را طلبیدند و فرمان ہا و حجت ہاے چہار دیہ و ہزار بیگہ زمین در سواد قصبہ ردولی براے زراعت در آن ساعت مرتب گردانید و در بغل خود انداختہ و چیزے نقد و یک بار کش طعام از خانہ سلطان ابراہیم بہ شیخ العالم قدس اللہ روحہ قاضی رضی آوردند و گفتند حضرت مخدوم امروز سلطان ابراہیم در حق شما چیزے کردہ کہ کمتر در حق کسے کردہ است و کمتر میکند شیخ العالم فرمودند اے قاضی رضی امروز سلطان در حق ما چہ کردہ است قاضی گفت حضرت مخدوم براے فرزندان شما چہار دیہ ہزار بیگہ زمین در سواد قصبہ ردولی دادہ است و فرمان حجت از بغل کشیدہ و آنچہ نقد بود پیش نہاد حضرت شیخ العالم فرمودند اے قاضی کلمہ بگو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ درین ساعت کافر شدی قاضی کلمہ بر زبان راند و گفت اے مخدوم از ما چہ کلمہ کفر واقع شدہ حضرت شیخ العالم فرمودند این کلمہ کفر نیست کہ تو و

ابراہیمؑ دو خدا دوسرے پیدا ہو گئے جو رزق دینے
کا دعوی کرتے ہین جو خدا ابراہیم اور ابراہیم کے
نوکرون چاکرون اور ابراہیم کے گھوڑون اور
ابراہیم کے ہاتھیون اور تیرے گھوڑون اور تیری
نوکرون چاکرون کو رزق دیتا ہے مین کہ اُس خدا کی
درگاہ کا ایک فقیر ہون میرے فرزندون کو رزق
نہ دیگا کہ تو اور ابراہیم سے ہون قاضی نے عرض کیا
کہ ان گاؤون کو لیجیے اور میری عرض اور التماس قبول
کیجیے۔ الحاصل ہر چند قاضی نے کوشش کی حضرت
شیخ العالمؒ نے اُس سے انکار ہی کیا اور قبول نفرمایا
اور یون جواب دیا کہ لڑکے فقر کی قدر نجانینگے کیونکہ
(محتاجی ایک خزانہ ہے اللہ برتر کے خزانون سے)
اور رنجیتیا سے جو آپ کے مرید تھے اور اُنکی ذات
کو اُنکی نام کی طرح کشایش حاصل ہوئی تھی پچھلی رات کا وقت تھا
کہ حضرت شیخ العالمؒ پاک کی اللہ نے اُنکی روح کو
اُنسے ہندی زبان مین یون ارشاد فرمایا (ترجمہ
دوہرہ کا) کنوان ہو تو پاٹون سمندر پاٹنے کون جاوے
گھر ہو تو سہون جھیل کے اندر کون رہنے جاوے۔
اور ایک حالت طاری ہو گئی اور رنجیتیا کو گلے لگا لیا
اور اُسی وقت روانہ ہو گئے اور کسیکو اس ماجرا کی
اطلاع نہین ہوئی اور اپنے مقام فیض ہین لیعنے

ابراہیم خدایان دیگر پیدا شدہ اند کہ دعوی
رزاقی میکنند خدائے کہ ابراہیم را و حشم
ابراہیم و اسپان ابراہیم را و فیلان
ابراہیم را رزق میدہد و اسپان ترا و حشم
ترا رزق میدہد منکہ یک فقیر درگاہ اویم
فرزندان مرا رزق نخواہد داد کہ تو و ابراہیم
درمیان آئید قاضی گفت این دیہات را
بستانند و عرض و التماس این بندہ قبول فرمایند
ہر چند کہ قاضی کوشش نمود حضرت شیخ العالمؒ
تبرا فرمودند و اختیار نکردند و فرمودند کہ اولاد
قدر فقر نخواہند دانست کہ الفقر کنز من
کنوز اللہ تعالے و رنجیتا مرید بود کہ ذاتش
ہمچو اسمش گشود و آخر شب بود کہ حضرت
شیخ العالمؒ بزبان ہندی فرمودند

| | دوہرہ | |
|---|---|---|

کنوان ہوے تو پاٹون سمند کہہ پاٹن جاے
بارا ہو تو بہ چون جھیل کہہ برجن جاسئے
و در حالت شدند و رنجیتار را کنار گرفتند و
ہمان ساعت روان شدند کسی را از ینحال
اطلاع نشد و بر مائدہ فائدہ

اپنے وطن میں واپس تشریف لائے۔

**نقل** ہے کہ ایک مرتبہ اور قصد مذکورہ نقل بالا سے شہر جونپور میں سلطان ابراہیم شرقی کے پاس حضرت شیخ العالم تشریف لیگئے اور وہان عالمون کے صدر فاضلون کے ماہ کامل پورب اور پچھم کے استاد خدائی علم جاننے والے اپنے زمانہ کے نعمان قاضی شہاب الدین لہریا (نورانی کیا اللہ نے انکا خوابگاہ) سے ملاقات ہوئی اور بایکدیگر باتون مین مشغول ہوئے حضرت شیخ العالم رح اللہ کی بیان کے علم کی قبیل سے کچھہ ارشاد فرماتے تھے مخدوم قاضی شہاب الدین لہریا رح نے عرض کی کہ اے شیخ العالم ہم ظاہر کے لوگ ہین ویسے لئے علم کہ خدا کا علم ہے قاصر ہین حضرت شیخ العالم نے فرمایا کہ ہان تو بیچارہ لہریا کار ہنوز الا سمجھا اس حال وہ اس قال کی کیا خبر الغرض مخدوم قاضی شہاب الدین رح کو کامل عقیدت حاصل ہوئی اور ایسا اتفاق پیش آگیا کہ حضرت شیخ العالم اور سلطان ابراہیم مین باہم ملاقات کرادی اور یہ حکایت لوگون نے صدر جہان سے کہی میر صدر جہان نے بھی ایسا ہی کہا کہ اے مخدوم قاضی شہاب الدین جب سلطان ابراہیم اور حضرت شیخ العالم رح سے بایکدیگر ملاقات ہوجائے تو پھر تم دلسے یہ طمع دور رکھنا کہ سلطان ابراہیم اور تم اور یہ انتظام بادشاہی کا جو کہ اب ہے اسی طرح اور اسی طریق پہ

وسکن بالوف خود باز آمدند۔

**نقل** ست کہ شیخ العالم رح بارے دیگر ہم بدین قصد در شہر جونپور بر سلطان ابراہیم شرقی رفتند آنجا با صدر العلماء بدر الفضلاء استاد الشرق والغرب عالم ربانی نعمان ثانی مخدوم قاضی شہاب الدین لہریا نور اللہ مرقدہ ملاقات شد وبیکدیگر بحکایت مشغول شدند حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ از علم معرفت حق چیزے مفرمودند مخدوم قاضی شہاب الدین لہریا عرض کردند کہ اے شیخ العالم قدس اللہ روحہ ما ارباب ظاہر وازین علم شما کہ علم اللہ است قاصر حضرت شیخ العالم رح فرمودند آرے تو بیچارہ لہریا باشی ترا ازین حال وازین قال چہ خبر الغرض مخدوم قاضی شہاب الدین را اعتقاد تمام حاصل شد واتفاق افتاد کہ حضرت شیخ العالم رح را با سلطان ابراہیم ملاقات دہانید و اینحکایت بر میر صدر جہان گفتند میر صدر جہان ہمچنین فرمودند کہ اے مخدوم قاضی شہاب الدین چون سلطان را با حضرت شیخ العالم رح ملاقات شود شما این طمع از دل دور دارید کہ باز سلطان وما وشما واین انتظام بادشاہی بدین طریق اٰئین وہیئت

اس گھر مین رہیگا۔ حاشا وکلا کیونکہ حضرت شیخ العالمؒ ایک
بڑے فقیر ہین صاحب حال اور کمال والون سے
جنکی نظر قطعی اکسیر ہے جو ایک تانبے کو سونے سے
ایک دم مین بدل دیتی اور جہان کی تدبیرون سے
یکسو کرتی ہے مخدوم قاضی شہاب الدینؒ نے کہا کہ سچ
ہے اور ایک روز حضرت شیخ العالمؒ شہر جونپور مین
کسی دروازے کے میدان مین سیر کر رہے تھے بعض
لوگون نے عرض کی کہ یہ مکان مخلص خان کا ہے
اور خان حضرت شیخ العالمؒ کا ارادتمند تھا لوگون نے اسکو
خبر دی کہ حضرت شیخ العالمؒ تشریف لائے ہین اسکو وضو
کرنے مین بہت وسوسہ ہوا کرتا تھا اس وجہ سے اسکے
حاضر ہونے مین کچھ دیر ہو گئی جلد حاضر نہ ہو سکا حضرت
شیخ العالمؒ روانہ ہو گئے اثنا سے راہ مین کیا دیکھتے ہین
کہ ملک خالص اپنے نوکرون چاکرون سمیت دبدبہ اور
تجمل کے ساتھ سوار سلطان کے دردولت کی جانب
گھوڑا کودا تا ہوا اور باگ ہاتھ مین چلا جا رہا ہے بعض لوگون
نے عرض کی کہ ملک خالص جا رہا ہے حضرت شیخ العالمؒ کی نظر
دور سے اسپر پڑی اور فرمایا کہ مخلص کا حال تو اور خالص کا
حال یہ تو پھر اورون کا حال کیا ہوگا پھر فرمایا کہ بیچارے دنیا
کی شراب کے نشہ مین ایسے مست او حیرت زدہ ہین کہ اپنے آپ
سے بے خبر ہو رہے ہین اور دوسرون کی خبر بھی نہین رکھتے

بماند درین بیت حاشا وکلا حضرت شیخ العالم
قدس اللہ روحہ درویشی است صاحب حال
واز اہل کمال کہ نظر او اکسیر مطلقست کہ حال نحاسی
بحال ذہبی در حال بدل گرداند واز تدبیر جہان
برآرد مخدوم قاضی شہاب الدین فرمودند کہ راستست
وروزے حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ در شہر
جونپور در میدان دروازہ گشتند بعضے
عرض کردند کہ این خانہ مخلص خانست و او معتقد
حضرت شیخ العالم قدس سرہ روحہ بود او را خبر
کردند کہ شیخ العالم قدس سرہ روحہ رسیدند او را
وسواس در وضو بسیار بود بسا عتے درنگ شد رسیدن
نتوانست حضرت شیخ العالمؒ روان شدند چہ بینند کہ
ملک خالص باکبکہ و دبدبہ بجانب حضرت سلطان سوار
شدہ بود اسب در جولان انداختہ وعنان را
بر دست آورده میرفت بعضے کسان عرض کردند
ملک خالص میرود نظر حضرت شیخ العالمؒ از دور
افتاد حضرت شیخ العالمؒ فرمودند حال مخلص آن
حال خالص این تا حال او دیگران چہ خواہد بود و باز
فرمودند بیچارگان در مستی شراب دنیا
چنان مدہوش اند کہ از خود بیخود اند
واز دیگران خبر ندارند

بعد اسکے یون فرمایا کہ اے احمد خدا کا ملک ہے اور ہر ایک
میسر اسی کے لیے ہے جسکے لیے پیدا کیا گیا۔ اللہ کی تقدیر مین دخل
نہ دینا چاہیے جسکو بلاتا ہے وہی بلاتا ہے جسے ہکاتا ہے
وہی ہکاتا ہے (نہ پائیگا تو اللہ کے قاعدہ مین بدلنا) واپس
چل اور اپنے فیض کے مقام مین اور اپنے پیارے وطن مین
قیام کر بعد اس اندیشہ کے حضرت شیخ العالم (پاک کی
اللہ نے انکی روح) نے وہ میوہ جو بیل پہ لاد لیا تھا
اسیوقت فقیرون کو دے دیا اور شاہون کی صحبت
کے لائق لباس جو پہن گئے تھے اُتار کر اپنی گدڑی
پہن لی اور سواری کی گھوڑے میان خضر معروف
خدا کو توال شہر قنوج کو لاکر دے دی اور خدا اس
زمانہ مین محتاج اور پا پیادہ تھے اور بعد اسکے
اللہ بہتر کے کرم سے عمر بھر کبھی پا پیادہ نہین ہے
اور بادشاہون کے مانند عیش اور فراغت
حاصل رہی الغرض حضرت شیخ العالم رح تکبیر
فرماتے ہوئے اپنے فیض کے مقام مین واپس
تشریف لائے۔

نقل ہے کہ ایک روز مقام ردولی کا مقطع محمد خان
حضرت شیخ العالم رح کی ملاقات کو آیا حضرت شیخ العالم رح
کے داماد نے شیخ بہا اُن کے کان مین جو حضرت
شیخ العالم کے مریدون مین تھے کہا۔ حضرت

بعدہ فرمودند اے احمد ملک خدا ایست کل
میسر لما خلق لہ در تقدیر اللہ نباید افتاد
ہر کرا خواند وخواند وہر کرا راند او راند ولا تجد
لسنۃ اللہ تبدیلا باز گرد بہ مائدہ فائدہ
خود بیا و در مسکن مالوف خود قرار نما حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ چیزے میوہ بر ستور
بار کردہ بودند و جامہ لایق صحبت بادشاہان
پوشیدہ رفتہ بودند فی الحال میوہ را بفقیران
دادند وجامہ فرود آوردند وژندہ خود را
در بر کردند ومادیان سواری برائے میان
خضر معروف بجدا کو توال شہر قنوج آوردند
ودادند واُو دران وقت فقیر بود و پیادہ ولبعد
ازان بکرم اللہ تعالے در عمر خود گاہے
پیادہ نشد و فراغتے و عیشے چون ملوکان
داشت الغرض تکبیر فرمودند وبمائدہ
فائدہ خود باز آمدند۔

نقل است کہ روزی محمد خان مقطع مقام ردولی
برای ملاقات حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ آمد
داماد حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ در گوش شیخ بہا
کہ مریدے از مریدان حضرت شیخ العالم رح بود گفتند کہ حضرت

مخدومؒ سے عرض کردو کہ محمد خان آیا ہے مجکو
تھوڑی زمین دے تاکہ کھیتی کرکے اوقات بسر کرون
شیخ برہانؒ نے حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت مین
آہستہ عرض کیا۔ حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ
محمد خان یہ مردک کہتا ہے مخدوم سے کہدو محمد خان
آیا ہے مجکو کچھ زمین دے تاکہ کھیتی کر کھاؤن
الغرض جب محمد خان واپس گیا تو حضرت
شیخ العالمؒ کے داماد کو جنکا نام جہان شاہ تھا
اپنے ہمراہ لیگیا اور اپنے عہدہ دارون کو
بلاکر سات سو بیگہ زمین کا پروانہ اپنے موضع
کلوہ مین لکھواکر جہان شاہ کو دے دیا اور
عہدہ دارون کو حکم دیا کہ تم لوگ آج ہی جاو
اور اسقدر زمین پیمائش اور حد بست کرکے
اور کھیت بناکر اور آباد کرکے دیدو جہان شاہؒ
نہایت خوشی کے ساتھ حضرت شیخ العالمؒ کی
خدمت مین واپس آئے اور عرض کیا کہ آج
محمد خان نے ہم پر بہت کچھ مہربانی کی حضرت
شیخ العالمؒ نے یہ سب ماجرا سنکر پوچھا کہ کوئی نوشتہ
بھی دیا یا نہین جہان شاہؒ نے عرض کیا کہ ہان دیا
حضرت شیخ العالمؒ نے وہ نوشتہ اُنسے مانگ لیا اور
بہرامؒ نام ایک مرید جو سامنے کھڑے تھے انکو حکم فرمایا

بر مخدومؒ بگوئید کہ محمد خان آمدہ است مرا
چیزے زمین بدہند تا زراعت کردہ بخورم
شیخ برہانؒ بر حضرت شیخ العالمؒ آمدہ سا کنک
عرض کرد حضرت شیخ العالم فرمودند کہ سلے
محمد خان این مردک را اشارت بر داماد
بود یا این مردک اشارت شیخ برہانؒ بود)
میگوید کہ بر مخدوم بگوئید کہ محمد خان آمدہ است
مرا زمین بدہد تا زراعت کردہ بخورم الغرض
چون محمد خان بازگشت داماد حضرت شیخ العالمؒ
کہ نام میان جہانشاہ بود برابر خود برد عہدہ داران
خود را طلبیدہ ہفصد بیگہ زمین در موضع کلوہ خود
پروانہ نویسانیدہ نشان کردہ داد و تسلیم عہدہ داران
کرد کہ شما امروز بروید پیمودہ و محدود کردہ و
مزروعہ بستہ و آباوان کردہ بدہند داماد حضرت
شیخ العالمؒ خوشان بحضرت شیخ العالم رح آمد
و اینحکایت عرض کرد و گفت امروز محمد خان بر ما بسیار
مرحمت کردہ حضرت شیخ العالمؒ فرمودند چیزے
نوشتہ ہم دادہ یا نہ ایشان گفتند آری نوشتہ
داد حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
آن نوشتہ را طلبیدند و از ایشان گرفتند مریدے
بود بہرام رح نام پیش استادہ بود او را فرمودند

فرماتے کہ قصبہ رودولی شیخ صلاح درویش کی ولایت
ہے اوران کی قبر شریف دکہ حوض کھند وکھر
پر ہے۔ یہ فقیر جب اس مقام مین آیا تو اگرچہ
میرے پیدا ہونے کی جگہ اور میرا وطن یہی مقام
تھا لیکن اسپر بھی اس مقام مین رہنے کی اجازت
مین نے شیخ صلاح درویش سے مانگی اس اداب
سے کہ اُن کے روضۂ شریف مین گیا اور فاتحہ
پڑھا اور حضرت رسالت پناہ دان پر اور انکی
آل پر اللہ نے درود اور سلام بھیجا) پر درود
بھیجا بعد اسکے روضہ کے اندر بیٹھا اور یہ آرزو
کی کہ اگر مجکو ایک جانماز اور ایک لوٹا میسر جائے
تو یہان سکونت اختیار کرلون شیخ صلاح
درویش کی قبر شریف سے آواز آئی کہ اے
شیخ احمد کھند وکھر کے حوض مین اترو جانماز اور
لوٹا لے لو حضرت شیخ العالم شیخ صلاح درویش
کی اجازت سے حوض مذکور مین داخل ہوئے
اور جیسے ہی ہاتھ ڈالا تو سب سے پیشتر
لوٹے ہی پر ہاتھ پڑا اور لوٹا حضرت مخدوم نے
اٹھا لیا دوبارہ ہاتھ ڈالا تو ایک جھلنگا
پورانی چارپائی کا ہاتھ آیا اور بجائے خود فرمایا
کہ جانماز یہی ہوگی اور دونون چیزین لیے ہوئے

میفرمودند قصبہ رودولی ولایت شیخ صلاح
درویش ست وقبر ایشان بالای دکہ حوض کھند وکھر
است این درویش چون درین مقام آمد
اگرچہ وطن قدیم ومولد این فقیر بود اما
اجازت سکونت از شیخ صلاح خواستم
ودر روضۂ شیخ صلاح رفتم وفاتحہ
خواندم ودرود بر حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم فرستادم وآنجا
نشستم وطلب کردم کہ اگر مرا یک مصلی
ویک سبوچہ باشد اینجا سکونت
کنم از قبر شیخ صلاح آواز بر آمد
اے شیخ احمد در حوض کھند وکھر
در آ سے مصلی وسبوچہ برگیر حضرت
شیخ العالم رح باجازت شیخ صلاح در حوض
مذکور در آمدند دست انداختند اول
دست بر سبوچہ افتاد برگرفتند
بعدہ دوم بار دست انداختند
یک جھلنگا سے چارپائی کہنہ
یافتند وفرمودند کہ مصلی ہمین
باشد وہر دو برگرفتند

اپنے والد بزرگوار کے مکان مین تشریف لائے
اس زمانہ مین وہان ملکوٹیا کا جنگل بکثرت تھا
قصبہ کی آبادی کچھ نہ تھی حالانکہ اس زمانہ مین
آبادی اسقدر ہو گئی ہے کہ حضرت شیخ العالم
کا مقام سکونت قصبۂ ردولی کا وسط ہو گیا ہے

**نقل** ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز اپنی
خانقاہ مین بیٹھے تھے کہ پورب کی جانب دیکھکر
فرمایا قصبۂ ردولی کیسا آباد ہے تا جوکے باغ تک
مین برابر آباد دیکھتا ہون اور حالانکہ جس روز
یہ جملہ ارشاد فرمایا تھا اس روز تک حضرت
شیخ العالم کی خانقاہ کے قریب سے لیکر پورب
کی طرف آبادی نہ تھی مگر اس ارشاد کے بعد اللہ
پر تھ کے حکم سے رفتہ رفتہ آبادی شروع ہوئی
اور تاجو کے باغ تک آباد ہو گیا - بعد اسکے
قصبۂ ردولی سلطان حسین کے انتظامات سے
کئی بار اُجڑا اور بسا یہانتک کہ اب ساری آبادی
اور بزرگون کے فیض اسی حصہ مین ہے جس کی
نسبت حضرت شیخ العالم نے یون فرمایا تھا
کہ کیسا آباد ہے -

**نقل** ہے کہ حضرت شیخ العالم کی نوعمری ہی مین تا لہ
موضع کانگیر دیہا نام قصبہ ردولی پر چڑھ آیا

و در خانۂ پدر خود آمدند و آنجا در آن
وقت جنگل کھولی بسیار بود آبادانی قصبہ
ہیچ نبود و امروز مقام حضرت شیخ العالم
ناف قصبۂ ردولی شدہ
است -

**نقل** است کہ حضرت شیخ العالم قدس
اللہ سرہ روزے در خانقاہ خود نشستہ
بودند و طرف مشرق دیدند فرمودند کہ قصبۂ
ردولی چہ آبادان است تا باغ تاجو آبادان
مے بینم و آن روز قصبۂ ردولی از
قریب خانقاہ حضرت شیخ العالم رح
طرف مشرق آبادان نبود بفرمان ایشان
بتدریج آبادانی پدید آمد تا باغ تاجو آبادی
شد بعدہ قصبۂ ردولی در شہور عام از
فترت سلطان حسین چندکرت خراب
شد و آبادان گشت اکنون آبادانی
تمام در وائج عظام ہمدران
طرف است کہ حضرت شیخ العالم رح فرمودہ
بودند -

**نقل** است کہ در صدر حیات حضرت شیخ
العالم رح دیہا گبر موضع ا[illegible] بر قصبۂ ردولی سوار شدہ آمدہ بود

اور قصبہ بھر مین یہ غلغلہ بلند ہوگیا کہ گبر آ گئے
جب حضرت شیخ العالمؒ کو اطلاع ہوئی عصا
دست مبارک مین لیے ہوے قصبہ کے باہر
تشریف لیگئے اور قصبہ کی اوتر جانب جو
قاضی سلیمان کا بہت بڑا باغ تھا اس کے
اندر قدم رنجہ فرمایا اور باغ کے درختون سے
ایک درخت کے تنہ پر عصا مارکر فرمایا کہ مین نے
اللہ برتر کے حکم سے دوبیجا کا سر کاٹ ڈالا نقل
کرتے ہین کہ دوبیجا مذکور قہر زدہ ہوکر مقام کھرلسیہ
کی جانب راہی ہوگیا اور کھرلسیہ کے راے
سے لڑا اور شکست کھائی ساتوین روز
کھرلسیہ کے راجہ نے دوبیجا کا سر کاٹ کر قصبۂ
ردولی مین بھیجدیا اور بہیر کا دھڑ شہر اودھ کو روانہ
کرادیا بعد اس کے یہ خبر سنی گئی کہ وہ باغ بھی
کاٹ ڈالا گیا اور یون کاٹا گیا کہ اب اس باغ
کا کوئی نشان بھی باقی نہین -

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ کے چوپائے کُنے
آئے ہوے گماشتہ کے حکم سے لوگ کھول لیگئے
میران سید قطبؒ دلوانہ قصبہ ردولی مین ایک
دوست اللہ کے دوستون سے تھے ہمیشہ شراب
پیا کرتے تھے اور میان خضر جو خدا کر کے مشہور ہین

وشور در قصبہ افتاد کہ کافران آمدند حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ عصا بدست
کردہ بیرون شہر شدند وطرف شمال قصبہ
باغ قاضی سلیمان باغے بزرگ بود دران باغ
رفتند وعصا بر تنۂ درختے از درختہاے باغ مذکور
زدند وفرمودند کہ سر دوبیجا بریدم بفرمان
باری تعالی دوبیجا مسطور از قصبہ مقہور شدہ
وطرف کھرلسیہ رفت وبا راے کھرلسیہ جنگ
کرد وہزیمت خورد راے کھرلسیہ سر دوبیجا
کافر را در ہفتم روز بریدہ در قصبۂ ردولی
فرستاد وتن آن گبر در شہر اودھ
فرستاد بعدہ شنیدہ شد کہ بعد
از چندگاہ آن باغ را نیز
بریدند بنوعے کہ ہیچ علامتے
ازان باغ نماندہ است -

نقل است کہ چارپاے حضرت شیخ العالم
قدس اللہ روحہ بفرمان گماشتہ کوبہ آمدہ
بود کشانیدہ بردند میران سید قطبؒ دلوانہ
در قصبۂ ردولی ویکے از اولیاء حق بود دائم
شراب میخورد ومیان خضر
کہ معروف بخدا است

قنوج کے کوتوال ہوگئے تھے اور اُس زمانہ
مین میان خضر کی نوجوانی تھی میران سید قطبؒ
نے انکو بلایا اور فرمایا کہ اے خدا یہ پیالہ
شراب کا لیجاؤ اور میرے بھائی شیخ احمدؒ سے
کہو کہ مین مارون میان خدا اسنکر کانپ گئے اور
اپنے جی مین کہا کہ شیرون سے کام پڑگیا ہے
بارے اس شیر کے سامنے سے سلامتی کے
ساتھ ہٹ کر جاؤن اور پیالہ شراب کا سید قطبؒ
کے ہاتھ سے لیکر روانہ ہوگئے جب حضرت
شیخ العالمؒ کی خانقاہ شریف کے آستانہ پر پہونچے
تو کھڑے ہو رہے اور یہ جسارت نہ تھی
کہ حضرت شیخ العالمؒ کے حضور مین اس طریقہ
سے جائین اور حضرت شیخ العالمؒ اسوقت
اپنی خانقاہ شریف مین اکیلے بیٹھے تھے
حضرتؒ نے خود ہی فرمایا کہ کیا خدا ہین میان
خدا نے جواب مین عرض کیا کہ لبیک حضرت
شیخ العالم نے فرمایا کہ جس ہیئت مین ہو اُسی
ہیئت سے چلے آؤ میان خدا شراب کا
بھرا ہوا پیالہ حضرت شیخ العالمؒ کے حضور مین
لے گئے اور عرض کیا کہ میران سید قطبؒ نے
یہ پیالہ شراب کا دیا ہے اور فرمایا ہے

کوتوال شہر قنوج شدہ بود در آنوقت میان خضر
آغاز جوان بود میران سید قطبؒ اورا طلبیدند
وگفتند اے خدا این قدح شراب ببرد
ببرادرم شیخ احمدؒ بگو کہ بزنم میان
خدا بر خود لرزید وگفت کہ کار میان
شیران افتادہ است بارے از پیش
این شیر سلامت بیرون آیم قدح مذکور
از دست سید گرفت در روان شدہ
بر در خانقاہ حضرت شیخ العالم رح آمد
و بایستاد و طاقت نداشت کہ پیش حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ باین طریق
رود حضرت شیخ العالم آنوقت تنہا
در خانقاہ خود نشستہ بودند فرمودند
کہ خدا است میان خدا جواب داد
لبیک[1] شیخ العالمؒ فرمودند چنانچہ
ہستی ہمچنان بیا میان خدا قدح
پر از شراب پیش شیخ العالم رح
برد و عرض کرد کہ میران سید قطبؒ این
شراب دادہ اند و فرمودہ اند

[1] جب کوئی بزرگ یا معزز شخص عرب مین کسیکو پکارتا ہے
تو اُسکے جواب مین جسکو پکارتے ہین وہ لبیک کہتا ہے ۱۲

کہ جاؤ حضرت مخدوم العالم رح سے کہو کہ مین مارون
حضرت شیخ العالم رح نے پیالہ میان خدا کے ہاتھ
سے لیکر نوش کر لیا اور فرمایا جاؤ اور کہدو کہ
حاجت نہین ہے اس ماجرا پر دو گھڑی کا زمانہ
بھی نہ گذرنے پایا تھا کہ وہ گماشتہ مرگیا اور اسکا
جنازہ باہر نکالا گیا۔

**نقل** ہے کہ حضرت شیخ العالم رح اپنی خانقاہ شریف
مین اپنے فیض کے دسترخوان پہ بیٹھے تھے کہ
خواجہ ہدا خطہ اودھ کے رئیس قاضی رضی کے
بیٹے آئے انہین کسقدر شوق کا ولولہ بھی اور
دنیا کی شراب کے نشہ کی مستی بھی تھی خواجہ ہدا نے
آتے ہی یہ عرض کرنا شروع کیا کہ اے حضرت
شیخ العالم رح مین سنتا ہون آپ فرماتے ہین کہ مین
خدا کے بندون کو خدا کے جمال کا جلوہ دکھاتا ہون
حضرت شیخ العالم رح نے فرمایا کہ تو دیکھیگا خواجہ
ہدا نے عرض کیا کہ ہان مین دیکھونگا لیکن خواجہ
ہدا جو کچھ کہتا گستاخانہ کہتا تھا الغرض حضرت
شیخ العالم رح نے فرمایا کہ دیکھ خواجہ ہدا نے نظر ڈالی
تو کیا دیکھتا ہے کہ حضرت شیخ العالم رح کی خانقاہ مین
ایک ستور کھڑا ہے جو آفتاب کا مقابلہ کر رہا تھا
خواجہ ہدا نے کہا اے شیخ العالم رح بیل کو خدا کہتے ہو

کہ برو بر حضرت مخدوم العالم رح بگو کہ بزنم
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
قدح از دست او بستانند و نوشیدند
و فرمودند برو بگو کہ حاجت نیست
یک دو ساعت نگذشتہ بود کہ گماشتہ
مذکور مرد و جنازہ او بیرون آمد۔

**نقل** است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ در خانقاہ بر مائدہ فائدہ خود نشستہ
بودند خواجہ ہدا پسر قاضی رضی امیر خطہ
اودھ آمد او را قدرے ولولہ بود و مستی
شراب دنیا ہم داشت آغاز کرد کہ اے
حضرت شیخ العالم رح میشنوم کہ شما میگوئید کہ
خدا را بہ بندگان خدا مینمایم حضرت
شیخ العالم رح فرمودند کہ خواہی دید و گفت
آرے خواہم دید اما ہرچہ میگفت بگستاخی
میگفت حضرت شیخ العالم رح فرمودند ببین
او نظر کرد چہ بیند کہ در خانقاہ حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ
ستور ایستادہ است تاب آفتاب
میکرد و خواجہ ہدا گفت اے
شیخ العالم (رح) ستور را خدا میگوئی

فوراً رسی گلے مین ڈالکر کھینچنے لگا شیخ العالمؒ سب
مریدون کے ساتھ حق حق کا لفظ فرماتے تھے
اور اسی رسی مین کھنچتے چلے جا رہے تھے الغرض
جب خواجہ ہدا نے حضرت شیخ العالمؒ کو نہین چھوڑا
تو حضرت شیخ العالمؒ نے اسکے کفارہ کی روٹی پکوائی
اور اپنے مرید شیخ بڈھان کے ہاتھ مین دی اور
فرمایا کہ یہ روٹی قاضی رضی خواجہ ہدا کے باپ کو دیکے
شیخ بڈھان نے وہ روٹی لیجا کر قاضی رضی کے سامنے
رکھدی قاضی رضی کو بھوک بہت تھی قاضی نے
فوراً روٹی لے لی اور چاہتے تھے کہ کھائین
کہ اتفاق سے میران سید قطبؒ موجود تھے
انھون نے قاضی کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ
اے قاضی مت کھا کیونکہ حضرت شیخ احمدؒ نے
تیرے بیٹے کو مار ڈالا ہے اور یہ کفارہ کی روٹی بھیجی
ہے قاضی رضی نے تعجب کہ تمام کیفیت معلوم کی
تو تعجب مین رہ گئے اس ماجرا پر ایک گھڑی بھی
نہ گذری ہوگی کہ خواجہ ہدا فی الفور تیر کے حکم سے
قضا کی قاضی نے حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت
مین حاضر ہوکر گریہ وزاری کی کہ مین بھی ایک آنکھ
رکھتا ہون معاف فرمائیے حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا مین
کیا کرون تیر نشانہ پر پہونچ چکا۔ اتحا اصل قاضی جو الیس ...

در حال قفا[1] در گلو انداختہ میبرد حضرت
شیخ العالمؒ با جمیع مریدان لفظ حق حق میگفتند
و میرفتند الغرض چون حضرت شیخ العالمؒ
را نگذاشت حضرت شیخ العالمؒ فی الحال
نان کفارت او پزانیدند و بدست شیخ
بڈھانؒ مرید خود دادند و فرمودند این نان
پیش قاضی رضی پدر خواجہ ہدا بدہ شیخ بڈھان
نان مذکور پیش قاضی رضی نہاد قاضی رضی را گرسنگی
بسیار بود در حال نان بگرفت و خواست
کہ بخورد میران سید قطبؒ حاضر بودند دست
قاضی گرفتند و فرمودند اے قاضی مخور کہ
حضرت شیخ احمد قدس اللہ روحہ پسر
ترا زدہ اند و نان کفارت فرستادہ اند
قاضی چون کل کیفیت معلوم کردند متعجب
شدند ساعتے نگذشت کہ خواجہ ہدا مذکور
بفرمان اللہ تعالےٰ وفات یافت قاضی پیش
حضرت شیخ العالمؒ آمدہ گریہ وزاری
کرد کہ یک چشم دارم عفو فرمایند فرمودند
کہ چکنم تیر بہدف رسید قاضی عاجز شدہ
باز گشت ۔

---

[1] قولہ قفا الخ قفا در گلو سے مراد رسی کا پھندا ہے۔

**نقل** ہے کہ ملک زکو نے شیخ فریدؒ کو کہ حضرت
شیخ العالمؒ کے داماد تھے بہت رُلایا اور ظلم کیا
حضرت شیخ العالمؒ کو لوگون سے خبر کی کہ میان
شیخ فریدؒ کو ملک زکو کے آدمیون نے پکڑ لیا ہے
حضرت شیخ العالمؒ مریدون کی ایک جماعت
کے ساتھ ملک زکو کے پاس گئے لیکن ملک زکو نے
حضرت مخدومؒ کی سفارش کا کچھ لحاظ نکیا بلکہ شیخ
فریدؒ پر سختی اور ظلم بڑھا دیا بعد اسکے ملک زکو
سوار ہو کر چلا اثنائے راہ مین ایک خندق تھی اس
خندق سے گھوڑے کو پھندایا گھوڑا پھاندتے ہی
بہت تیز ہو گیا ملک زکو کی ران اوکھڑ گئی اور
گھوڑے کی پیٹھ پر ڈگمگا رہا تھا کہ حضرت شیخ العالمؒ
نے ہندی زبان مین یہ دوہا ارشاد فرمایا ترجمہ
دوہا جھول لے بیٹے جھول لے پھر کون جھوٹے لے آگیا
اور وہان سے اپنی خانقاہ شریف مین واپس
تشریف لے آئے کوٹھے پر ایک بالاخانہ تھا
رات کو وہین ذکر و شغل مین مصروف ہوئے یہانتک
کہ روز روشن ہو گیا اور حجرہ کا دروازہ حضرت مخدومؒ
نے نہین کھولا جبکہ مریدین اور علاوہ مریدون کے
اور لوگ حاضر ہوئے اور حجرہ نہ کھلنے کا سبب دریافت
کیا تو حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ آج ماتم ہے

**نقل** است کہ ملک زکو شیخ فریدؒ را کہ داماد
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ بود بسبے
گریانید و تعدی نمود حضرت شیخ العالمؒ را خبر
کردند کہ میان شیخ فریدؒ را کسان ملک زکو گرفتہ اند
حضرت شیخ العالمؒ با جمعی از مریدان پیش
ملک زکو رفتند و او فرمودہ حضرت شیخ العالمؒ
نشنید بلکہ شیخ فریدؒ را الغرض از سابق زیادہ نمود
و ظلم میکرد بعدہ ملک زکو سوار شد در میان راہ خندق
بودہ است اسپ را بران خندق راند و جست
زدہ روان تر شد ملک زکو از زین بنیہ بعدہ
حضرت شیخ العالمؒ این مصرعہ بزبان ہندی
فرمودند

## مصرعہ دوہرہ

جھول لے پوت جھول لے پھر کہہ جھولائی

و از انجا باز گشتند و در خانقاہ خود آمدند بر بام
بالاخانہ بود شب آنجا مشغول شدند الغرض
چون روز شد طبق حجرہ وا نکردند چون
مریدان و مردمان دیگر آمدند پرسیدند امروز
طبق حجرہ چرا وا نیست حضرت
شیخ العالم قدس اللہ روحہ
فرمودند امروز ماتم است

الغرض دوپہر نہین ڈھلی تھی کہ دروازہ حجرہ کا کھلا
اور شیخ برہان کو حکم دیا کہ اے برہان جاؤ دیکھو حرامخوار کا
جنازہ آگیا شیخ برہان گئے تو کیا دیکھین کہ ملک زکو کا
جنازہ چلا آرہا ہے اور شور بلند ہوگیا کہ ملک زکو آج
درد ناسے گا نون مین شہید ہوگیا شیخ برہان نے
حضرت شیخ العالم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا
کہ جنازہ ملک زکو کا آگیا حضرت شیخ العالم حجرہ سے
برآمد ہوئے اور جہان جنازہ رکھا ہوا تھا وہین تشریف
لیجا کر نماز جنازہ پڑھی ۔

**نقل** ہے کہ حضرت شیخ العالم اور شیخ زکریا ابن
سلیمان جامع مسجد مین یکجا بیٹھے تھے حضرت
شیخ العالم ہمیشہ مراقبہ مین رہتے اور ماسوی
اللہ پر تبرا فرمایا کرتے اور اللہ پر ترک
جمال کے دیدار کی منزل تک پہونچ جایا کرتے
چنانچہ جامع مسجد مین بھی اپنے اسی حال کے ساتھ
بیٹھے تھے اور شیخ زکریا بلند آواز سے قرآن شریف
کی تلاوت فرما رہے تھے حضرت شیخ العالم
نے فرمایا کہ آہستہ پڑھنا چاہیے اور پھر اپنی
حالت مین مستغرق ہوگئے شیخ زکریا نے جانا کہ
حضرت شیخ العالم کو نیند آگئی ہے اور دوبارہ تبہ
یون خطاب فرمایا کہ میرے بھائی شیخ احمد کیا سوتے ہین

الغرض دو پاس نگذشتہ کہ طبق حجرہ واز شد[1]
و شیخ برہان الدین رح را فرمودند اے برہان
بر و ببین کہ جنازہ حرامخوار آمد شیخ برہان رح
رفت چہ بیند کہ جنازۂ ملک زکو مے آید و شور افتاد
کہ ملک زکو امروز در موضع درد ناسہ شہید شد شیخ برہان رح
آمد و بحضرت شیخ العالم رح عرض کرد کہ جنازۂ
ملک زکو آمد حضرت شیخ العالم از حجرہ آمدند
و رفتند و نماز جنازۂ ملک زکو
بگزاردند۔

**نقل** است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
و شیخ زکریا ابن شیخ سلیمان در مسجد جامع یکجا نشستہ
بودند حضرت شیخ العالم رح دائم در مراقبہ میبودند
و از ماسوی اللہ تبرا میفرمودند و بمشاہدۂ جمال
حق تعالے مے پیوستند ے آنجا ہم در خیال
خود نشستہ بودند شیخ زکریا تلاوت قرآن شریف
با واز بلند میکردند حضرت شیخ العالم فرمودند
آہستہ باید خواند و باز در خیال خود شدند الغرض
شیخ زکریا دانستند کہ حضرت شیخ العالم را
خواب آمدہ است فرمودند برادرم شیخ احمد رح
خواب میکنند یک دو کرت ہمچنین فرمودند

[1] قولہ واز اور وا و وا دن کھلنے کے معنون مین آتا ہے ۱۲

اور اپنا ہاتھ آپکے زانو پر رکھکر ہوشیار کیا حضرت
شیخ العالم رح نے فرمایا کہ کتنے میرے سامنے سوجائینگی
الغرض جب نماز سے فارغ ہوچکے واپس آئے۔
شیخ زکریا رح کے پانون زمین پر سیدھے نہ پڑتے تھے
لوگون کے کندھے پکڑ کر چلتے تھے جب اس حالت
پر چند روز گذرے حضرت شیخ العالم رح انکی عیادت کو
تشریف لیگئے اور حضرت رح کا دستور تھا کہ جب
کسیکی عیادت کو جاتے اگر بیمار کو کوئی چیز کھلاتے
تو اسکی صحت اور زندگی کی امید ہوجاتی الغرض شیخ
زکریا رح سے کوئی شے کھانے کو پوچھا اور کچھ
کھلانا چاہتے تھے کہ طبیب اور عورتون نے
منع کیا یہانتک کہ حضرت شیخ العالم رح نے تھوڑا
پانی پلانا چاہا مگر اُن سبنے پانی بھی نہ دیا حضرت
شیخ العالم نے فرمایا کہ مہلت تمام ہوگئی اللہ برتر کے
حکم سے دوسرا جمعہ بھی نہ گذرنے پایا کہ دنیا سے
آخرت کی جانب روانہ ہوگئے۔

**نقل** ہے کہ حضرت شیخ العالم رح کوٹھے پر اپنے
حجرے مین تشریف رکھتے تھے ایک مرید جو بقال تھا
شراب پیئے ہوئے حضرت شیخ العالم کی خانقاہ
مین آیا اور شراب کی مستی مین یہ کہتا تھا کہ حق پیر
میرا پاک حق پیر میرا پاک حق پیر پاک پاک

و دست خود بر زانوے حضرت شیخ العالم رح
نہادند و ہوشیار کردند حضرت شیخ العالم رح
فرمودند کہ کسان پیش من خواہند خفتید الغرض
چون از نماز فارغ شدند باز گشتند پاے شیخ زکریا رح
بر زمین راست نمی افتاد دست بر کتف مردمان
انداختہ میرفتند چون چند روز گذشت حضرت
شیخ العالم رح با مریدان براے عیادت شیخ زکریا
رفتند و طریق حضرت شیخ العالم رح میبود کہ چون
براے عیادت مریض میرفتند اگر چیزے اورا
میخورانیدند امید بر صحت و حیات مریض میشد
الغرض چون پیش زکریا رح رفتند پرسیدند و میخواستند
کہ چیزے تناول بکنانند طبیب و عورتان ہمہ مانع شدند
بحدیکہ حضرت شیخ العالم رح فرمودند قدرے
آب بدہند ایشان آب ہم ندادند فرمودند مہلت
تمام شد بفرمان اللہ تعالے جمعہ دوم نگذارند
کہ از دنیا باخرت شتافتند و رحلت فرمودند۔

**نقل** است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
بالاے بام در حجرۂ خود نشستہ بودند مریدے بقال بود
شراب خوردہ در خانقاہ حضرت شیخ العالم رح
آمد و بمستی شراب میگفت حق پیر من پاک
حق پیر من پاک حق پیر پاک پاک

ہرچندکہ اسکو منع کیا گیا لیکن وہ اس کہنے سے
باز نہین آتا تھا جب دیر ہوگئی تو حضرت شیخ العالم رح
کوٹھے سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا کہ تیرا
پیر کیونکر پاک ہے اس لیے کہ تیرا پیر بندہ ہی اور
بندہ سر سے پاؤن تک پلید ہے پھر پاک
کس طرح ہو پاکی تو خاص اللہ برتر ہی کے واسطے
ہے اسکی ذات کے سوا اور کیلیے پاکی کی صفت
صادق نہین ہوسکتی الغرض وہ اُن کلمون سے
باز نہ آتا تھا اور اسی طرح برابر کہتا چلا جاتا تھا
آخرکار حضرت شیخ العالم رح نے اپنا عصا اس زور سے
زمین پر مارا کہ عصا ٹوٹ گیا اور اسکی شراب
کی مستی دور ہوگئی اور موت کی مستی طاری ہوگئی
اور اپنے آپے سے بے آپ ہوگیا۔ شیخ برہان رح
اس بقال کے گاؤخانہ سے ایک گاؤ حضرت شیخ العالم رح
کی خانقاہ مین لائے اور عرض کیا کہ ہم یا حضرت کیلئے
پیر حکم ہو جاے تاکہ گاؤ کو ذبح کرکے خرچ کرین مگر حضرت
شیخ العالم رح حکم نہین دیتے تھے جب عرض کرنیکی
انتہا ہوگئی اور اسکی حالت غیر ہونے لگی تو شیخ بجھتیا رح
کو جو حضرت شیخ العالم رح کے بہت بڑے دوست تھے کہا کہ
آپ حضرت مخدوم سے سفارش کرین شاید قبول ہو جائے شیخ
بجھتیا نے حاضر ہوکر زمین پر سر رکھدیا اور کمال تعظیم سے

ہرچند اورا منع کردند او از ان خیال نمیگذشت
چون بسیار شد حضرت شیخ العالم رح از بام فرود
آمدند و فرمودند بگو پیر چگونہ پاک باشد کہ پیر تو
بندہ است و بندہ تمام پلید است پاک چون
شد پاکی مرحق تعالےٰ را ست بجز او را پاکی رست
نیاید الغرض او از ان گفتن باز نمی آمد چنانچہ
میگفت ہمچنان میگفت حضرت شیخ العالم رح عصا
بر زمین زدند عصا بشکست مستی شراب او
فرود آمد مستی مرگ در گرفت از خود بیخود شد
شیخ برہان رح گاؤ از خانۂ او در خانقاہ
حضرت شیخ العالم رح آوردہ و عرض کردہ کہ اے
پیر دستگیر فرمان شود کہ تا گاؤ را ذبح
کنند و خرچ فرمایند[1] حضرت شیخ العالم رح
نمیفرمودند چون نہایت شد و کار بغایت
رسید بر شیخ بجھتیا رح کہ یار یگانگ حضرت
شیخ العالم رح بود ہر ہمہ مزاحم شدند کہ شما
عرض کنید شاید قبول افتد شیخ بجھتیا رح
آمد سر بر زمین نہاد و بتعظیم تمام

[1] قولہ خرچ فرمایند یعنی اس گاؤ کے گوشت کو خدا کی راہ مین خرچ کرین یا جسطرح شیخ العالم رح فرمائین اس طرح خرچ کرین ۱۲

حضرت ہاتھ پکڑنے والے پیر کے سامنے کھڑے
ہو کر عرض کیا کہ حکم ہو جائے تاکہ گاؤ ذبح کریں اور
بقال نجات پاوے حضرت شیخ العالم رح نے فرمایا
کہ اے بختیار رات کو پاک رب العزۃ نہیں معبود
مگر اللہ کی درگاہ میں میں ذبح کیا گیا تھا اب تیر
نشانہ پر پہونچ گیا اور کام تمام ہو چکا اے بختیار کہ تکلو
اور اس خیال کو چھوڑو الغرض تین روز نہیں گذرے
تھے کہ بقال مرید انتقال کر گیا اور ہستی سے ہوشیاری کی
کیجانب کوچ کیا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم رح نے ایک روز اپنی
گھر والوں سے فرمایا کہ اس فقیر نے اپنے معبود کی درگاہ
میں بہت گستاخی کی اے گھورے کی ماں ہوشیار ہو جاؤ
اور گھورے کے کار خیر کے سامان میں کوشش کرو
کیونکہ رب العزۃ کی درگاہ کے قاصد چند مرتبہ اس
فقیر کے پاس بلانے کی غرض سے آئے کہ اے احمد
تو چلا آ اور اس فنا ہو جانے والے جہان سے باقی رہنے والے
گھر کی جانب کوچ کر اور اس فقیر نے ہر مرتبہ روگردانی کی
اور کہتا تھا کہ ہم ایک ہی بیٹا رکھتے ہیں جب تک میں اسکی
شادی نہ دیکھ لونگا ہرگز نہ آؤنگا مگر اب بہت دیر ہو گئی
لہذا اس سے غافل نہ رہنا چاہیئے اور شیخ العالم رح کے فرزند کا
نام شیخ المشائخ شیخ عارف احمد روشن کی اسکے ذیل تھا

پیش حضرت پیر دستگیر استادہ شد و عرض کرد کہ
فرمان شود تا گاو را ذبح کنند و او نجات یابد حضرت
شیخ العالم رح فرمودند اے بختیار در درگاہ
سبحان رب العزت حضرت لا الہ الا اللہ من
کشتہ شدہ بودم حالا تیر بہدف رسید کار
بآخر انجامید اے بختیار بگذر و بگذار الغرض
مدت سہ روز نگذشت کہ آن مرید
وفات یافت و از ہستی بہوشیاری
شتافت۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ
روحہ روزے با اہل بیت خود گفتند این فقیر
در حضرت معبود خود بسیار گستاخی کرد اے
مادر گھورے ہوشیار شو و در استعداد کار خیر گھورے
کوشش کن کہ رسولان حضرت رب العزت
چند بار برین فقیر بطلب آمدند کہ اے احمد رح
بیا و از این جہان فانی بمکان باقی رحلت
فرما و این فقیر ہر بار اعراض کرد و میگفت
یک پسر داریم تا وقتیکہ عروس نیاوریم ہرگز
نیائیم اما اکنون بسیار شد باید کہ ازین غافل نشوی
و پسر حضرت شیخ العالم رح شیخ المشائخ شیخ
عارف احمد انار اللہ برہانہ نام بود

حضرت شیخ العالم کمال شفقت سی گھوڑے کہا کرتے تھے
الغرض بعد اسکے ایک روز حضرت شیخ العالمؒ نے
شیخ نور الدین ابدالیؒ سے جو میران سید موسےؒ کے
خلیفہ تھے اور حضرتؒ کے ساتھ کمال درجہ عقیدت
رکھتے اور اخلاص سے حضرت کے حضور مین حاضر ہوا تھے
کرتے تھے یون فرمایا کہ اے شیخ نور الدینؒ اپنی
بیٹی اس فقیر کے بیٹے گھوڑے سے منسوب کر دے
شیخ نور الدینؒ کو انکار کی قوت نرہی اور اسی وقت
قبول کر لیا حضرت شیخ العالم مریدون کے ایک
گروہ اور شیخ نور الدین ابدالیؒ کے ساتھ اٹھکر
روانہ ہوئے کہ آج عقد نکاح سے فارغ ہو جاوین
یہانتک کہ شیخ نور الدینؒ کے دروازہ پر پہونچ کر
مع مریدون کے بیٹھے اور شیخ نور الدینؒ نے اپنے
گھر مین جاکر اور تمام گھر والون کو بلاکر ساری حقیقت
بیان کی - سب لوگون نے سنکر خموشی اختیار کی
لیکن قاضی ہمن نے جو شیخ نور الدینؒ کے خسر اور
ایک ذی مقدرت شخص تھے قبول نکیا اور آئے
بھی نہین بلکہ یون کہا کہ ہماری اور فقیرون کی کیا
قرابت اور کیا نسبت خصوصاً ایسے حضرات کمال درویش
کے ساتھ جسکے مقابلہ مین کسی کو دم مارنیکی مجال نہین جسکی
ایک کلمہ مین آگ ہو ایک مین پانی الغرض وہ نہ آئے

حضرت شیخ العالم رح از بسیاری شفقت گھوڑے
میگفتند بعد ازین روزے از روزہا شیخ
نور الدینؒ ابدالی کہ خلیفۂ میران سید موسیؒ بودند
و با حضرت شیخ العالم رح اعتقاد تمام داشتند
و با اخلاص مے آمدند حضرت شیخ العالم رح فرمودند
اے شیخ نور الدینؒ دختر خود بپسر این فقیر گھوڑے
را خواہی داد شیخ نور الدینؒ را مجال اعراض نماند
فی الحال قبول کردند حضرت شیخ العالم رح با جمعے
مریدان با شیخ نور الدین رح بحال برخاستند
روان شدند کہ امروز عقد نکاح فارغ گردانیم
حضرت شیخ العالم بر در شیخ نور الدینؒ رفتند و با
مریدان نشستند شیخ نور الدین رح درون رفتند
کل خیلخانہ را طلبیدند و کیفیت تمام مشرح بیان
کردند ہر یکے ساکت شدند فاما قاضی ہمن خسر
شیخ نور الدینؒ کہ مردے صاحب دستگاہ
بود قبول نکرد و حاضر ہم نشد بلکہ گفت ما را با
درویشان چہ قرابتے و چہ نسبتے خصوصاً
با چنین درویش صاحب حال کہ کس را
مجال دم زدن نیست کہ یک کلمۂ آتش
دارد و یک کلمۂ آب الغرض نہ آمدند

ا؎ تو یک کلمہ الخ یعنی ایک مین غضب ہے ایک مین رحم ۱۲

اور نہ قبول کیا حضرت شیخ العالمؒ نے جب قاضی ثمن شیخ
نور الدینؒ کے خسر کا منشا بکاشفۂ باطن کے ذریعہ سے
معلوم فرمایا تو قاضی ثمن کی نسبت حضرتؒ کے دل مین
کدورت پیدا ہوگئی الغرض شیخ نور الدینؒ نے
گھر والون سے مشورہ کیا اور کہا کہ ہمنے یہ لڑکی حضرت
شیخ العالمؒ کے فرزند کو دیدی ہی لیکن بغیر کسی کدورت کے
حضرت شیخ العالمؒ سے چند روز کی مہلت مانگنی
چاہیے تاکہ شادی کا سامان بہم کیا جائے۔ بعد اس
مشورہ کے تمام گھر والون کے اتفاق سے کئی اتنا
لڑکیان بنا سنوار کر حضرت شیخ العالمؒ کے حضور مین اپنے
ساتھ لیکر حاضر ہوئے حضرت مخدوم العالمؒ نے
فرمایا کہ اے شیخ نور الدینؒ یہ کیا ہے شیخ نور الدینؒ نے
عرض کیا کہ یہ لڑکیان تھوڑی مہلت مانگتی ہین تاکہ شادی
کا سامان اور درستی کی جائے حضرت شیخ العالمؒ نے
شفقت مبذول فرمائی اور فرمایا کہ اے شیخ نور الدینؒ
ہمنے چھ مہینے کی مہلت دی جاؤ سامان کرو اسکے
بعد حضرت شیخ العالمؒ وہان سے واپس تشریف
لائے اور خانقاہ شریف مین آکر اُس حجرہ کے
اندر جو کوٹھے پر تھا جاکر اپنے شغل مین مشغول
ہوئے ایک گھڑی نہ گذری تھی کہ قاضی ثمن کا
خون جاری ہوگیا یہانتک کہ جان کے لالے پڑ گئے

و نہ قبول کردند قاضی ثمن خسر نور الدینؒ رح را
حضرت شیخ العالم رح بضمیر باطن دریافتند
مکدری باطن در حقش داشتند الغرض شیخ
نور الدین رح با خیلخانہ مشورت کردند کہ این
دختر بہ پسر حضرت شیخ العالم رح دادیم اما سبب
بے مکدری حضرت شیخ العالم رح چند روز
مہلت باید خواست کہ استعداد[1] کردہ آید بالاتفاق
خیلخانہ چند دختر آراستہ کردہ بپیش حضرت
شیخ العالم رح آوردند حضرت شیخ العالم رح
فرمودند اے شیخ نور الدین (رح) این چیست
شیخ نور الدین رح عرض کردند ایشان
چیزے فرصت میخواہند تا عیش وبیش کردہ
آید حضرت شیخ العالم رح را شفقت درکار شد
فرمودند اے شیخ نور الدین رح شش ماہ
مہلت دادیم برو وید ور استعداد شوید
الغرض حضرت شیخ العالم رح از آنجا بازگشتند
و در خانقاہ خود آمدند و بحجرہ کہ بالائے بام
بود رفتند و در آن مشغول شدند ساعتے
نگذشتہ بود کہ قاضی ثمن را خون روان
شد بحد یکہ کار بجان رسید

---

[1] قولہ استعداد الخ مہیا کرنا ۱۲

ناچار قاضی ثمن کو حضرت شیخ العالمؒ کی خانقاہ میں لائے
اور کیفیت عرض کی حضرت شیخ العالمؒ نے کچھ توجہ نفرمائی
جب بیماری انتہا کو پہونچ گئی اور قاضی ثمن کی حالت
بہت غیر ہوئی شیخ بختیارؒ حاضر ہوئے اور عرض کیا
کہ اے ہاتھ پکڑنے والے پیر قاضی ثمن کو چند روز کے
لیے بیماری سے مہلت مل جائے تاکہ حضرت شیخ عارف
احمدؒ کا کار خیر انجام کو پہونچ جائے حضرت شیخ العالم نے
شیخ بختیارؒ کی سفارش قبول فرمائی کیونکہ وہ حضرت
مخدومؒ کے مقبول تھے اور کوٹھے سے نیچے اتر آئے
اور بارہ گز کپڑا منگوا کر قاضی ثمن کو خلعت دیا اور
فرمایا کہ جاؤ گھورےؒ کی شادی تک ہمنے مہلت دی
اللہ برتر کے حکم سے یہ پیام پہونچتے ہی قاضی ثمن
کا خون بالکلیہ بند ہوگیا اور صحت کامل حاصل
ہوگئی اور اپنے گھر واپس گئے بعد اسکے جب
حضرت شیخ عارف احمدؒ کی شادی کا کام انجام
ہوچکا اور مقصود پورا ہولیا قاضی ثمن کا خون
پھر اسی طرح اسی مقدار کے ساتھ جاری ہوگیا
لوگوں نے پھر حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت میں عرض
کیا اور قاضی ثمن کی صحت چاہی حضرت مخدومؒ
نے فرمایا کہ تیر نشانہ پر پہونچ چکا اور کام تمام ہولیا
کہنے اور نجات چاہنے کا موقع نہیں ہے

قاضی ثمن را در خانقاہ حضرت شیخ العالم
رح آوردند و کیفیت قاضی ثمن را عرض کردند
حضرت شیخ العالمؒ قبول نمیفرمودند چون نہایت[ل]
شد و کار بنہایت رسید شیخ بختیار رح آمدند و
عرض کردند اے پیر دستگیر قاضی ثمن را چند روز
مہلت شود تا کار خیر حضرت شیخ عارف احمدؒ
با تمام رسد حضرت شیخ العالم رح سخن بختیار رح
اختیار فرمودند کہ او مقبول آنحضرت
رح بود و از بام فرود آمدند و دوازدہ
گز جامہ آوردند و تشریف پیش قاضی ثمن داشتند
و فرمودند برو تا کار خیر گھورےؒ ترا فرصت
دادیم بفرمان اللہ تعالیٰ خون در حال
بایستاد و قاضی ثمن را صحت کلی شد
و در خانہ رفت چون کار خیر حضرت شیخ
عارف احمدؒ انصرام شد و مقصود با تمام
رسید باز خون ہمچنان بیامد و قدیم روان شد
پیش حضرت شیخ العالم رح عرض کردند و نجات
خواستند فرمودند کہ تیر بہدف رسید
و کار بآخر انجامید محل گفتن و نجات جستن نیست

ل قولہ نہایت شد یعنی جب قاضی ثمن کی حالت غیر ہوگئی اور
مرنے کے قریب پہونچ گئے ۱۲

المختصر چند روز نہ گذرے تھے کہ قاضی ممن نے
قضا کی۔

**نقل** ہے کہ حضرت شیخ العالم کے یہان ایک
فرزند پیدا ہوا جسکا شیخ عبد العزیز نام رکھا اللہ کے
حکم سے پیدا ہوتے ہی لفظ حق زبان پر لایا اور سبنے
اپنے کانون سنا شیخ عبد العزیز غیر معمولی نشو ونما رکھتے تھے
اور خلاف دستور دنیا امور انسے ظاہر ہوتے دس مہینے
کی عمر مین سات آٹھ برس کے بچون کی مانند باتین
کرتے اور چلتے اور دوڑتے اور بچون کے ساتھ
کھیل مین مشغول ہوتے تھے حضرت شیخ العالم نے
فرمایا کہ یہ کیسا شور ہے ہماری درگاہ مین شور لایق
نہین ہستی سے فنا کے ساتھ بدل جانا چاہیے بعد اسکے
قصبہ کے باہر پورب طرف کی ڈگی تشریف لیگئے اور
اُس ٹیلہ پر جو روضہ مخدوم چوڈی رانا اور روضہ مخدوم
سعید رانا کے درمیان مین حوض کے اوپر ہے فرمایا
کہ اس بچہ کا مقام یہ جگہ ہے الغرض جب گھر مین
تشریف لائے تو حضرت شیخ العالم کے گھر والون نے
پوچھا کہ کہان تشریف لیگئے تھے فرمایا قبر کی جگہ دیکھنے
گیا تھا حضرت شیخ العالم کے گھر والے کانپ گئے اور
عرض کیا کہ بی بی اور سب گھر والا اور سب عزیز صحیح اور
سلامت ہین قبر کی حاجت کسکے لیئے ہے حضرت

چند روز نگذشت کہ قاضی ممن مذکور وفات
یافت۔

**نقل** است کہ در خانہ حضرت شیخ العالم فرزند تولد
شد نام فرزند شیخ عبد العزیز نہادند بفرمان اللہ تعالی
بمجرد آمدن اینجہان لفظ حق بزبان راندند و ہمہ خلق
بگوش ظاہر شنیدند شیخ عبد العزیز روز بروز بزرگ
میشدند و خوارق ہاے عادت از ایشان ظاہر میشدند
دہ ماہ را شدہ بودند کہ ہمچو بچگان ہفت و ہشت
سالہ حکایت میکردند و میدویدند و روان میشدند
با بچگان بلعب مشغول میگشتند حضرت شیخ العالم
فرمودند کہ چہ شور است در حضرت ما شور نشاید
از ہستی بفنا مبدل میباید بعدہ رفتند بیرون قصبہ
طرف شرق ڈگی بر سر بلندی کہ میان روضہ
مخدوم چوڈی رانا و میان روضہ سید مخدوم سعید رانا
بالاے حوض است فرمودند مقام این بچہ اینجاست
الغرض چون در خانہ آمدند اہل بیت حضرت
شیخ العالم رح پرسیدند کجا رفتہ بودند فرمودند
مقام قبر دیدن رفتہ بودم اہل بیت حضرت
شیخ العالم بلرزیدند و گفتند کہ اہل خانہ
وجملہ عیالخانہ و جمیع عزیزان بصحت وسلامت
اند مقام قبر برای کہ حاجتست حضرت

نام شیخ عارف رکھا یہ فرزند بزرگوار کے پہنچا والے شیخ عارف رح نام نہادند عارف ربانی محقق سبحانی
اور اللہ کے تحقیق کرنے والے اور کامل و رکامل تر زمانہ کامل و اکمل وقت چنانچہ باید وشاید و لیے من

کے جیسا کہ چاہیئے اور لایق ہے اللہ برتر کے ولیون
ایک ولی ہوئے اور حضرت شیخ العالم رح کے قائم مقام
یہی فرزند تھے اور ان کی عمر چالیس برس کی ہوئی
جو گروہ ان سے ملاقات کرتا یہ کہتا کہ شیخ عارف
احمد رح ہمسے جسقدر محبت الفت شفقت رکھتے ہین دوسرے
سے نہین رکھتے اس فقیر نے اپنی تمام عمر مین کسی
سے نہین سنا ہے کہ ہمکو حضرت شیخ عارف احمد رح
سی محبت نہ تھی یا مجھ پر شفقت نہ فرماتے تھے بلکہ یون
کہتا کہ حضرت شیخ عارف احمد رح کو جیسی محبت اور دوستی
ہم سے ہے دوسرے سے نہین اور یہ عنایت
انکی ولایت کے کمال کے سبب سے تھی کیا خوب
کمال اور کیسا اچھا پیا نند وصف تھا جو حضرت
شیخ عارف احمد رح کو میسر تھا ہمنے صرف یہی مختصر لکھا

**نقل** ہے کہ حضرت شیخ العالم رح کبھی کبھی فرماتے
مین اپنی جان کا مالک ہون موت کا فرشتہ بغیر
اجازت میری روح نہین نکال سکتا (تیری کوچہ
مین عاشق یون جان دیتے ہین کہ وہان پہنچ سکے
فرشتہ کی گنجایش ہرگز نہین) میری موت میرے
اختیار مین ہے اگر چاہون مرجاؤن اور نچاہون

اولیاء اللہ تعالی شدند و در مقام حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ وصحین الیشان بودند و مواز نہ عمر چہل
سال یافتند ہر طائفہ کہ با الیشان تلاقی میشد سے
میگفتی کہ چنانچہ شیخ عارف احمد رح با ما محبت و الفت و شفقت
میداشتند با دیگرے نیست این فقیر تمامت
عمر خود از کسی نشنیدہ است کہ ما را با حضرت
شیخ عارف احمد رح محبت نبود یا برمن شفقت نمیداشتند
بلکہ ہمچنان میگفت کہ چنانچہ شیخ عارف احمد رح را با ما
محبت موتیست با دیگرے نیست و این عنایت از کمال
ولایت الیشان بود زہے کمال و زہے وصف امثال
کہ حضرت شیخ عارف احمد رح را میسر آمدہ بود ہم برین
اختصار افتاد۔

**نقل** است کہ حضرت شیخ العالم گاہ و بیگاہ
میفرمودند کہ مالک جان خویشیم ملک الموت نتواند
کہ بے رخصت جان ما را قبض کند **بیت**

در کوے تو عاشقان چنان جان بدہند
کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز

موت من باختیار من است اگر بخواہم بمیرم و اگر نخواہم

تو ہمیشہ اسی طریقہ اسی انتظام سے رہون مگر یہ کہ
اپنے اختیار سے یون چلا جاؤن کہ اسکو خبر بھی نہو
یا مین مراقبہ مین ہون کوئی سر تن سے جدا کرے
اور یہ اسکا اشارہ ہے کہ حضرت شیخ العالم رح کی موت
ظاہر کی موت سے پیشتر ثابت ہو چکی تھی جیسا کہ فرمایا
نبی نے انپر اللہ کا درود اور سلام (مرو تم اس سے
پہلے کہ مروگے تم)

**نقل** ہے کہ حضرت شیخ العالم رح نے مریدون کے
ایک گروہ کے ساتھ سفر فرمایا ایک جنگل مین پہونچے
اس جنگل مین ایک درخت بکریا کا بہت خوشنما تھا
اور اس درخت کے نیچے نہایت پر صفا فضا و مقام
وفا تھا حضرت شیخ العالم رح وہان اُترے اور اپنے
شغل مین مشغول ہوئے ایک گھڑی گذری تھی کہ
حضرت شیخ العالم رح کی پاک جان کی چڑیا خاک کے
قالب کے پنجرہ سے اُڑی اور حقیقی منزل مقصود مین
پہونچ گئی مرید گریہ وزاری کرنے لگے اور کہا کوئی
اعتبار نکریگا کہ حضرت شیخ العالم رح نے فنا کے گھر سے
بقا کے گھر کی جانب کوچ فرمایا بلکہ یون گمان کرینگے
کہ کوئی بہت بڑی نذر کی رقم آئی ہوگی ان سب نے
اسکے لالچ سے حضرت شیخ العالم کو مار ڈالا حضرت
شیخ العالم رح اس مخاطرہ کے ساتھ ہی زندہ ہو گئے

تا ابد لا باد بدین طریق و بدین انتظام باشم مگر آنکہ باختیار
خود بروم کہ او را خبر نباشد یا در مراقبہ باشم کسے سر از تن
جدا گرداند و این اشارت بر آنست کہ موت حضرت
شیخ العالم رح پیش از موت ظاہری ثبوت یافتہ
بود کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم موتوا قبل
ان تموتوا۔

**نقل** است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
با جمعے از مریدان مسافر شدہ[1] بودند در جنگلے
رسیدند در آن جنگل درختے از بکریا با حسن وزیب بود
و زیر آن درخت صحن غایت صفا و مقام وفا داشت
حضرت شیخ العالم رح آنجا نزول فرمودند و در کار
و بار خود مشغول شدند ساعتے گذشتہ بود کہ مرغ
جان حضرت شیخ العالم رح از قفس قالب خاک
بپرید و بمقصود حقیقی رسید مریدان در گریہ و زاری
شدند و گفتند کسے استوار نخواہد داشت کہ حضرت
شیخ العالم رح از دار فنا بدار البقا رحلت فرمودند
بلکہ گمان خواہند کرد کہ فتوحے بزرگ رسیدہ
باشد ایشان حضرت شیخ العالم رح را کشتند حضرت
شیخ العالم رح ہمان زمان زندہ شدند

[1] قولہ مسافر شدہ بودند یعنی سفر کیا تھا ۱۲

اور فرمایا کہ فقیر کی روح کے واسطے یہ مقام بہت ہی
اچھا تھا لیکن جب تم لوگ ایسا کہتے ہو تو آؤ اٹھو
روانہ ہو۔ اور اُس مقام سے روانہ ہو گئے۔

**نقل** ہے کہ حضرت شیخ العالم جب بہار شریف
کے مقام سے شہر اودھ مین رونق افروز ہوئے
شیخ پورہ مین دریا کے کنارے عین لب آب پر
ایک مسجد مین اُترے جاڑے کی ہوا نے انتہا
کا اثر کیا یہانتک کہ جن لکڑیون ہندوؤن کے مردے
پھونکے گئے تھے انھین کے سوختہ جو وہان پڑے
تھے حضرت شیخ العالم رح وہ لکڑیان اٹھا لائے اور
اسی جلاتے اور تاپتے تھے ایک سیّد جو نماز کو آئے
تھے کیا دیکھین کہ یہ درویش مسجد مین ناپاک لکڑیان
لایا ہے سید نے بہت ناگوار طریقہ سے کہا کہ اے
درویش یہ ناپاک لکڑیان تو مسجد مین کیون لایا حضرت
شیخ العالم نے فرمایا مین مرد فقیر ہون میرے پاس
کپڑا نہین ہے جسمین یہ لکڑی پاک ہے الغرض
سید مذکور نماز پڑھکر گھر چلے گئے رات مین اُنکو غسل
کی حاجت ہوئی ترکے دریا کنارہ غسل کیا جب
مسجد مین آئے اسقدر سردی معلوم ہوئی کہ ہلاک
ہونے لگے اس آگ کے نزدیک آئے حضرت
شیخ العالم رح نے فرمایا اے سید تم کیون اس آگ کے نزدیک

و فرمودند کہ این مقام خوب بار واح فقیر بود و فقیر را
بغایت خوش آمدہ بود اما چون شما یان ہمچنان
میگوئید بیائید و برخیزید روان شوید بعدہ ازان
مقام روان شدند بمسافرت آمدند۔

**نقل** است کہ حضرت شیخ العالم رح از خطہ بہار
چون در شہر اودھ رسیدند در شیخ پورہ مسجد
در کنارہ لب آب سرد بود آنجا فرود آمدند
ہوا سرما سخت گرفت تا بقیہ ہیزم سوختگان
مردگان کافران کہ آنجا افتادہ بود حضرت
شیخ العالم رح آن ہیزم آوردند سوختند دفع
سرما میساختند سیدے بود کہ از جہت نماز آمدہ بود
چہ بیند کہ این درویش ہیزم ناپاک در مسجد آوردہ
است سید بانکار تمام گفت اے درویش این
ہیزم ناپاک چرا در مسجد آوردی حضرت شیخ
العالم رح فرمودند من مرد فقیرم جامہ ندارم
مرا این ہیزم پاکست الغرض سید مذکور بعد الفراغ
نماز در خانہ رفت شب او را حاجت غسل افتاد
علی الصباح در لب آب غسل کرد چون در مسجد
در آمد چنان سرما گرفت کہ در معرض ہلاک شد
نزدیک این آتش آمد حضرت شیخ العالم فرمودند
اے سید چرا نزدیک این آتش

آتے ہو رات کو کہتے تھے کہ یہ لکڑی ناپاک
ہے سید نے یون کہنا شروع کیا کہ اے
درویش میرے واسطے اسوقت یہ آگ
پاک ہے اور جان سے زیادہ عزیز
ہے۔

**نقل** ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ اور شیخ جمال گوجری
ایک روز جنگل گئے اور مذکورہ بالا لکڑی کو تلاش
کرتے پھرتے تھے مگر کہین کوئی لکڑی نہ پائی صرف
ایک انگلی برابر لکڑی ایک جگہ پڑی تھی جسمین سے
نصف حصہ حضرت شیخ العالمؒ نے اپنی پگڑی مین رکھ لیا
اور نصف حصہ حضرت شیخ جمال گوجری نے اپنی
پگڑی مین اور مسجد مین آکر دو رکعت ادا کرکے
شکر اللہ کی ادا کی اور کہا اللہ پاک اور برتر نے اپنے
کرم سے اس لکڑی کو عزیز گردانا اور ناپاک سے
پاک کیا جو آج اسقدر عزیز ہو گئی ہے کہ کہین نہین
پایا ہون اور قصہ یون تھا کہ اس زمانہ مین اس
لکڑی کو کوئی قبول نکرتا تھا اور تمام مخلوق کو اسکے
ناپاک ہونے کا اقرار تھا۔

**نقل** ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز اپنے حجرہ
مین بیٹھے تھے شیخ بختیار سامنے تھے فرمایا اے بختیار
کوئی چیز دیکھ رہے ہو شیخ بختیارؒ نے عرض کیا ہان

مے آی شب میگفتی که این هیزم ناپاکست
سید آغاز کرد اے درویش این
آتش مرا درینوقت پاک و عزیز تراز
جانست۔

**نقل** است که حضرت شیخ العالم رح و شیخ
جمال گوجری روزے در صحرا بیرون آمده
بودند و آن هیزم تفحص میکردند جاے نیافتند
در محلے مقدار انگشت افتاده بود نصفے از ان
حضرت شیخ العالم رح بدستار خود گرفتند
و نصفے از ان شیخ جمال گوجری بدستار خود
گرفتند در مسجد آمدند دوگانه شکرانه خداتعالی
بجا آوردند و گفتند حق سبحانه تعالے
بکرم خود این هیزم را عزیز گردانید از ناپاکی بپاکی
آورد که امروز چنان عزیز شده است
که جائے نیابم و قصه چنان بود که دران ایام
آن هیزم را کسے قبول نمیکرد و جمله خلق بانکار
اقرار میکردند۔

**نقل** است که حضرت شیخ العالم رح
روزے در حجرهٔ خود نشسته بودند شیخ بختیار
پیش بودند فرمودند اے بختیار چیزے
مے بینی شیخ بختیار عرض کرد آرے

ہاتھ پکڑنے والے پیر کو دیکھتا ہوں فرمایا کیا دیکھتے ہو
عرض کیا کہ ہاتھ پکڑنے والے پیر کا سارا حجرہ سونیکا
دیکھ رہا ہوں فرمایا کچھ کام آئیگا شیخ بختیارؒ نے اسی
حکمت سے عرض کرنا شروع کیا کہ سارے ہاتھ پکڑنیوالے
پیر اسمین خاص اختیار مختار کا اور بختیار کو مختار کے
اختیار سے کام حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا ہم پیر دیکھو
تو کیا دیکھتے ہیں کہ پاک حجرہ بالکلیہ خاک کا ہے

**نقل** ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ اپنے مقام مین بیٹھے تھے
شیخ بختیارؒ ایک مرد تھا جو ایک جواہر کے سوداگر
کا غلام تھا اسکا مالک اس قصبہ مین سوداگری کو
آیا تھا شیخ بختیارؒ کی نظر حضرت شیخ العالمؒ پر پڑی
اور کامل اعتقاد ہوگیا اور خدمت پر کمر باندھی چنانچہ
ہمیشہ صبح و شام آکر کھڑے ہوتے اور سلام کرکے چلے جاتے
اور اپنے مالک کی خدمت مین جا پہونچتے اسیطرح
چھ مہینہ گذر گئے اور حضرت شیخ العالمؒ نے کچھ التفات
فرمایا نہ پوچھتے کہ تم کون ہو اور کہاں سے
ہو اور کس کام کے لیے آتے ہو اور ظاہر کی آنکھ
سے شیخ بختیارؒ کے ظاہر پر نظر بھی نہ فرماتے تھے
بعد چھ مہینہ کے ایک روز شیخ بختیارؒ کے جی مین خطرہ
گذرا کہ ایک انتہا کا کامل اور اللہ کا ملنے والا
فقیر ہے لیکن بے نیازی کے سبب کسی کا مقصد کم نکلتا

پیر دستگیری بینم فرمودند چہ مے بینی التماس کردند کہ تمام
حجرہ پیر دستگیر از زر مے بینم فرمودند چیزے بکار آید
شیخ بختیارؒ باختیار مختار آغاز کرد کہ اے پیر دستگیر
از آن مرا اختیار مختار و بختیار را باختیار مختار
از کار حضرت شیخ العالم رح فرمودند باز این
چہ بینند کہ حجرہ پاک ہمہ از خاک
است

**نقل** است کہ حضرت شیخ العالم رح در مقام خود
نشستہ بودند شیخ بختیارؒ مردے عبید سوداگر
جواہری بود مولاے او درین قصبہ برائے
سودا آمدہ بود بختیارؒ را بر حضرت شیخ العالم
نظر افتاد و اعتقاد تمام حاصل شد و
کمر خدمت بست چنانچہ مدام علی الصباح
و الشام آمدے استادہ میماندے و سلام
کردے رفتی و باز در خدمت مولاے خود
میپیوستی ہمبرین طریق شش ماہ گذشت
حضرت شیخ العالم رح ہیچ التفاتے نکردندے و
نگفتند کہ تو کیستی و از کجائی و بچہ کار می آئی و بدیدۂ
ظاہری بظاہر او نمی نگریستند بعد از مدت شش ماہ
روزے در خاطر شیخ بختیار گذشت کہ درویشی بغایت
کامل و واصل حقیقت اما از سبب نیازی جا کم آید

اُسی گھڑی حضرت شیخ العالمؒ نے دل کی آنکھ سے
ظاہری نظر کے ساتھ شیخ بختیارؒ کی طرف دیکھا
اور فرمایا تو کون ہے یہ نظر کرتے ہی شیخ بختیارؒ کنارہ
دریا میں جا پڑے اور اپنے آپ سے بے آپ گئے
اور نظر زمین اور آسمان سے گذر گئی اور حیرت
زدہ اور بیہوش جاتے تھے کہ یکایک اپنے
آپکو موضع بہار کے جنگل میں پایا اور کسیقدر ہوشیار
ہوئے اور وہاں سے ایک چھڑی ہاتھ میں لیکر
حضرت شیخ العالمؒ کے سامنے حاضر ہوئے اور ایک
چلو شراب وحدت کے نشہ میں گستاخی کرنے لگے اور
کہتے تھے کہ اے احمدؒ تم ایسی نعمت رکھتے ہو اور
خدا کے بندوں کو محروم چھوڑتے ہو حضرت شیخ العالم
ہرچند فرماتے کہ اے بختیارؒ ہوش سنبھال لیکن اُس
عالم کی مستی ایسی چھاگئی کہ ہوشیاری کو قبول نکرتی
اور اس گستاخی سے باز نہ آتے تھے حضرت
شیخ العالمؒ نے تھوڑا پانی پلایا اور مستی سے ہوشیار کردیا
اور فرمایا اے بختیار اپنے مالک کے پاس جاؤ اور
اُسکی اجازت حاصل کرو اور اپنے شغل میں مشغول ہو
شیخ بختیارؒ نے زمین پر سر رکھدیا اور اونکی ساری
جان ماتم زدہ ہوگئی اور روانہ ہوئے ڈھنکونپور کے
شہر با عظمت میں اُنکی سکونت تھی پہنچا مالک کے سامنے

ہمدران ساعت حضرت شیخ العالم رح بنظر باطن
بدیدہ ظاہر جانب شیخ بختیارؒ نظر کردند و فرمودند
کہ تو کیستی بمجرد نظر کردن شیخ بختیارؒ در دریا بیگناہ
افتاد و از خود بیخود شد و نظر از زمین و آسمان
بگذشت و مدہوش و بیہوش میرفت ناگاہ خود را
درمیان جنگل موضع بہار یافت و قدرے ہوشیاری
یافت و از انجا چوبے بردست گرفت و بحضرت
شیخ العالم رح پیدا شد و از مستی[1] شراب
وحدت بگستاخی در آمد و میگفت ای احمد
چنین نعمت داری و بندگان خدا را محروم
میگذاری حضرت شیخ العالم رح ہرچند
کہ میفرمودند اے بختیارؒ ہوش دار او را چنان مستی
آن عالم گرفتہ کہ ہشیاری نمی پذیرفت و از ان گستاخی
نمیگذشت حضرت شیخ العالمؒ قدرے آب
نوشانیدند و از مستی بہوشیاری آوردند و فرمودند
اے بختیارؒ برو بر مولائے خود رضائے او طلب
و در کار و بار باش شیخ بختیارؒ سر بزمین نہاد
و ماتم در جانش افتاد روان شد در شہر
معظم جونپور سکونت او بود پیش مولائے خود

[1] قولہ مستی الخ یعنی تھوڑی سی شراب کا مستی رنگ گھونٹ کی معنی میں
زیادہ مناسب تھا شاید حبیب کی تحریف ہے ۱۲

گئے مالک نے جب غلام کا یہ حال دیکھا بندگی
اس بندہ کی اختیار کی اور کہا اے بختیار مجکو چاہیئے
کہ تیری خدمت کرون اور تیرا غلام بن جاؤن مین نے
تمکو اپنے مالک کی راہ مین آزاد کردیا جاؤ جہان
چاہو رہو شیخ بختیار رح اپنے گھر مین آگئے اور
اپنے دل کی آگ کے سوز مین مبتلا ہو گئے اور
یکایک چارون طرف سے آگ پیدا ہوتی اور
نظر مین تمام عالم کو جلا ہوا دیکھتے جب یہ حالت
یہانتک پہونچتی کہ جسم جلتا جان سے شعلے اُٹھتے
تو اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیر حضرت شیخ العالم رح کا نام
لیتے اور فریادرسی چاہتے اسوقت وہ آگ فوراً
سرد ہو جاتی اور نجات مل جاتی مثل اُس ٹھیلے کے
جسکو زنگ آب مین ڈالین اور فوراً زنگ آب
جدا ہو جائے اور صاف پانی نمودار ہو اور پھر پہلی
لبستہ ہو جائے جیسا کہ تھا۔ اُسی طرح پھر وہ آگ انکی
جسم مین بھڑک اُٹھتی اور اپنے ہاتھ پکڑنے والے
پیر سے فریاد کرتے اور نجات ملجاتی اسی حالت
مین دن رات بسر ہوتے اور قرار اور آرام بختیار رح
کا اختیاری اور غیر اختیاری ہاتھ سے جاتا رہا
کام ایسی درگرم آگ سے پڑا ہوا تھا جو تحریر اور
تقریر مین نہ آسکے یکایک وہ اللہ کی درگاہ کا

رفت مولے چون حال بندہ چنین دید بندگی
آن بندہ در زید و گفت اے بختیار مرا مے باید
کہ خدمت تو کنم و در بندگی تو شوم ترا در راہ مولا
خود آزاد کردیم برو ہرجا کہ خواہی بباش شیخ بختیار
در خانہ خود آمد و در سوز آتش باطن افتاد و ناگاہ
از ہر چہار طرف آتش پیدا ستی و در نظر خود تمام
عالم را سوختہ دیدی چون کار بجدے رسید کہ تنش
میسوختی و جانش بیفروختی نام پیر دستگیر حضرت
شیخ العالم میگفتے و فریادرسی خواستی در حال آتش
فرو بنشستے و نجات یافتے یا ہمچو کاوخ کہ درمیان
زنگ آب بیندازند و در حال زنگ آب جدا شود و
آب صاف پدید آید و باز ہمچنان کہ بود لبستہ گردد
ہمین طریق باز آن آتش در گرویدن مے آمدی
و دیگر فتی و فریاد از پیر دستگیر خود میکردے
و نجات مے یافتی ہمین جملہ لیلاً و نہاراً
دائم الاحوال مے گذشت و قرار و آرام از
بختیار رح باختیار و غیر اختیار از دست برفت
کار چون نا ہا سیہ افتادہ بود کہ تحریر و
تقریر از وے نیاید ناگاہ آن مست حضرت اللہ

---

ک قولہ زنگ آب اس اصطلاح کو مین نہین سمجھا ناچار لفظی ترجمہ
کر دیا گیا واللہ اعلم ۱۲

اللہ کے سوا سے پاک حضرت شیخون کے
شیخ ولیون کے تاج اصفیا کے پیشوا اللہ سے
ملنے والون کے سلطان عاشقون کے دلیل
حضرت شیخ شرف الحق والدین پانی پتی نے حضرت
شیخ العالم سے بختیار کی فریادرسی کے بارہ مین مختار
کے اختیار سے عالم اسرار مین پوچھا اور نور ون کے
دیدار کے مقام مین ایک دوسرے کے جمال سے
مشرف ہوئے اور فرمایا اے محمد عبد الحق تمکو جہان مین
کوئی نہین پہچانتا اور نہ جانتا ہے کہ اپنے مالک کی درگاہ
مین کیسا جمال باکمال رکھتے ہو مگر بیچارہ بختیار تھوڑے
کا بہت تھوڑا حصہ تمھاری درگاہ کا جاننے پہچاننے
والا ہوا ہے اسپر اسقدر بار نہ ڈالنا چاہیے
اپنی درگاہ کے ابر کو حکم فرماؤ کہ اسکی زمین پر رحمت
کا مینہ برسائے حضرت شیخ العالم نے دلی قصد سے
شفقت کی نظر شیخ بختیار پر مختار کے اختیار سے
فرمائی حضرت شیخ العالم قصبہ ردولی مین تھے اور
وہ شہر جونپور مین اسوقت بھڑکتی ہوئی آگ بختیار
سے دور ہو گئی پوری نجات پائی اور بیماری
تندرستی سے بدل گئی اور بیقراری سے قرار تک
پہونچے اور سختی سے آسانی تک شیخ بختیار نے
اختیار سے جو انکو مختار نے دیا تھا جانا کہ اس گھڑی

منزہ از ماسوی اللہ حضرت
شیخ المشائخ تاج الاولیاء قدوۃ الاصفیا
سلطان الواصلین برہان العاشقین حضرت
شیخ شرف الحق والدین پانی پتی قدس اللہ روحہ
بر حضرت شیخ العالم بفریادرسی بختیار با ختیار مختار
در عالم اسرار پرسیدند و در مقام مشاہدۂ انوار
بجمال یکدیگر مشرف شدند و فرمودند اے احمد
عبد الحق ترا در جہان کسے نمی شناسد و نمیداند کہ
در حضرت مولاے خود چہ جمال باکمال داری
مگر بیچارہ بختیار اندک ترین اندک شناسا سے
و آشنا سے حضرت تو گشت بر وہم چندین
نباید کرد می باید کہ سحاب حضرت خویشش را
بفرمائی تا باران رحمت در زمین او ببارد
حضرت شیخ العالم نظر شفقت بجہت باطن بر شیخ
بختیار با ختیار مختار بگماشتند حضرت شیخ العالم
در قصبہ ردولی بودند و او در شہر جونپور در حال
ہمان زمان آتش سوزان از وے دور شد
نجات تمام یافت و مرض بصحت مبدل گشت
و از بیقراری بقرار پیوست و از کربت بفرحت
در آمد شیخ بختیار با ختیار مختار که
او را بود بدانست کہ این ساعت

ہاتھ پکڑنے والے پیر شیخ العالم نے مجکو قبول فرمایا
اور مہربانی کی نظر سے دیکھا میں سبقت اٹھ کھڑے
ہوئے اور سارے گھربار کو برباد کرکے ہاتھ
پکڑنے والے پیر کی درگاہ کو راہی ہوگئے اور اپنے
اکیلے کے آستانہ پر حاضر ہوئے اور ہاتھ پکڑنیوالے
پیر کے حضور مین زمین بوسی کی اور غلام کے مانند
کھڑے ہو رہے حضرت شیخ العالم نے مہربانی کی نظر
اور باطن اور ظاہر کی شفقت فرمائی اور فرمایا کیا تو
اختیار مختار رکھتا ہے کہ اگر تو اس فقیر کے مریدون کے
سلسلہ مین داخل ہونا چاہے تو اپنی بی بی سے
قطع نظر کریگا بختیار نے فورًا کہا کہ مین نے چھوڑا پھر
حضرت شیخ العالم نے فرمایا رسول کو چھوڑ دیگا انھون نے
فورًا کہا کہ مین نے چھوڑا پھر حضرت شیخ العالم (پاک
کی اللہ نے انکی روح) نے فرمایا خدا کو چھوڑ دیگا
انھون نے فورًا وہی کہا کہ مین نے چھوڑا حضرت
شیخ العالم نے جب دیکھا کہ بختیار نے سب کو چھوڑا
اور کثرت کے نقشون کو دل سے دھو ڈالا اور
اپنی ناؤ فنا کے سمندر مین ڈال دی اور ارادت
کے میدان مین مضبوط ہولیا اور اسکے دل کے
آئینہ نے کمال درجہ کی جلا پائی یہانتک کہ جستجو کی
پیاس سے پوری استحقاق کے ساتھ

پیر دستگیر شیخ العالم مرا قبول فرمودند و بنظر
رحمت نگریستند در حال برخاست و ہمہ خانمان
برانداخت[۱] و بجانب حضرت پیر دستگیر خود
بشتافت و باستانہ یگانہ خود آمد و پیش
پیر دستگیر سر بر زمین نہاد و بندہ وار بایستاد
حضرت شیخ العالم قدس اللہ روحہ
نظر رحمت فرمودند و شفقت باطن و ظاہر نمودند
و فرمودند کہ اے بختیار ہیچ اختیار مختار داری اگر
میخواہی کہ سر خود را در سلک مریدان این
فقیر درآری زن را خواہی گذاشت بختیار
در حال گفت گذاشتم باز حضرت شیخ العالم
فرمودند رسول را خواہی گذاشت او فی الفور
گفت گذاشتم باز حضرت شیخ العالم فرمودند
خدا را خواہی گذاشت او ہمچنان
فی الفور گفت گذاشتم حضرت
شیخ العالم چون دیدند کہ او از ہمہ گذشت
و نقوش کثرت از دل بشست و کشتی خویش
در دریاے فنا انداخت و در میدان ارادت
مستحکم بر خاست و آئینہ دلش صفائے
کمال یافت تا از عطش طلب باستحقاق تمام

۱؎ قولہ برانداخت یعنی برباد کردیا ۱۲

پیر کے جمال اور کمال کی تجلی کے جنگل کی جانب دوڑا حضرت شیخ العالمؒ نے نہ گھٹنے والے حال کی حالت میں اسکی جان کے میدان میں نزول فرمایا اور اُسکے دل کے آسمان کے کنارہ سے اسپر جلوہ فرما ہوے اور دیدار کے اشارہ سے خوشخبری کا خلعت عطا فرمایا کہ اے بختیار اب تو نے خدا کو پالیا اور رسول (علیہ اللہ کا درود اور سلام) کی پیروی میں دوڑا کہ کہو کہ اگر تم سب اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمکو دوست رکھیگا اور دو جہان کو قدم کے نیچے کرلیا اور بہت بلند ہوگیا اور سب کا مالک ہوا کہ جسکے لیے مالک ہوا اسکے لیے سب ہے) کیا خوب ہاتھ پکڑنے والے باکمال پیر کہ ایک گھڑی میں مرید کو اصلی مقصد تک پہونچا دیا اور کیا خوب جمال والا مرید کہ ایک دم میں ابدی سعادت سے جا ملا اور پورا پہچاننے والا ملنے والا کامل کیا گیا ہوگیا جیسا کہ اللہ کے ملنے والے شیخ فریدالدینؒ عطار فرماتے ہیں (اے تیرے ملنے سے میں مطلق پہچاننے والا ہوگیا بڑا پہچاننے والا بلکہ سراپا حق ہوگیا ٭

در صحرائے تجلی جمال و کمال پیر دستگیر خود شتافت و در حال بے حلول حضرت شیخ العالمؒ در میدان جان او نزول فرمودند و از افق آسمان دل او متجلی بدو شدند و تشریف بشارت باشارت مشاہدہ بدو فرمودند کہ اے بختیارؒ اینک خدا را یافتی و در متابعت حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم بشتافتی کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و ہر دو جہان را زیر قدم بگذاشتی و بلند تر آمدی و مالک شدی و رای کہ من لہ المولے فلہ الکل زہے پیر دستگیر باکمال کہ در ساعتے مرید را بمقصود حقیقی رسانید و زہے مرید باجمال کہ در زمان واحد بسعادت ابدی پیوست و عارف کامل واصل مکمل گشت چنانچہ واصل کردگار شیخ فرید عطار مے فرمایند

بیت

اے ز وصلت عارف مطلق شدم
عارفی رفتہ[5] تمامت حق شدم

[5] قولہ عارفی رفتہ الخ یہ عارف زفت کی تحریف ہے زفت کے معنی بڑا ۱۲ مترجم اردو

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کہ اے بختیار
میری خانقاہ کے صحن میں ایک کنواں اس مقام پر چاہیے
شیخ بختیار اسیوقت گدالا لاکر کنواں کھودنے لگے جب
کھود چکے اور پانی نکلا حضرت شیخ العالمؒ نے اس
پانی پر تکبیر فرمائی اور تقسیم کیا پھر اشارہ فرمایا کہ اے
بختیار اس کنوئیں کو آج ہی باہر کی مٹی سے پاٹنا
چاہیے اور کنوئیں کی مٹی کا چبوترہ بنانا
چاہیے شیخ بختیار نے ایک ٹوکری سر پر
رکھی اور کنواں پاٹنے میں مصروف ہوگئے
یہانتک کہ سارا کنواں اسی روز بیرونی مٹی
سے پاٹ دیا اور کنوئیں کی مٹی کا چبوترہ بنا دیا اور کچھ
نہ پوچھا کہ یہ کنواں کیوں کھدوایا کیوں پٹوایا اور یہ
چبوترہ کیوں بنوایا چونکہ پیر کی ارادت میں ایسے مضبوط
اور اپنے خودی سے فانی اور پیر کی ذات کے
ساتھ باقی تھے اگرچہ مکتب میں کبھی معلم کے پاس
نہیں گئے اور الف با بھی استاد کے آگے تختی
رکھکر نہیں پڑھی تھی لیکن ہاتھ پکڑنے والے پیر
حضرت شیخ العالم کی بدولت اسم ربی تعلیم کا وہ حصہ
پایا کہ زمانہ کے عقلمند شیخ بختیار سے مشکلیں اور نکتے
حل کرایا کرتے اور جو بات کہتے اللہ پر تر کے
قرآن اور رسول (اللہم اللہ نے درود بھیجا) کے

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ فرمودند اے بختیار
در صحن خانقاہ من چاہے در ہمیقام میباید شیخ بختیار
در حال کلند آوردہ بکاویدن چاہ مشغول شدند
چون تمام کاویدہ آب برون آورد حضرت شیخ
العالم بر آن آب تکبیر فرمودند و قسمت کردند باز اشارت
شد کہ اے بختیار این چاہ را امروز از خاک بیرونی
باید انباشت و از خاک این چاہ چبوترہ میباید ساخت
شیخ بختیار سبدے بر سر کردند و با نباشتن چاہ
مشغول شدند تا آنکہ چاہ تمام بیدران روز از خاک
انباشتہ و پر کردہ و از خاک چاہ چبوترہ
بست و ہیچ نپرسید کہ این چاہ را از برائے چہ
کاویدند و از برائے چرا انباشتند و این
چبوترہ بچہ غرض بستند لاچار چون ولارادت
پیر چنان مستحکم بود و از خود فانی و بذات پیر باقی بود
اگرچہ در مکتب نزد معلم گاہے نرفتہ گاہے
حروف تہجی ہم از اوستاد در تختہ ظاہر نخواندہ
بود نامازدولت پیر دستگیر حضرت شیخ العالم
بہرہ مند بعلم اللہ چنان گشت کہ دانشمندان
وقت حل مشکلات و معضلات از وے میکردند
و او ہرچہ گفتے از کتاب خدائے تعالے
و از احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

احادیث کے خلاف نہ کہتے اور سب عالم اسکا اقرار
کرتے اور انکے حال اور کمال مین حیران تھے جب انکے
ظاہری حالات یہ تھے تو باطنی کیسے ہونگے۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز بیٹھے تھے
شیخ بختیار رح آئے اور سامنے کھڑے ہوکر عرض کیا اے
ہاتھ پکڑنے والے پیر اگر حکم ہو تو یہ غلام سوداگری
کو جائے انھون نے پیشتر بھی کچھ سوداگری کی تھی
اور جو پیدا کرتے ہاتھ پکڑنے والے پیر کے سامنے لاتے
اور ہاتھ پکڑنے والے پیر جو بقدر حصہ کے انکو دیتے
اسی مین بسر کرتے اور اپنا قوت گردانتے الغرض
حضرت شیخ العالم رح نے فرمایا کہ جاؤ لیکن دریا پار نجاؤ
کیونکہ دریائے شور تک اس فقیر کی ولایت کی حد ہے
شیخ بختیار پیر کی اجازت سے روانہ ہوئے اور جہان
جاتے بغیر اجازت ہاتھ پکڑنے والے پیر کی نجاتے
اور جو قدم کہ راہ مین اٹھاتے بغیر اجازت ہاتھ
پکڑنے والے پیر کی نہ اٹھاتے اور جو سانس لیتے
بغیر پیر کی یاد کے نہ لیتے اور ہمیشہ ایک حال مین
آنکھین بند کیے رہتے الغرض جب سوداگری سے
واپس چلے ٹھگون نے خبر پائی کہ انکے پاس
عمدہ اسباب ہے اور یہ جوہری تھے موتی اور
جواہرات کی سوداگری کرتے ٹھگ انکے ساتھ ہولیے

بیرون نگفتے و ہمہ علما اعتراف نمودندے در حال
و کمال شیخ بختیار ہمہ علما حیران بودند این حالات
ظاہرش بود و حالات باطنش چہ بودہ باشد
نقل است کہ حضرت شیخ العالم روزے نشستہ بودند
شیخ بختیار آمد و پیش استادہ عرض کرد کہ اے پیر دستگیر
اگر فرمان شود این بندہ در سوداگری رود و اوشان
پیشتر سودا ہم کردہ بود و ہرچہ از سودا پیدا
کردے پیش پیر دستگیر آوردے و ہرچہ پیر دستگیر
حسب قسمت او را دادے بہمان بسر بردے
و قوت خود ساختے حضرت شیخ العالم قدس سرہ
فرمودند برو اما آنطرف دریا مرو کہ تا دریا
شور حد ولایت این فقیر ہست شیخ بختیار رح برائے
سوداگری باذن پیر روان شد ہرجا کہ میرفتے
بغیر اذن پیر دستگیر نرفتے و ہر قدم کہ در راہ
نہادی و بغیر اذن پیر دستگیر نزدے و ہر دم
کہ برآوردے بغیر یاد پیر نمی برآوردے دائم
الاحوال چشم بستہ میماندے الغرض چون از
سوداگری باز گشت قطاع الطریق اطلاع یافتند
کہ این مرد کالائے نفیس است دارد
جوہرے بود سودائے مروارید و جواہر
میکرد ایشان برابر مے آمدند

جہان شیخ بختیار اُترتے وہین
وہ بھی اُترتے شیخ بختیار بھی عقلمند اور سنجیدہ تھے
جان گئے کہ یہ ٹھگ ہین میرے پیچھے پڑے ہین
ایک جگہ ایک نانبائی کے یہان اترے وہ بھی
وہین اُترے شیخ بختیار نے کھچڑی پکوائی اور اُسمین
گھی ڈلوایا اور پیالہ دیگچی کے اوپر رکھا اور یہ بہانہ
کرکہ مین بیت الخلا ہوکر آتا ہون وہان سے
روانہ ہوگئے اور وہ کھچڑی اور گھی وہین چھوڑگئے
گھڑی بھر انکا انتظار کیا جب یہ واپس نہ آئے
کہا بھاگ گئے فورًا ٹھگ بھی روانہ ہوگئے یکایک
شیخ بختیار سے جا ملے اور باہم مصاحب ہوگئے
پھر شیخ بختیار ایک مقام مین پہونچے اور ایک لونڈی
خریدی اور وہین رہ پڑے ٹھگون نے بھی وہین قیام کیا
اور ایک مدت مقیم رہے ایک روز شیخ بختیار کپڑے
دھونے کے بہانہ نکلے اور لونڈی کو وہین گھر مین
چھوڑکر چل دیے اور ایک رات مین چالیس کوس
کے قریب راہ طے کی صبح کو ایک درخت کے نیچے
بیٹھے اور جی مین کہا کہ مین اتنی مسافت طے کر آیا
ٹھگ مجھکو کب پا سکینگے کہ یکایک ٹھگ آپہونچے
اور شیخ بختیار کو پکڑ کر زمین مین پچھاڑ کر گلا کاٹنا چاہتے تھے
کہ انھون نے اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیر کو یاد کیا

ہر جا کہ شیخ بختیار فرود آمدی ایشان نیز فرود
آمدندے شیخ بختیار ہم مرد عاقل سنجیدہ بود دریافت
کہ ایشان قطاع الطریقند در خیال من شدند
اندر مقامے بدکان نانبائے فرود آمد ایشان
ہم آنجا فرود آمدند شیخ بختیار دیگ کھچڑی
پزانید در روغن مادہ گاو انداخت و قدح
بالاے آن دیگ داشت و گفت قدرے
استراح کردہ بیایم و باین بہانہ روان شد
و آن دیگ کھچڑی در روغن ہمچنان گذاشت
ایشان ساعتے نشستہ منتظرش بودند چون
نیامد گفتند از ما فرار نمود و شتاب روان شدند تا
بشیخ بختیار پیوستند و با یکدیگر مصاحب شدند
شیخ بختیار در مقامے آمد کنیزکے خرید و فرود
ہمانجا ماند ایشان نیز در آن مقام ماندند
بحیلہ شستن جامہ بیرون آمد و خانہ کنیزک را
گذاشتہ روان شد مسافت سی و چہل کروہ
روز و شب آمد چون صبح شد زیر درختے نشست
و با خود گفت کہ من چندین کروہ آمدم ایشان کجا بیابند
ناگاہ بے آگاہ ایشان رسیدند و گرفتند و در زمین
غلطانیدند و میخواستند کہ حلقش ببرند و سرش از تن جدا
کنند شیخ بختیار پیر دستگیر خود را یاد کردند

حضرت شیخ العالم عصا ہاتھ مین لیئے ہوئے
فوراً پہونچ گئے اور فرمایا اے بختیار مار مار
ٹھگون پر ہیبت چھاگئی اور ان کو چھوڑ کر
علیحدہ کھڑے ہو رہے اور حضرت
شیخ العالم غائب ہوگئے ٹھگون نے پوچھا
یہ کون شخص تھے اور تمھارے کون ہین
شیخ بختیار نے کہا کہ یہ میرا ہاتھ پکڑنے والے
پیر ہین یہ میرے ساتھ رہتے ہین اور مین انکی تقویت
کی وجہ سے دونون جہان مین نہین ڈرتا اور کسی کا خوف
مجھ پر طاری نہین ہوتا۔ ٹھگ حیران رہ گئے اور کہا
کہ تم اسی بل پر اکیلے پھرتے ہو اور نفیس مال کی تجارت
لیتے ہو کہ تمھارا پیر ایسا زبردست ہے بعد اسکے ٹھگون نے
پنج تنگہ اپنی جیب سے نکالکر شیخ بختیار کو دیا اور
کہا یہ تنگہ ہماری طرف سے اپنے پیر کے لیئے لیجاؤ
ہمارا اسلام پہونچانا اور عذر خواہی کرنا شیخ بختیار
وہ پانچ تنگہ لے لیئے اور روانہ ہوگئے۔ جب
حضرت شیخ العالم کی خدمت مین آئے پہلے وہ پانچون
سامنے رکھے اور تمام ماجرا عرض کیا حضرت شیخ العالم
ہان ایسا ہی تھا جیسا تم کہتے ہو۔
[illegible] ہے کہ حضرت شیخ العالم کوٹھے پر حجرہ مین شغل
[illegible] تھے کہ اپنے فرزند حضرت

حضرت شیخ العالم عصا بردست کرده فی الحال
رسیدند و فرمودند که اے بختیار بزن شدن
ایشان هیبت خوردند و ورا گذاشته از وے
جدا شده بایستادند حضرت شیخ العالم از پیش نظر
غائب شد بعده ایشان پرسیدند این مرد که
بود و از آن تو کہ باشد شیخ بختیار گفت که این
مرد پیر دستگیر منست ہمراه من باشد و من بقوت
این مرد در ہر دو جہان خوف ندارم و از ہیچکس
باک نمی آرم ایشان حیران ماندند و گفتند اے
تو ہم بدین قوت تنها میگردی و سودای کالاے
نفیس میکنی که پیر تو چنین غالبست بعده ایشان پنج تنگه
از خود کشیدند و شیخ بختیار را دادند و گفتند که
این فتوح از جهت پیر خود ببر و خدمت
ما برسانی و عذر بخواهی شیخ بختیار آن پنج تنگه
گرفته روان شد چون پیش حضرت شیخ العالم
آمد آن پنج تنگه اول پیش نهاد و کیفیت
تمام ماجرا شرح کرد حضرت
شیخ العالم فرمودند آرے همچنین بود
چنانچه میگوئی۔
نقل است که حضرت شیخ العالم بالاے
بام در حجره مشغول بود فرزند خود حضرت

شیخ عارف احمد کو بلایا اور فرمایا جاؤ بختیار کو بلا لاؤ حضرت
شیخ المشائخ شیخ عارف احمد شیخ بختیار کے دروازہ
پر گئے اور دستک دی شیخ بختیار اپنی بی بی سے
مقاربت کیا چاہتے تھے مگر فوراً بی بی کو پلنگ پر
چھوڑ کر کپڑے ہین اپنے ہاتھ پکڑنے والے پیر کی خدمت مین
چلے آئے اور زمین بوس کر کے غلام کی مانند کھڑے
ہو گئے حضرت شیخ العالم نے فرمایا پھر جاؤ شیخ بختیار
نے زمین بوسی کی اور واپس گئے کہتے ہین کہ شیخ
بختیار مین قوت شہوت بدرجہ کمال تھی یہانتک
کہ بعض وقت اس قوت کے غلبہ سے بیقرار ہو جاتے
واللہ اعلم شاید یہ قوت امتحان کے لیئے ہو کہ وہ
ایسے غلبہ مین فرمانبرداری پر مستقل رہتے ہین یا نہین
نقل ہے کہ ایک روز حضرت شیخ العالم نے سماع
سنا بعد فراغت سماع کے لونڈی سے فرمایا جاؤ گھر سے
کچھ لا کر گویون کو دے لونڈی گھر مین گئی حضرت
کی بی بی نے غصہ کیا اور کچھ نہ دیا اور کہا جا کہ دے
گھر مین کچھ نہین حضرت شیخ العالم نے گویون سے
فرمایا یہی لونڈی لیجاؤ اسیر بعض مریدون نے
چند تنکہ گویون کو دے کر لونڈی چھوڑا لیا۔ حضرت
شیخ العالم جب گھر مین تشریف لیگئے تو لونڈی کو دیکھ کر
فرمایا یہ لونڈی کیونکر آگئی مین نہ ہونگا فوراً باہر

شیخ عارف احمد را طلبیدند و فرمودند برو و بختیار را
طلبیده بیار حضرت شیخ المشائخ شیخ عارف احمد بر در
شیخ بختیار رفتند و دست زدند شیخ بختیار میخواست
که با زن خود صحبت کند در اثنای آن بود که دخول کند
فی الحال همچنان زن را بر چارپائی گذاشته و جامه
فرو گرفته پیش پیر دستگیر خود آمد و سر بر زمین نهاده
بنده وار بایستاد حضرت شیخ العالم فرمودند باز گرد
شیخ بختیار سر بر زمین نهاد و بازگشت منقول است
که شیخ بختیار شهوت کمال داشت بحدیکه بعضے وقت
واز غلبۂ شهوت بیقرار شدے واللہ اعلم
مگر این طلب از جهت امتحان باشد که او در آن وقت
مگر متابعت مستحکم دارد یا نے۔
نقل است که روزے حضرت شیخ العالم سماع کردند
بعد از فراغ سماع کنیزک خود را فرمودند برو از خانه
چیزے بیار مطربان را چیزے بده کنیزک در خانه رفت
اهل بیت حضرت شیخ العالم مزاج گرم کردند چیزے
ندادند و گفتند برو بگو که در خانه چیزے موجود نیست
حضرت شیخ العالم مطربان را فرمودند که همین کنیزک را ببرید
بعضے مریدان چند تنکه داده کنیزک مذکور را از مطربان رها
کنانیدند حضرت شیخ العالم چون در خانه نظر بر آن کنیزک افتاد
فرمودند چون این کنیزک را نخواهم ماند فی الحال از خانه بیرون

تشریف لے آئے اور شیخ بختیار سے فرمایا شیخ بختیار البستر
باندھو کہ مین یہان سے روانہ ہو جاؤن اور سفر کرون
شیخ بختیار نے ہاتھ پکڑنے والے پیر کے حکم سے بستر باندھا
اور دونون بزرگوار روانہ ہو کر شہر اودھ مین پہونچے
اور محلہ شیخ پورہ مین دریا کنارہ فروکش ہوے بعد چہار گھڑی
جب حضرت شیخ العالم کی نظر دریا کنارہ پر پڑی فرمایا
اے بختیار ہمارے قصبہ ردولی مین دریا کنارہ بھی ہے
شیخ بختیار نے عرض کیا اے ہاتھ پکڑنے والے پیر یہ
ردولی مین اودھ ہے فرمایا اے بختیار ہم اودھ مین
کیون آئے شیخ بختیار نے سب ماجرا عرض کیا حالانکہ حضرت
کو یہ ماجرا کچھ یاد نہ تھا اودھ کو بھی منظور نہ فرمایا اور
فرمایا اے بختیار اپنی ردولی کیون چھوڑین فوراً
اٹھکر روانہ ہوئے اور اپنے مقام مین واپس آکر
مشغول بخدا ہو گئے۔

**نقل** ہے کہ ایک نوربافت موضع آسو مین رہتا
تھا اور شیخ سماء الدین کا مرید تھا لیکن حضرت شیخ العالم
کی خانقاہ مین کبھی کبھی آکر حضرت کے مریدون مین
رہا کرتا ایک روز حضرت کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور
عرض کی اے مخدوم جو کچھ مین مخدوم کی خانقاہ مین
دیکھتا ہون اپنے پیر کی خانقاہ مین نہین دیکھتا حضرت
شیخ العالم نے فرمایا اے نوربافت وہ امیر ہین درویش نہ

آمدند شیخ بختیار را فرمودند اے شیخ بختیار تکیہ ببند تا
ازینجا بیرون آیم و سفر کنم شیخ بختیار باذن پیر دستگیر
تکیہ لبست و ہر دو بزرگواران روان شدند در شہر اودھ
رسیدند در محلہ شیخ پورہ بالاے لب آب قرار گرفتند بعد
انصرام مدت تشناہ حضرت شیخ العالم را چون نظر بر لب
آب افتاد فرمودند اے بختیار در قصبہ ردولی لب
آب ہم ہست شیخ بختیار گفت اے پیر دستگیر این ردولی
نیست اودھ ہست حضرت شیخ العالم فرمودند
اے بختیار ما در اودھ برائے چہ آمدیم شیخ بختیار
کیفیت تمام عرضداشت کرد حضرت شیخ العالم
را از کیفیت ماجرا ہیچ در خاطر نبود اودھ
ہم منظور نفرمودند و فرمودند اے بختیار رحج ما
مقام ردولے خود را برای چہ بگذارم فی الحال خاستند
و روان شدند و در مقام خود باز آمدند و مشغول بحق گشتند۔

**نقل** است کہ مانکے در موضع اسو می بود و مرید شیخ
سماء الدین بود اما در خانقاہ حضرت شیخ العالم گاہ بیگاہ
می آمدے و با مریدان حضرت شیخ العالم می نشستے و می بود
روزے بود نزد پیش حضرت شیخ العالم آمدہ بایستاد و عرض
کرد اے مخدوم انچہ در خانقاہ آنحضرت می بینم در خانقاہ پیر خود
نمی بینم حضرت شیخ العالم فرمودند اے حائک
ایشان مولا لیکا نند نہ درویشان

کیونکہ درویشی اور ہی کام ہے اور امیری اور نور باف
نے کہا اے مخدوم مین انکا مرید نہونگا بلکہ مخدوم کے
مریدون کے سلسلہ مین داخل ہونگا حضرت شیخ العالم رح
نے فرمایا جا اُنکی ٹوپی پھیر دے نور باف نے شیخ
سمار الدین کی خدمت مین جاکر ٹوپی الپس کردی اُسپر انکے مریدون نے
اسکو گھوسے مارے اور کہا یہ مرتد ہوگیا الغرض نور باف
وہانسے حضرت شیخ العالم رح کی خانقاہ مین آکر حضرت کے
غلامون مین داخل ہوگیا اور دن رات خدمت مین
غلامون کی مانند کھڑا رہتا ایک روز نور باف نے
حضرت شیخ العالم کی خدمت مین عرض کیا اے ہاتھ پکڑنیوالے
پیر اگر حکم ہو تو کعبہ شریف جاؤن حضرت شیخ العالم
نے فرمایا چند روز صبر کر اگر چاہا اللہ بہتر نے مین
اور تو ایک ساتھ جائینگے نور باف اس ارادہ سے
باز رہا بعد اسکے اور کئی بار نور باف نے حضرت
کی خدمت مین آکر یہی عرض کی حضرت نے ہر بار
وہی فرمایا کہ مین اور تو ہمراہ جائینگے اور نور باف
ہر بار صبر کرتا رہا تا آنکہ ایک بار سفر کے لیے کمر باندہ
کر حضرت شیخ العالم کے روبرو حاضر ہوا اور عرض کیا
اے ہاتھ پکڑنیوالے پیر اگر حکم ہو تو غلام کعبہ شریف جائے
اور حضرت رسول اللہ پر اللہ کی رحمت اور سلام
کی زیارت سے فائدہ اٹھائے حضرت شیخ العالم رح نے فرمایا کہ

کہ درویشی کارے دیگر ست و مولائی کارے دیگر
حائک گفت ای مخدوم ما مرید ایشان نخواہم شد در
سلک بندگی بندگان مخدوم در خواہم آمد حضرت
شیخ العالم فرمودند برو طاقیہ[۱] ایشان باز گردان حائک
بر شیخ سمار الدین رفت و طاقیہ باز گردانید بعضے از مریدان
شیخ سمار الدین او را بشتہا زدند و گفتند کہ این مرتد
شد الغرض حائک از انجا در خانقاہ حضرت شیخ العالم
آمد و منسلک در سلک بندگان حضرت شیخ العالم
گشت و در خدمت بندہ وار شب و روز استادہ
بود روزے از روزہا حائک در پیش حضرت
شیخ العالم آمدہ عرض کرد اے پیر دستگیر اگر فرمان شود
این بندہ جانب خانہ کعبہ رود حضرت شیخ العالم فرمودند
چند روز قرار گیر انشاء اللہ تعالے ما و تو یکجا خواہیم
رفت حائک باز ماند بعدہ بارہا چند کرت عرض کرد حضرت
شیخ العالم ہر بار ہمچنین فرمودند کہ ما و تو یکجا خواہیم رفت
او بارہا صبر کرد تا روزے مستعد شدہ کمر مسافت
بستہ آمدہ عرض کرد اے پیر دستگیر اگر فرمان شود این
بندہ جانب خانہ کعبہ رود و بزیارت حضرت
رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
مستفید گردد حضرت شیخ العالم فرمودند اے

[۱] قولہ طاقیہ ٹوپی کے معنی مین ہے ۱۲

نور باف اپنے گھر پھر جا اگر اللہ بہتر نے چاہا صبح کو
مین دہین آونگا اور ہم اور تور و اتہ ہوسنگے۔ نور باف
اپنے گھر واپس گیا یکایک آدھی رات کو حضرت
شیخ العالم رح نے موضع مذکور کے متصلہ جنگل کے کنارہ لفظ
حق بلند آواز سے ہیبت کے ساتھ کہنا شروع کیا اسنے
جانا کہ حضرت شیخ العالم آگئے فورًا اٹھکر دوڑتا ہوا
آیا اور حضرت شیخ العالم کے ساتھ چلنے لگا کیا دیکھے
کہ تین آدمی اور حضرت شیخ العالم رح کے آگے جارہے ہین
انکے پیچھے حضرت رح اور حضرت کے پیچھے یہ یہانتک کہ
اسیطرح جاتے جاتے موضع انجولیہ مین پہونچکر صبح ہونے
لگی حضرت نے نور باف کو حضرت رسالت پناہ (انپر
اللہ نے رحمت اور سلام بھیجا) کا قدمبوس کرایا اور
عرض کیا یہ بیچارہ ضعیف ہے وہانتک پہونچ نہین سکتا
بعد اسکے نور باف کیا دیکھے کہ کوئی نہین نور باف حیران
رہ گیا اور حضرت شیخ العالم رح کی خانقاہ مین آیا حضرت نے
فرمایا حضرت محمد مصطفے صلعم کی زیارت کیسی نصیب
ہوئی اسنے کہا ہان ہاتھ پکڑنے والے پیر کی بدولت
حضرت محمد مصطفے (انپر اللہ نے رحمت اور سلام بھیجا)
کی زیارت مجکو میسر ہوئی کہ پابوسی سے مشرف ہوا
حضرت شیخ العالم نے فرمایا تونے جانا کہ حضرت رسول
صلعم کے پیچھے کون کون تھا نور باف نے کہا نہین

حائک درخانہ خود باز رو انشاء اللہ تعالی علی الصباح
ما ہمانجا خواہیم آمد و ما و تو روان خواہیم شد حائک بخانہ
خود بازگشت ناگاہ حضرت شیخ العالم در نیم شب در کنارہ
جنگل موضع مذکور لفظ حق بہیبت زدند و بلند فرمودند
او دانست کہ حضرت شیخ العالم آمدند در حال برخاست
و دوان شدہ آمد برابر حضرت شیخ العالم روان شد
چہ بیند کہ سہ نفر دیگر پیش حضرت شیخ العالم میروند
و پس ایشان حضرت شیخ العالم و بعدہ آن حائک
ہمچنین میرفتند تا موضع انجولیہ رسیدند کہ صبح دمیدن
آغاز کرد حضرت شیخ العالم حائک گرفتند و در پای
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم انداختند
و گفتند این بیچارہ ضعیف ست تا انجا رسیدن
نمیتواند بعدہ آن حائک چہ بیند کہ ہیچ یکے نیست
حائک حیران شد و در خانقاہ حضرت شیخ العالم
آمد حضرت شیخ العالم فرمودند چگونہ زیارت
حضرت محمد مصطفے حاصل شد او گفت آرے
بدولت پیر دستگیر زیارت حضرت محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کردیم کہ بپابوس
مشرف شدم حضرت شیخ العالم فرمودند دانستی
کہ پس حضرت رسول کیان بودند حائک گفت نمیدانم

لہ قولہ کیان کاف کیا میہ کی جمع بنائی ہے ۱۲

فرمایا شیخون کے شیخ پرہیزگارون کے مرشد دین کے
رہنما حضرت شیخ فرید الحق والدین گنج شکر مسعود تھے
اور انکے پیچھے مشائخ کے بادشاہ حضرت شیخ
نظام الحق والدین اور انکے پیچھے یہ فقیر

**نقل** ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز اپنی
خانقاہ مین بیٹھے تھے تاتار خان بزرگ
قصبہ ردولی کا مقطع حضرت شیخ العالم
کے حضور مین آکر کھڑا ہوا حضرت نے سر اوٹھاکر
اسکو دیکھا اور فرمایا جہان مین وہ چال چل کہ کچھ
روز تو باقی رہے تاتار خان فوراً زمین پر گر کر بیہوش
ہوگیا تھوڑی دیر بعد اسکو لوگون نے زمین سے
اٹھایا اور منہہ پر پانی کے چھینٹے مارے یہانتک
کہ ہوش مین آیا اور بعد اسکے ایسا معتقد ہوا کہ
اکثر اوقات اکیلا پیادہ پا حضرت شیخ العالم کے
حضور مین آیا کرتا۔

**نقل** ہے کہ ایک روز حضرت شیخ العالم اپنی
خانقاہ مین بیٹھے تھے کہ محمد خان نے آکر عرض کیا
اے مخدوم آج سوداگر سات آٹھ سو گھوڑے عربی ترکی لائی
ہین حضرت شیخ العالم نے فرمایا جاؤ لو محمد خان نے عرض کیا
روپیہ کہان ہے حضرت شیخ العالم نے پھر فرمایا جاؤ لو محمد خان نے عرض کیا
کہ اے مخدوم روپیہ کہان ہے جب تین مرتبہ یہی عرض کیا حضرت

حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ فرمودند
حضرت شیخ المشائخ مرشد الاتقیا ہادی الاصفیا حضرت
شیخ فرید الحق والدین گنج شکر مسعود قدس اللہ سرہ بودند
پس ایشان سلطان المشائخ حضرت شیخ نظام الحق والدین
قدس اللہ سرہ بودند و پس ایشان این فقیر بود۔

**نقل** است کہ حضرت شیخ العالم روزی در خانقاہ خود نشستہ
بودند تاتار خان بزرگ قصبہ ردولی پیش حضرت
شیخ العالم آمد و ایستادہ شد حضرت شیخ العالم سر بر آوردند
و طرف تاتار خان نظر کردند و فرمودند در جہان چنان
رو کہ چند روز بمانی تاتار خان در حال بر زمین افتاد
و بیہوش گشت و بعد از زمانے او را از زمین برداشتند
و آب بر روے او زدند تا از بیہوشی بہوش آمد
و بعد ازان چنان معتقد شد کہ اکثر اوقات
پیادہ پا و تنہا در حضرت شیخ العالم
آمدے۔

**نقل** است کہ روزے حضرت شیخ العالم در خانقاہ خود نشستہ
بودند محمد خان آمدہ عرض کرد کہ اے مخدوم امروز سوداگران
اسپان آوردہ اند ہفصد و ہشت صد اسپ ترکی و تازی آمدہ است
حضرت شیخ العالم فرمودند برو بستان محمد خان عرض کرد کہ
زر کجاست باز حضرت شیخ العالم فرمودند برو بستان باز
محمد خان عرض کرد کہ اے مخدوم زر کجاست چون سہ کرت حضر

شیخ العالم نے فرمایا اگر تمہیں ہو تو نہیں ہیں کہتے ہیں کہ
حضرت شیخ العالم نے اسپر بادشاہی کی نظر ڈالی تھی اور وہ
شاہزادہ شبیہ سارنگ و ملو بادشاہ دہلی کا تھا لیکن چونکہ
کم نصیب تھا حضرت شیخ العالم کے ارشاد کی تعمیل نہ کی
نقل ہے کہ سلیمان شاہ ایک سوداگر حضرت شیخ العالم کا
مرید تھا جب مفلس ہو جاتا اور پونجی نہ رہتی اپنے پیر شیخ العالم
کی خدمت میں آکر اور زمین بوس ہو کر عرض کرتا کہ اے ہاتھ
پکڑنے والے پیر میرے پاس کچھ نہیں جس سے تجارت کر کے اوقات
بسر کروں حضرت شیخ العالم فرماتے تو کتنا روپیہ مانگتا ہے
سلیمان شاہ نے نقل کیا ہے کہ میں ہر مرتبہ ہاتھ پکڑنے والے
پیر سے سو روپیہ مانگتا اور کہتا اے ہاتھ پکڑنے والے پیر اگر میرے
پاس سو روپیہ ہوں تو دلی اطمینان سے تجارت اور بسر اوقات
کروں حضرت شیخ العالم فرماتے جا تجھے سو روپیہ واپس
ملیں زمین بوس ہو کر واپس آتا اور یکایک غیب سے
سو روپیہ مل جاتا اور اطمینان خاطر سے تجارت کرتا اور خوش
رہتا اگر میں زیادہ کہتا کہ میری پونجی سو روپیہ بڑھ جائے
ہرگز نہ بڑھتی ہمیشہ میری سو روپیہ کی پونجی رہتی -
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم فرماتے تھے کہ چراغ گاذران
میں خواجہ اسحاق گاذر دہلی کا چراغ روشن ہے قیامت تک
روشن رہیگا چنانچہ خواجہ اسحاق اسی مضمون کے مطابق یہ شعر
خود اپنی زبان سے فرماتے تھے

شیخ العالم فرمودند اگر نیست نیست منقولست که حضرت
شیخ العالم نظر بادشاهی بر وکرده بودند و بادشاهزاده
شبیه سارنگ و ملو بادشاه دهلی بود اما چون بی نصیب
بود امر حضرت شیخ العالم را مقرون بتعمیل ننمود
نقل است که سلیمان شاه سوداگر مرید حضرت
شیخ العالم بود هر بار که فقیر گشتی و مال نبودی به
پیر خود حضرت شیخ العالم آمده و سر بر زمین نهاده
عرض کردی که ای پیر دستگیر من چیزی نیست که کاری
کنم و قوت خود سازم حضرت شیخ العالم میفرمودند بخواه
چه مقدار که میخواهی او گفت که من هر بار از پیر دستگیر
صد تنگه میخواستم و میگفتم ای پیر دستگیر اگر نزد من
صد تنگه باشد بفراغ خاطر سوداگری کنم و قوت سازم
حضرت شیخ العالم میفرمودند برو صد تنگه دادیم
این بنده سر بر زمین نهاده باز گشتی ناگاه صد تنگه
از غیب میرسید و بفراغت سوداگری میکردم
و خوش میماندم اگر این بنده زیاده طلب میکرد که مایه من
از صد زیاده شود هرگز نشد و دائم همین صد تنگه مایه بود
نقل است که حضرت شیخ العالم میفرمودند چنانچه
در گاذران چراغ خواجه اسحاق گاذر دهلی میسوزد
تا روز قیامت خواهد سوخت خواجه اسحاق بمقتضا
این معنی این بیت بر زبان خود میفرمود

## بیت کا ترجمہ

اگر تمام دنیا میں ہوا کا طوفان ہو
اقبالمندون کا چراغ ہرگز گل نہو

ہم بھی ایک دیگ کھانا پکاتے ہیں اور قیامت تک مخلوق کھاتی ہے
ذرہ بھر اس دیگ سے کم نہو اور سب خلق کا بھی فائدہ ہے
بعد اسکے ایک دیگ لاے اور چولھے پر چڑھائی اور آنچ
کر کے کھانا پکایا اور مخلوق کے گذرگاہ پر رکھدی جو کوئی آتا
اسکا کھانا کھاتا اور کم نہوتی تین روز آیندہ روندہ نے سیر ہوکر
اس سے کھانا کھایا اور دیگ بھری کی بھری رہی بعد اسکے
اپنے جی میں یہ مخاطرہ فرمایا کہ اے احمد دنیا میں مشہور ہوجائیگا
کہ احمد ایسا بزرگ ہے اور شہرت آفت ہے جس سے سب فنا مند
ہوتے ہیں اور گمنامی راحت ہے جس سے کوئی رضامند
نہیں ہوتا) اے احمد بندے خدا کے ہیں وہ سب کا رزق
دینے والا ہے بڑا ہے جلال اسکا وہ جانے اور اسکے بندے
تو اس فکر سے یکسو ہو اور دل کے گھوڑے کو وسیع میدان
(در اور سیع دنیا میں لیجے اپنا کام اللہ کو) کے جولان دے اور اپنے
آپ کو اپنے آپ سے اور اپنے کام سے یکسو کر اور اس نام و
نشان کی ہستی سے فنا ہو جا اور مالک کے مالک کی ذات
کی ہستی میں گم (قائم ہوگا مالک اسکا بغیر کسی نشان کے
جا حضرت شیخ العالم نے یہ خطرہ اپنے جی میں پختہ کر لیا اور
فورا تکبیر حج کے ولایتون کو فقر پڑھنے کی فرمائی اور

## بیت

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ مقبلان ہرگز نمیرد

ما نیز دیگ از طعام بپزیم فی تا انقراض عالم خلق بخورند
ہیچ ازان دیگ کم نشود و درین فائدہ خلق ہمہ ہست
بعدہ دیگے آوردند بر دیگدان نہادند و آتش کردند
طعام دران دیگ پختند بعدہ آن دیگ را درمیان
رہگذر خلق داشتند ہر خلق کہ می آمد و سیر می شدند
طعام ازان دیگ میخوردند ہیچ نقصان نمی شد تا سہ
روز خلق آیندہ و روندہ طعام ازان با سیری میخوردند
و دیگ ہمچنان میماند بعدہ در خاطر شریف
ہمچنین گذرانیدند کہ اے احمد در عالم شور خواہد شد
کہ احمد چنین شیخ است والشہرۃ آفۃ کل یرضی منہا
والخمول راحۃ لا یرضی منہا احد اے احمد بندگان
خدا اند رازق مطلق جل جلالہ داند و بندگان
او داند تو ازین میان بیرون آی و اسپ خاطر را
در میدان وسیع و انوصل دینی الی اللہ جولان نمای
و خود را از خود و از کار خود بیرون آری و از ہستی
این نام و نشان فانی شود در ہستی ذات مالک الملک
لا یزال ملکہ بے نشان از حضرت شیخ العالم این خطرہ را
در دل مقرر کردند بعد تکبیر برآمد بفقرا بیان حق ادا فرمودند

مذکور نہین پر وسے ٹپکی کہ ٹوٹ گئی۔
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم فرماتے تھے کہ جب
پنڈوہ تک مین پہونچا کسی مسلمان سے ملاقات نہوئی لیکن
اودھ مین آدھا مسلمان ایک بچہ ملا اور یہ اشارہ
شیخ جمال گوجری کی طرف فرمایا (ان پہ
اللہ کی رحمت ہو) اور فرماتے کہ منصور بچہ تھا تاب
نلایا اور بھید کھولدیا بعض مرد ایسے ہین کہ سمندر کے
سمندر پی جاتے ہین اور ڈکار نہین لیتے اور فرماتے تھے
کہ نظامی بچہ تھا جسنے یہ شعر کہا بیت کا ترجمہ

نیکون کی صحبت دنیا سے دور ہوگئی
شہد کی مکھی کا گھر بھڑ کا چھتا ہوگیا

کیونکہ صحبت حضرت محمد مصطفے (ان پر اللہ کی رحمت و سلام) کی جیسی
صحابہ کے لیے تھی ویسی ہی اب بھی حال والون اور
صاحب حالی کی راہ کو دوستون کے لیے ہے (یہ اللہ کا فضل
ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے)
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم سب بزرگ پیرون کے
درجے قرار دیتے اور فرماتے کہ فلان فقیر یہان تک
پہونچا فلان یہان تک اور فلان کا یہ درجہ تھا اور فلان
اس درجہ پر پہونچا کیا خوب کمال اور کیا خوب
جمال کہ ابتک کوئی فقیر اس بلند مرتبہ کا اور صاحب
تصرف نہین ہوا ہے (یہ اللہ کا فضل ہے

مذکور بر زمین نہ زد تا بشکست۔
نقل است کہ حضرت شیخ العالم میفرمودند کہ از بھکر تا
پنڈوہ رسیدم ہیچ مسلمانی ملاقات نشد الا کہ در اودھ
یک بچہ نیم مسلمانی دیدم این اشارت بر شیخ جمال
گوجری کردند و میفرمودند کہ منصور بچہ بود طاقت نیاورد
و اسرار بیرون زد بعضے مرد اند کہ دریا ہا نوش
میکنند و آروغ نمیزنند و میفرمودند کہ نظامی بچہ بود
کہ این بیت گفت۔

بیت

صحبت نیکان زجہان دور گشت
خان عسل خانۂ زنبور گشت

کہ صحبت حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم
چنانچہ صحابہ را بود ہمچنین حالا ہم صاحبان حال
و محبان راہ ذوالجلال را ہست ذلک فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔
نقل است کہ حضرت شیخ العالم مقامات ہمہ پیران
بزرگ را متعین میکردند و میفرمودند کہ فلان شیخ
تا اینجا رسید فلان تا اینجا و فلان را این مقام
بود و فلان بدین منزل رسید خہے کمال و خہے جمال
کہ تا غایت ہیچ درویشی بدین علو مرتبہ
و صاحب تصرف نشدہ است ذلک فضل

جسے چاہے کرے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت شیخ العالمؒ ایک دیوار اُٹھاتے تھے اور اس دیوار پر سوار تھے شیخ جمالؒ گوجری کا اس کوچہ میں گذر ہوا فرمایا کہ یہاں ولی کی بو آتی ہے کھڑے ہوگئے کسی نے کہا یہاں حضرت شیخ العالم شیخ احمد عبد الحقؒ رہتے ہیں شیخ جمال الدینؒ گوجری حضرت شیخ العالمؒ کے پاس گئے حضرت شیخ العالمؒ اس دیوار پر سوار تھے شیخ جمال الدین گوجری نے کہا حضرت مخدومؒ یہ دیوار جنبش کرے اور چلے حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا کیا عجیب ہے دیکھنا و شنوا ہے اس کے بعد حضرت شیخ العالمؒ نے جس طرح گھوڑے کو چلاتے ہیں دیوار کو چلایا فوراً دیوار نے جنبش کی اور چل نکلی بعد اسکے حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا بابا جمالؒ اس گھوڑے کو چلاؤ پھر شیخ جمالؒ نے گھوڑے کو چلایا گھوڑی پیچھے ہی ہٹتی تھی آگے نہ بڑھتی اور نہ چلتی شیخ جمالؒ پر دہشت چھا گئی کس قدر سہما سا تھا لیکن باطن کی نظر سے حضرت شیخ العالم نے انکو امان دے رکھی تھی ورنہ معاملہ خطرہ سے خالی نہ تھا ۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ ایک روز بیٹھے تھے سپہرامؒ سامنے کھڑے تھے حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا

یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

نقل است کہ روزے حضرت شیخ العالمؒ دیوارے می ساختند و بالاے آن دیوار سوار بودند شیخ جمال گوجریؒ را دران کوچہ گذر افتاد فرمودند کہ اینجا بوئے ولی می آید استادہ شدند کسے گفت کہ اینجا حضرت شیخ العالمؒ شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ روحہ میباشند شیخ جمال الدینؒ گوجری پیش شیخ العالم رفتند حضرت شیخ العالمؒ بالاے آن دیوار سوار بودند شیخ جمال الدینؒ گوجری گفتند حضرت مخدومؒ این دیوار بجنبد و روان شود حضرت شیخ العالمؒ فرمودند چہ عجیب چہ دیدنی و شنوائیست آنگاہ حضرت شیخ العالمؒ چنانکہ مرکب را میجنبانند ہمچنان دیوار را جنبانیدند و ہمان دیوار جنبید و روان شد بعدہ حضرت شیخ العالمؒ فرمودند بابا جمالؒ این مادیان بجنبانید ہر چند کہ شیخ جمالؒ مادیان را راند پس گشت و پیش نرفت و روان نمیشد شیخ جمالؒ را دہشت گرفت کہ یکدم شیر زہرہ افتادی اما بنظر باطن حضرت شیخ العالمؒ امان دادہ بودند ورنہ خطرہ نبودہ است ۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ روزے نشستہ بودند سپہرامؒ پیش ایستادہ بودند حضرت شیخ العالمؒ فرمودند

اے بہرام مجھ سے مانگ جو چاہتا ہو کیونکہ مجکو صاحب
جلال کی درگاہ مین کامل درجہ کی ولایت حاصل ہے
بہرام کہتے ہین مین نے کچھ نہین کہا اور خاموش رہا پھر
حکم ہوا اے بہرام مانگ جو چاہے جب تک کہ کوئی
نہین آیا ہے بہرام کہتے ہین مین پھر خاموش رہا پھر
حکم ہوا اے بہرام جو چاہے مانگ کہ مجکو دو جہان کی
ولایت حاصل ہے جب تک کہ کوئی نہین آیا ہے
مانگ بہرام نے نقل کی کہ تین مرتبہ ہاتھ پکڑنیوالے
پیر نے فرمایا مین نے عرض کیا اے ہاتھ پکڑنے والے
پیر مانگتا ہون اگر باذن پھر حکم ہوا مانگ کیا مانگتا ہے
بہرام کہتے ہین مین نے عرض کیا اے ہاتھ پکڑنے والے
پیر مین گھوڑا نہین مانگتا روپیہ نہین مانگتا اور دنیا کا
مطلب نہین رکھتا آخرت کی طرف توجہ نہین کرتا
مجکو اصلی مقصد عنایت فرمایئے اور اللہ کے
سوا کا خیال دور کیجیے اور خدا تک پہونچایئے
اور جسکا وعدہ کل کا ہے آج ہی دلوا دیجیے
حضرت شیخ العالم نے فرمایا اے بہرام تو نے وہ
چیز مانگی جو دے نہین سکتے کہ ہر کسی کا مرتبہ نہین ہے
اور کوئی نہ دے سکیگا درمین نے یہ حکایت خود
بہرام کی زبانی سنی ہے اور انکو اسی برس کا
بوڑھا دیکھا ہے وہ کہتے تھے اور افسوس ذکر کرتے

بہرام بخواہ از من آنچہ خواہی کہ در حضرت ذوالجلال
ولایت بر کمال است بہرام مذکور میگوید کہ من ہیچ
نگفتم و ساکت ماندم باز فرمان شد اے بہرام بخواہ
آنچہ میخواہی مادام کہ کسے نیامدہ است باز او میگوید
کہ من ہمچنان ساکت ماندم باز فرمان شد کہ اے
بہرام بخواہ آنچہ میخواہی کہ بر من ولایت دو جہانست
مادام کہ کسے نیامدہ است بخواہ بہرام گفت کہ سہ
کرت پیر دستگیر فرمودند من عرض کردم کہ اے
دستگیر میطلبم اگر بیابم باز فرمان شد بطلب چہ میطلبی
بہرام میگوید کہ عرض کردم کہ اے پیر دستگیر اسپ
نمی طلبم و زر نمیخواہم و بدنیا مطلوب ندارم و
باخرت سر فرو نمی آرم مرا مطلوب حقیقی بسپار
و رقم ماسوی اللہ بردار و بخدا برسان
و آنچہ وعدۂ فرداست نقد وقت من گردان
حضرت شیخ العالم فرمودند اے بہرام تو چیزی
خواستی نتوان و او کہ در خور ہر کسے نیست
و کسے نتواند داد و من این حکایت از زبان
بہرام مذکور شنیدہ ام و او را پیر
ہشتاد سالہ دیدہ ام و او میگفت و تاسف میکرد
کہ واحسرتا فرو نمی آرم الخ سر بچیزے فرو آوردن اجا
چیز کی طرف توجہ ادا ... او ... ازنا م

اور حسرت کہاتے تھے کہ اگر یہ تمام زمانہ کا نصیب
دہر دو دنگا اسوقت ہاتھ پکڑ لے واسطے پیر کے
اب لیتا خواہ دنیا سے خواہ آخرت سے تو اسوقت
پیر مگی کا زمانہ فراغت سے گذارتا اور پوری امید اور
بڑی پناہ ہاتھ آتی اور مقصد حاصل کرلیتا۔

نقل ہے کہ ایک روز مولانا برہان الدین شیخ العالم
کے آگے کھڑے تھے فرمایا اے برہان دنیا لو گے شیخ برہان نے
کہا دنیا کی چیز میرے کام نہ آئیگی پھر حضرت شیخ العالم نے
فرمایا علم لوگے شیخ برہان نے کہا اے ہاتھ پکڑنے والے
پیر علم اور پڑھے ہوے کب پڑھونگا حضرت شیخ العالم نے
فرمایا یہ نہیں بغیر پڑھے اور بغیر محنت کیے ابھی کھڑے
کھڑے پڑھ لو شیخ برہان نے کہا اے ہاتھ پکڑنے والے
پیر علم میرے کام نہ آئیگا حضرت شیخ العالم نے فرمایا
دین لوگے شیخ برہان نے عرض کیا یہ بھی پیر کچھ کام نہ آئیگا
مجکو اللہ کا جمال چاہیے کیونکہ میرا دل بغیر اللہ کے
نہیں شگفتہ ہوگا حضرت شیخ العالم نے سکوت فرمایا
اور اپنے کام میں مشغول ہوگئے۔

نقل ہے کہ مخلص برہام کہ بادشاہ فیروز شاہ کے
غلاموں میں سے تھے حضرت شیخ العالم کی خدمت میں آیا کرتے
اور ہمیشہ صبح اور شام کا کہانا لاتے حضرت شیخ العالم
انکا کہانا خرچ فرماتے اور کچھ نہ پوچھتے کہ تم کون ہو

وحسرت میخوردی که اگر این همه روزگار دهر دو
تا بکار آنوقت از پیر دستگیر چیزے نیافتی که ای
از دنیا خواه از آخرت تا امروز این روزگار
بفراغ ای بسر میگذرانیدے و دریافتے تمام
و پناه عظیم بدست آمدی و مقصود حاصل کردی

نقل است که روزے شیخ برهان
پیش حضرت شیخ العالم استاده بودند حضرت
شیخ العالم فرمودند برهان دنیا خواهی
گرفت برهان گفت چیز دنیا بکار من نیاید
بازحضرت شیخ العالم فرمودند علم خواهی گرفت
باز شیخ برهان گفت اے پیر دستگیر نا پرسیده علم کی
توانیم خواند حضرت شیخ العالم فرمودند همچنین
بے خواندن و بے رنج کشیدن اینک الیتاده همان
شیخ برهان گفت اے پیر دستگیر علم بکار من نیاید
بازحضرت شیخ العالم فرمودند دین خواهی گرفت
باز شیخ برهان گفت این هیچ بکار نیاید مارا جمال الله
میباید که دلم جز بمشاهده حق نکشاید حضرت
شیخ العالم ساکت شدند و در کار خود مشغول گشتند

نقل است که مخلص برهام که بندگان فیروز شاه بود و بخدمت
حضرت شیخ العالم می آمد و هر دوام طعام صبح و شام می آورد حضرت
شیخ العالم طعام او خرج میفرمود و هیچ نمی پرسیدند که تو کیستی

اور کہاں کو کس لیے آتے ہو جب چھ مہینے گذر چکے
مخلص نے اپنے جی مین کہا اے مخلص تو نے چھ مہینہ اس
فقیر کی خدمت کی کبھی مجھ سے نہ پوچھا کہ تو کون ہے کیا
مقصد رکھتا ہے اگر مین اتنی مدت ایک پتھر کی خدمت کرتا
تو مقصد حاصل ہو جاتا اور یہ کہتے ہوئے اپنے گھر
واپس آئے حضرت شیخ العالم بھی انکے پیچھے پیچھے انکے
دروازہ پر پہونچے اور دستک دی مخلص کی لونڈی
باہر آئی حضرت شیخ العالم نے فرمایا جا کہہ کہ احمد دروازہ
پر کھڑا ہے لونڈی گئی مخلص نے پوچھا کون ہے لونڈی نے
کہا وہ فقیر ہین جنکے پاس تم ہر روز جاتے تھے مخلص
فوراً دوڑے اور قدمبوس ہوئے حضرت شیخ العالم نے
فرمایا تو نے آج میرا گلہ کیا مخلص نے کچھ جواب نہ دیا
اور فوراً حضرت شیخ العالم کو اپنے گھر مین لیگئے اور کھانا
سامنے رکھا کھانا کھانے کے بعد حضرت شیخ العالم روانہ
ہوگئے اور اپنی خانقاہ مین آئے مخلص بھی ہمراہ آئے
اور باہم بیٹھے حضرت شیخ العالم نے فرمایا کوئی اولاد
بھی رکھتے ہو مخلص نے عرض کیا ہان ایک بیٹا ایک بیٹی ہے
حضرت شیخ العالم نے فرمایا اے مخلص جاو جب تک انکی
شادی نکرو اور ٹھکانے نہ لگا دو میرے پاس نہ آؤ
مخلص نے عرض کیا بہت خوب اور زمین بوس ہو کر
واپس آئے اور شادیون کی فکر مین رہے اور چند روز مین

واز کجا و برای چه کار می آئی چون مدت شش ماه بر آمد مخلص
در خاطر خود کرد که ای مخلص شش ماه خدمت این فقیر کردی
هیچ ترا نپرسید که کیستی و برای چه مطلوب آمدی اگر چندین مدت
خدمت سنگ میکردی مقصود حاصل می آوردی
و بازگشت و در خانه رفت حضرت شیخ العالم عقب
او بر در او رسیدند و دستک زدند کنیزک او
فی الحال بیرون آمد حضرت شیخ العالم فرمودند
برو بگو که احمد بر در ایستاده است کنیزک رفت
مخلص پرسید که کیست و گفت آن درویش که شما نزد او
میرفتی مخلص در حال بدوید و پابوس کرد
حضرت شیخ العالم قدس الله سره فرمودند تو
امروز از ما گله مند شدی او هیچ نگفت و شتابان
حضرت شیخ العالم قدس الله سره را درون خانه
برد و طعام پیش آورد و بعد از خوردن طعام
حضرت شیخ العالم روان شدند و در خانقاه خود
آمدند مخلص همراه شیخ العالم آمد بیکدیگر نشستند حضرت شیخ العالم
فرمودند از فرزندان هم چیزی داری مخلص عرض
کرد آری یک پسر یک دختر دارم حضرت شیخ العالم فرمودند
ای مخلص برو مادام که ایشان را کدخدائی نکنی و جاگیر نگردانی
پیش من نیائی مخلص اعتراف کرد و زمین بوس کرده بازگشت
در خیال جاگیر کردن فرزندان شد میان چند روز

دونوں کی شادی کرکے حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت میں
جاکر زمین بوس ہوئے اور کھڑے ہوکر عرض کیا اے
ہاتھ پکڑنے والے پیر میں نے دونوں فرزندوں کا
ٹھکانا کردیا اور ارشاد بیان کردیں حضرت شیخ العالمؒ نے
فرمایا قریب آؤ مخلصؒ دور ہٹ گئے اور بیٹھے حضرت
شیخ العالمؒ نے اپنے سامنے ایک گڑھا زمین میں کھود کر
اسمیں پانی ڈالا اور اس پانی میں چھوٹی کنکریاں ڈالیں
اور فرمایا اے مخلصؒ یہ کنکریاں اس پانی سے نکال
ڈالو مخلصؒ نے کنکریاں نکالکر حضرتؒ کے روبرو
رکھدیں حضرتؒ نے تھوڑی مٹی اس پانی میں ڈالکر فرمایا
اے مخلصؒ جس طرح کنکریاں نکال لی تھیں یہ بھی نکال لو
مخلصؒ نے پانی میں ہاتھ ڈالا جب کچھ ہاتھ نہ آیا عرض کیا
اے ہاتھ پکڑنے والے پیر مجھے کچھ نہیں ملتا حضرت
شیخ العالمؒ نے فرمایا اے مخلصؒ اگر تو چاہتا ہے کہ معبود کی
درگاہ میں معشوق کی طلب کے لیے مقصود کے سمندر
میں جا پہنچے تو اسی مٹی جیسا ہوجا کر اپنا نام و نشان
گم کردے اور اپنی ہستی سے علیحدہ اور اللہ کی ذات
میں فانی اور اسکے لقا میں باقی رہ کیونکہ یہ کام مردوں
کا کام ہے نہ کہ مخنثوں کا (اور جنگل کے لوگ اور ہیں اور
قصبہ اور شہر کے لوگ اور ہیں) بہرحال چونکہ مخلصؒ
ازل کے خالص تھے اور ابد کی خصوصیت رکھتے تھے

ہر دو را کارخیر کردہ و او بحضرت شیخ العالمؒ
آمدہ سر بر زمین نہاد و استادہ شدہ عرض کرد
اے پیر دستگیر ہر دو فرزندان را جاگیر نمودیم
و ترویج کردہ داد حکم حضرت شیخ العالمؒ فرمودند
نزدیک بیا او دویدہ آمد و نشست حضرت
شیخ العالمؒ پیش خود گوی در زمین کاویدند و آب
در و انداختند و درمیان آب گوک مذکور سنگریزہا
خرد انداختند و فرمودند ای مخلصؒ این سنگریزہا
از این آب بیرون آر مخلصؒ آن سنگریزہ مذکور از آب
کشیدہ پیش حضرت شیخ العالمؒ نہاد حضرت
شیخ العالمؒ قدرے گل در وے انداختند و فرمودند
اے مخلصؒ چنانچہ او را کشیدی این را نیز بکش مخلص
دست در آن آب انداخت ہیچ نیافت عرض
کرد اے پیر دستگیر ہیچ نیافتم حضرت شیخ العالمؒ فرمودند
اے مخلصؒ اگر میخواہی کہ در حضرت معبود بطلب
مطلوب در دریائے مقصود برسی ہمچنین شوی
کہ نام و نشان خود گم کنی و از ہستی خود بیخبری و ہستی
حق فنی و بیقاے حق باقی گردی آنگاہ بیابی و در
خانقاہ من بباش و الا بروکہ این کار مردانست
نہ کار مخنثان للحرب رجال وللقصبۃ والمدینۃ رجال
بہرحال چون مخلصؒ خالص ازل بود و خصوصیت ابد داشت

پوری خلاص کے ساتھ کھڑے ہوگئے اور پیروی کی کمر مضبوط
باندھی اور اللہ تعالیٰ کے ولیوں سے ایک ولی ہوئے
یہاں تک کہ حضرت شیخ العالم نے فرمایا مخلص اللہ تعالیٰ کی
کے ولیوں میں ہے۔

**نقل** ہے کہ حضرت شیخ العالم ایک روز اپنی خانقاہ
میں بیٹھے تھے مخلص سامنے کھڑے تھے کہ میاں اللہ
دو دیوانہ اس گلی میں آئے اور حضرت شیخ العالم
کی دیوار کے نیچے سے ہو کر گذرے اور چند قدم
چل کر حضرت کی طرف متوجہ ہو کر کچھ دیر کھڑے رہے
بعد اسکے چلے گئے مخلص نے حضرت شیخ العالم سے
عرض کیا کہ اے ہاتھ پکڑنے والے پیر اللہ دو دیوانہ دیر
تک سامنے کھڑے رہے اور ہاتھ پکڑنے والے پیر نے
کچھ نفرمایا کہ بیٹھو یا جاؤ بہرام مخلص کے فرزند بھی وہاں
حاضر تھے یہ کہتے ہیں ہم کو تعجب ہوگیا اور اپنے جی میں
کہا کہ یہاں اللہ دو دیوانہ کہاں ہیں بعد اسکے جب ہم
خانقاہ کے باہر نکلے تو تحقیق ہوا کہ اللہ دو دیوانہ
اس گلی میں آئے تھے اور کچھ دیر حضرت شیخ العالم کی
طرف متوجہ ہو کر رستہ میں کھڑے رہے تھے۔

**نقل** ہے کہ ایک روز مخلص حضرت شیخ العالم کے
سامنے آئے اور عرض کیا کہ اے پیر میرا لباس پرانا
ہوگیا ہے میں چاہتا ہوں کہ نیا لباس پہنوں اور

با اخلاص تمام بایستاد و کمر متابعت مستحکم بست
و ولیے از اولیاء خدائے تعالیٰ گشت تا حضرت
شیخ العالم فرمودند کہ مخلص ولیے از اولیائے
خدائے تعالیٰ است۔

**نقل** است کہ روزے حضرت شیخ العالم در خانقاہ
خود نشستہ بودند مخلص پیش استادہ بود میان
اللہ دو دیوانہ در آن کوچہ گذر کردہ و زیر دیوار
حضرت شیخ العالم بگذشت مقدارے راہ
رفت و طرف حضرت شیخ العالم متوجہ شد
و دیری استادہ بود بعدہ روان شد مخلص
بحضرت شیخ العالم عرض کرد اے پیر دستگیر اللہ
دو دیوانہ دیرے پیش استادہ بود پیر دستگیر
ہیچ نفرمودند کہ بنشین یا برو بہرام پسر مخلص ہم در آنجا
حاضر بود میگوید کہ ما متعجب شدیم و در خود گفتیم کہ
اینجا اللہ دو دیوانہ کجاست بعدہ چون بیرون
خانقاہ رفتیم تحقیق شد کہ اللہ دو دیوانہ درین
کوچہ گذر کردہ و دیرے جانب حضرت شیخ العالم متوجہ
شدہ در راہ استادہ بود۔

**نقل** است کہ روزے مخلص پیش حضرت
شیخ العالم آمد و عرض کرد کہ اے پیر جامہ من کہنہ
شدہ است میخواہم کہ جامہ نو بپوشم و

اس دنیا سے سفر کرون حضرت شیخ العالم نے فرمایا
تھوڑے دنون توقف کرو ہم تم ایک ساتھ جاوینگے
پھر دوسرے روز جاکر یہی عرض کیا اور پھر حضرت شیخ نے یہی
جواب دیا پھر تیسرے روز عرض کیا اور وہی جواب
ملا آخر مخلص نے اپنے فرزندون کو بلوا کر وصیت کی
کہ اے لڑکو میرا یہ آخر وقت ہے مین دنیا سے سفر کیا
چاہتا ہون ایسا نہو کہ تم میرے ہاتھ پکڑنے والے
پیر کو میرے مرنے کی خبر کردو بلکہ مجھکو لیجا کر دفن کر دیجیو
کیونکہ میرا ہاتھ پکڑنے والا پیر ایسا ہے کہ جسکے
کمال اور جمال کی انتہا نہین وہ انتہا درجہ کا غلبہ والا
اور حد کا جذبہ والا ہے ایسا کہ جسکا حکم دونون
جہان مین جاری ہے کوئی اسکا مرتبہ نہین جانتا نہ پہچانتا
ہے مین تمکو خبر دیتا ہون کہ مجھکو مرتے ہی جلد لیجا کر زمین
مین دفن کر دیجیو کیونکہ اگر میرے پیر کی درگاہ مین
خبر کردوگے تو میرے ہاتھ پکڑنے والے پیر مجھکو جانے
نہ دینگے بہرام کہتے ہین مین نے جی مین کہا کہ یہ خدائی کا
دعوی کرتے ہین دیکھون جو پیر باپ [illegible] نہین
غرض مخلص وصیت کرکے چارپائی پر لیٹے اور آہستہ آہستہ
چادر تانی یہانتک کہ تمام جسم چادر مین چھپا لیا اور انکی
روح کی چڑیا جسم خاکی کے پنجرہ سے نکل کر آ
شیانہ حقیقت مین پہونچی اور فانی گھر سے باقی گھر مین پہونچی

از این جهان سفر کنم حضرت شیخ العالم فرمودند چند روز
توقف کن تا تو کنار کی خواهیم رفت باز دوم
روز رفت و عرض کرد باز همین جواب فرمودند
باز سوم روز رفت همین جواب فرمودند تا
مخلص به فرزندان خود وصیت کرد و گفت
که ای فرزندان من این وقت من آخر است
میخواهم که ازین جهان سفر کنم نباید که شما پیر دستگیر
مرا از موت من خبر کنید و باید که در حال مرا ببرند
و دفن کنند که پیر دستگیر من شیخی است که کمال او را
نهایت نیست و جمال او را غایت نیست
نهایت غالب و اصلیت نهایت جاذب و بالکلیت
که در هر دو جهان فرمان او نافذ است کسی قدر او نمیداند
تنبیها سخن شما را خبر میکنم که مرا بعد از موت من
فی الحال ببرید و در زیر زمین بسپارید که چون حضرت
پیر را خبر خواهید کرد پیر دستگیر من مرا رفتن نخواهند
داد بهرام میگوید ما در خاطر کردیم که ایشان نیز دعوی
خدائی میکنند ببینم که تا [illegible] نشست
یا نه الغرض مخلص بعد از فراغ وصیت بر چارپائی بغلطید
و چادر آهسته آهسته کشید تا خود را تمام پوشید مرغ روح اش
از قفس قالب خاکی اش پرید و به عالم آخرت
پرید و از دار فنا بگذشت و به دار بقا پیوست

ہم لوگ متعجب اور حیران رہ گئے کہ کیسے جوانمرد لوگ ہین
اور اپنے پروردگار کی درگاہ سے کیا معاملہ کرتے
ہین بہرام کہتے ہین حضرت شیخ العالم اپنی خانقاہ مین تشریف
رکھتے تھے مین نے جا کر خبر دی کہ پیر یا تھ پکڑنے والے
میرے باپ مخلص نے دنیا سے سفر کیا حضرت شیخ العالم
ننگے پاؤں کفش پہنی اور مخلص کے پاس آئے اور اسکے
سر کے پاس بیٹھ کر بلند آواز سے فرمایا اے مخلص اے مخلص
اے مخلص اور اسقدر بلند آواز سے فرمایا کہ بعض اور
لوگون نے بھی سنا اور آکر جمع ہو گئے اور ماجرا دیکھا حضرت
شیخ العالم کے گھر والے بھی دوڑ آئے اور فرمایا آپ کیا
کرتے ہین مخلوق خدا کہیگی کہ شیخ احمد عبد الحق مردون
کو زندہ کرتے ہین اور آخر کار فتنہ برپا ہوگا الغرض حضرت
شیخ العالم نے قریب چالیس پچاس مرتبہ کے انکا نام
مخلص مخلص مخلص فرمایا اور آخرت کے عالم سے دنیا مین
بلا لیا یہانتک کہ فوراً اٹھکر حضرت شیخ العالم کے قدم
پکڑ لیے اور اپنا سینہ پیٹتے اور کچھ کلام کرتے تھے جب
حضرت شیخ العالم اپنی خانقاہ مین واپس آئے تو مخلص نے
یہ کہنا شروع کیا کہ اے میرے فرزندو آخر تمنے میرے
پیر کو خبر کر دی اور میری وصیت پر عمل نہ کیا ای بہرام
ایسا [illegible]
مجکو دنیا [illegible]

ما در تعجب شدیم و حیران ماندیم که ایشان چه مردان
و چه کار و بار در حضرت پروردگار شوند اما بہرام
میگوید که حضرت شیخ العالم در خانقاه خود نشسته
بودند من رفتم و خبر کردم که ای پیر دستگیر پدرم
مخلص از جهان سفر کرد و رحلت نمود حضرت
شیخ العالم برهنه سر و کفش در پا کرده آمدند و بر مخلص
آمدند و چادر از سر او برداشتند و بگوش او بآواز
بلند فرمودند ای مخلص ای مخلص ای مخلص بحدی
که بعضی خلق نیز شنیدند و حاضر آمدند و معاینه
کردند و اہل بیت حضرت شیخ العالم دویده آمدند
و فرمودند که شما این چه میکنید خلق خدا خواهد گفت
که شیخ احمد عبد الحق مردگان را زنده میکنند و آخر
فتنه خواهد خواست الغرض حضرت شیخ العالم
تا از چہل و پنجاه کرت بآواز بلند بگوش او
مخلص مخلص فرمودند و او را از آن عالم درین
عالم آوردند او در حال برخاست دست در پای حضرت شیخ العالم
نهاد و بر سینه خود دست میزد و هیچ سخن نمیگفت حضرت شیخ العالم
باز گشتند در خانقاه خود آمدند بعده مخلص آغاز کرد
ای فرزندان من مگر شما پیر مرا خبر کردید و بر وصیت
من عمل نمودید ای بہرام [illegible] بگو
[illegible]

سکتے ہیں کر ہیں ہاتھ پکڑنے والے پیر کی خدمت میں گیا
اور جو کچھ باپ نے عرض کرایا تھا عرض کیا فرمایا اے
بہرام جا اسے کہہ کہ چند روز صبر کرو میں اور تم ایک ساتھ
سفر کرینگے بہرام کہتے ہیں میں نے باپ سے آکر کہا کہ ہاتھ پکڑنے والے
پیر فرماتے ہیں اے مخلص چند روز ٹھہرو ہم تم ساتھ سفر
کرینگے مخلص نے کہا اے بہرام پھر جا اور میرے پیر سے
عرض کر مخلص کہتا ہے میں نہیں رہ سکتا مجھ میں طاقت
نہیں میری مدت پوری ہو چکی مجھکو اجازت ہو کہ سفر
کروں اور عالم آخرت کو جاؤں بہرام واپس گئے اور جو کچھ
باپ نے کہا تھا حضرت شیخ العالم سے عرض کیا پھر حکم ہوا کہ بہرام
جاؤ مخلص سے کہو کہاں جاؤ گے مجھکو بتاؤ تاکہ میں بھی وہاں
آؤں بہرام پھر اپنے باپ پاس آئے اور جو کچھ حضرت شیخ العالم
فرمایا تھا کہا مخلص نے کہا اے بہرام پھر جا اور میرے ہاتھ پکڑنے والے
پیر حضور میں عرض کر مخلص کہتا ہے ہاتھ پکڑنے والے خود خوب جانتے ہیں کہ آنا جانا
کہیں بھی نہیں ہے فقط ایک مقام سے دوسرے مقام میں نقل کرنا ہے اور
ظاہر جگہ سے ایک پردہ میں اور ایک پردہ سے ظاہر مقام میں اور
ایک لباس سے دوسرے لباس میں اور پرانے سے نئے میں
اور نئے سے پرانے میں اب مجھکو طاقت نہیں ہے مجھی کو
مجھکو حکم ہو تاکہ اس جہان سے چلا جاؤں اور اس جہان میں
پہونچوں حکم ہوا اے بہرام جا اپنے باپ سے کہہ کہ تم کوئی
حاجت بھی رکھتے ہو تاکہ وہ حاجت پوری کردوں

میگوید که من پیش پیر دستگیر رفتم و چنانچه پدرم گفته
بود همچنان عرض کردم فرمان شد ای بهرام برو
و او را بگو که چند روز قرار گیرد تا با تو یکجا سفر خواهیم
کرد بهرام میگوید که من آمدم بر پدرم و گفتم که پیر
دستگیر میفرمایند ای مخلص چند روز قرار گیر تا با تو
یکجا سفر خواهیم کرد باز مخلص گفت ای بهرام باز
برو به پیر من عرض کن که مخلص میگوید ماندن
نمیتوانم و طاقت نمی آرم مدت من بتمام رسید
مرا فرمان شود تا سفر کنم و بآخرت روم بهرام
باز رفت چنانچه پدرش گفته بود در حضرت شیخ العالم
عرض کرد باز فرمان شد ای بهرام برو به مخلص
بگو که کجا خواهی رفت مرا خبر کن تا ما نیز آنجا
بیاییم بهرام باز بر مخلص پدر خود آمد و آنچه
حضرت شیخ العالم فرموده بودند بگفت مخلص
آغاز کرد ای بهرام باز برو و در حضرت پیر دستگیر
من عرض کن که مخلص میگوید پیر دستگیر من بهتر میدانند
آمدن و رفتن را جای نیست مگر انتقال از مقامی
بمقامی و از عیانی بنهانی و از نهانی بعیانی و از
جامه بجامه و از کهنه بنو و از نو بکهنه اکنون مرا
طاقت نمانده است مرا فرمان شود تا ازینجهان بگذرم به آنجهان
برسم فرمان شد ای بهرام برو به پدر خود بگو چیزی حاجت هم داری تا بجا آرم

بہرام واپس آئے اور حضرت شیخ العالم کا فرمایا ہوا مخلص سے
کہا مخلص نے کہا ای بہرام عرض کرو کہ مجکو ہاتھ پکڑنیوالے پیر کی بدولت
دونون جہان مین کسی چیز کی حاجت نہین رہی ہی اور ہاتھ
پکڑنیوالے پیر کی لطف نے میری مرادین میری بغل مین بٹھا دی
ہین فقط یہی حاجت ہی کہ مجکو حکم ہوجائے تاکہ اس جہان سے
نکلون اور اس جہان مین پہونچون بہرام نے پھر اپنے باپ کا
پیام حضرت شیخ العالم کے حضور مین عرض کیا حکم ہوا ای بہرام
اپنے باپ سے کہو کہ اگر تمکو جلدی ہی اور تمھارا مقصد یہی ہی
تو جہان تمھارا مقام ہی جاؤ اور جس فائدہ کی مقام مین کہ تمھاری
رائے ہے پہونچو بہرام نے حضرت شیخ العالم کا فرمایا
ہوا اپنے باپ سے کہا مخلص نے پھر اسی طرح چارپائی پر تکیہ
چادر تان لی اور انکی روح کی چڑیا جسم خاکی کے پنجرہ سے
اڑی اور میدان مین (مچھلی کے نشستگاہ مین اقتدار والے
بادشاہ کے پاس) کے پہونچ گئے اور دوستانے دوست کے
ساتھ آرام پایا اور اس جہان سے گذر گئے اور اس جہان مین
داخل ہوئے اور کیا کیا اچھا ہی یہ امر کہ اس نا ہموار زمانہ
سے ۔۔۔ دوست کو پاس دوست پہونچ جائے یار کے پاس یار
مخلص کی وفات کے بعد انکے فرزند انکا خرقہ حضرت شیخ العالم
کی خدمت مین لائے جو خرقہ انکو انکے ہاتھ پکڑنیوالے پیر نے
عنایت فرمایا تھا حکم ہوا کہ یہ خرقہ انھین کے لائق ہی
انکے ساتھ دفن کرو چنانچہ انکو ہاتھ پکڑنیوالے پیر کے موافق امر

بہرام باز آمد فرمودہ حضرت شیخ العالم مخلص را
گفت مخلص گفت ای بہرام عرض کن کہ مرا از دولت
پیر دستگیر در ہر دو جہان بچیزے حاجت نماندہ است
و لطف پیر دستگیر ہمہ مرادہاے مرا در بر نشاندہ است
ہمین حاجت است کہ مرا فرمان شود تا ازین عالم بدر آیم
و بآن جہان پیوندم باز بہرام گفتۂ پدر خود بحضرت شیخ العالم
عرض کرد فرمان شد ای بہرام پدر خود را بگو کہ اگر شتاب
ہستی و مطلب تو ہمین است پس برو آنجا کہ جاے
تست و بگذر بہ آن فائدہ کہ راے تست بہرام
پدر خود فرمودہ حضرت شیخ العالم گفت مخلص باز
ہمچنان بالای چارپائی غلطیدہ چادر برسر کشید و مرغ
روحش از قفس قالب خاکی بپرید و در فضائی مقعد صدق
عند ملیک مقتدر رسید و دوست بدوست آرمید و ازین جہان
درگذشت و بدان جہان پیوست چنانچہ گفت بیت

له چہ خوشتر آنکہ ازین دور ناہموار
دوست بر دوست رسد یار بیار

بعد از وفات مخلص پسر انش خرقۂ او پیش حضرت
شیخ العالم آوردند و آن خرقۂ مذکور از حضرت پیر دستگیر
خود عطا یافتہ بود فرمان شد کہ این خرقہ لائق اوست
برابر او دفن کنند بعدہ بحکم فرمان پیر دستگیر

له قوله چہ خوشتر الخ یہ شعر مطابق اصل ہے

خرقہ کو اسکے ساتھ دفن کر دیا اور آنحضرت کو
سونپ دیا (یہ اللہ کا فضل ہے اللہ جسے چاہتا ہے کرتا ہے
اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے)

نقل ہے کہ شہر قنوج میں ایک دیوانہ تھے جو کلام نکرتے حضرت
شیخ العالم نے میان خدا کو قوال قنوج کے ہاتھ اُن دیوانہ
کے لیے ایک تحریر دی میان خدا نے حضرت شیخ العالم کے حضور
میں عرض کیا کہ اے مخدوم وہ دیوانہ کسی سے بات نہیں کہتے
حضرت شیخ العالم نے فرمایا تجکو کیا پڑی ہے وہ ایک پختہ کار
شخص ہیں میرا خط لیجاؤ غرض میان خدا روانہ ہو کر قنوج
میں اپنے گھر پہنچے اور چند کوزے مصری کے اپنے پاس
لائے تاکہ اُن کوزون کے ساتھ وہ خط دیوانہ کے پاس
لیجائیں اتفاق سے وہ خط دینا بھول گئے جیسے ہی وہ پہنچے
دیوانے نے کوزے قبول کیے اور اشارہ سے حضرت شیخ العالم
کا خط مانگتے تھے میان خدا کو خط یاد آگیا اور دیوانہ کے ہاتھ
میں دیا دیوانے نے حضرت شیخ العالم کا خط بڑی تعظیم سے لیا
اور کئی بار پھول کی مانند سونگھا اور آنکھوں سے لگایا اور خوش ہوئے

نقل ہے کہ شیخون کے شیخ شیخ بدر الدین جو شیخ
صدر الدین حکیم کے خلیفہ تھے حضرت شیخ العالم کے و الشیخ
داود سے صحبت رکھتے اور شیخ داود مرید اور اجازت
یافتہ بزرگوں کے بزرگ قطبوں کے قطب مخدوم شیخ
نصیر الدین محمود کے تھے اور شیخ داود و شیخ بدر الدین

خرقہ را با او دفن کردند و بآنحضرت سپردند ذلک
فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل
العظیم

نقل است کہ در قنوج دیوانہ بود سخن نگفت حضرت
شیخ العالم بدست میان خدا کو قوال قنوج برای آن دیوانہ
کتابت دادند میان خدا کو بحضرت شیخ العالم عرض
کرد ای مخدوم آن دیوانہ با کسی سخن نگوید حضرت شیخ العالم
فرمودند ترا چہ افتادہ است او مردی محکم ست این کتابت
من براو بر بعدہ میان خدا روان شد بخانہ خود در قنوج
رسید چند نبات از آن خود آورد تا با آن نبات کتابت
پیش آن دیوانہ برد ناگاہ آن کتابت فراموش شد ہمین
کہ نبات پیش آن دیوانہ نہاد دیوانہ نبات بر تاب
کرد و باشارت کتابت حضرت شیخ العالم میطلبید میان
خدا را کتابت یاد آمد بدست آن دیوانہ داد دیوانہ
کتابت حضرت شیخ العالم بتعظیم تمام گرفت چند کرت
چون گل بوئید و بر تاب کرد و شگفتہ شد و بفرحت انجامید

نقل است کہ شیخ المشایخ شیخ بدر الدین کہ خلیفہ شیخ
نصیر الدین حکیم بودند با شیخ داود و بحضرت شیخ العالم
صحبت داشتند و شیخ داود مرید و مجاز از شیخ
المشایخ قطب الاقطاب مخدوم شیخ نصیر الدین
محمود بودند و با شیخ داود و شیخ بدر الدین

(جنکا سجادہ اور مقام پہلے بمقام برناوہ تھا اور اب مقام
رابڑی سا ہے) باہم کچھ قرابت تھی اور باکدیگر بہت کچھ دوستی
اور محبت بھی رکھتے تھے شیخ داؤد اکثر اوقات اسکے یہان
رہا کرتے تھے الغرض جب بزرگون کے بزرگ شیخ بدرالدین
کی وفات کا وقت آیا اسوقت شیخ نصیرالدین شیخ بدرالدین
کے فرزند کم عمر تھے شیخ بدرالدین نے انکو خرقہ دیا اور اجازت
دی اور باطن کی نعمت اور حقیقی مقصد کے لیے حضرت شیخ
العالم کا حوالہ دیا اور فرمایا کہ ایک دست ہندوستان سے
آئیگا جسکا نام شیخ احمد ہے باطن کی نعمت تمکو انسے ملیگی
یہ نصیحت کرکے دنیا سے کوچ فرمایا بعد اسکے شیخ نصیرالدین
اپنے باپ کی سجادہ پر بیٹھے اور علم تحصیل کیا اور اسکے مغلوں کے
ہنگامہ کے سبب سے رابڑی چلے گئے وہان ایک دانشمند
تھے نہایت بزرگ اور رتبہ انتہا علم رکھتے تھے اور شیخ
نصیرالدین بھی دانشمند ہو چکے تھے مگر ان دانشمند کی
خدمت میں حاضر ہو کر فائدہ لیا کرتے الغرض ایک روز
حضرت شیخ العالم قدس سرہ نے قصد کیا اور فرمایا لے بختیار بستر باندھو
اور چلو دیکھیں شیخ بدرالدین کا فرزند کیا کرتا ہے
اور کس کام میں مشغول ہے یہ فرما کر حضرت شیخ العالم روانہ
ہوگئے اور رابڑی میں شیخ نصیرالدین کے پاس پہونچکر
ملاقات کی اور باہم بیٹھے تھے بعد اسکے شیخ نصیرالدین تنہا بیٹھ
پڑھنے میں مشغول ہوگئے اور سبق شروع کیا حضرت شیخ العالم

که سجاده و مقام ایشان . وآلا در مقام برناوه بود و حالا
در مقام رابڑی ست توصل و قرابتی چیزے بود
و محبت و مودت تمام داشتند و شیخ داؤد اکثر اوقات
آنجا میبودند الغرض چون شیخ المشائخ شیخ بدرالدین
را وقت سفر آخرت پیش آمد آن زمان شیخ نصیرالدین
پسر شیخ بدرالدین صغیر بودند شیخ بدرالدین آنرا جامه
دادند و اجازت کردند و از جهت نعمت باطنی و مقصود
حقیقی حوالت بحضرت شیخ العالم کردند و فرمودند که در وقت
از هندوستان خواهد رسید نام او شیخ احمد است نعمت
باطنی تر النصیب او خواهد شد این نصیحت کردند و خود
از جهان رحلت فرمودند بعده شیخ نصیرالدین
بر سجاده پدر خود نشستند و علم تحصیل کردند بعده بسبب غوغا
مغلان در رابڑی رفتند و در آنجا دانشمندی بود و انتها
بزرگ و علم بپایان داشت و شیخ نصیرالدین هم دانشمند شده
بودند اما پیش آن دانشمند حاضر شده در تفقه سبق میگفتند
الغرض روزی از روزها حضرت شیخ العالم را قصد آن شد
تا فرمودند که ای بختیار تکیه ببند تا برویم و ببینیم تا
فرزند شیخ بدرالدین چه میکند و به چه کار مشغول است حضرت شیخ العالم روان
شدند و در رابڑی پیش شیخ نصیرالدین رسیدند و ملاقات
کردند و باکدیگر نشستند و باز شیخ نصیرالدین بخواندن کتب
مشغول شدند و سبق آغاز کردند حضرت شیخ العالم

فرمایا ای نصیر الدین تمہارے باپ شاید یہی پڑھتے تھے
اور اسی علم مین مشغول رہتے تھے شیخ نصیر الدین کو اپنے باپ
بزرگون کے بزرگ شیخ بدر الدین کی وصیت یاد آگئی اور اپنے
جی مین کہا شاید یہ وہی فقیر ہون کہ میرے باپ نے وفات
کے وقت مجھکو انکا حوالہ دیا تھا بعد اسکے شیخ نصیر الدین نے
بہت کچھ تعظیم کی اور حضرت شیخ العالم کے سامنے نہایت
ادب سے بیٹھے اور بالکلیہ خاموشی اختیار کی اور ان دانشمند
نے حضرت شیخ العالم کی بات کو مکر سمجھا اور تاب نہ رہی اور
مباحثہ شروع ہو گیا حضرت شیخ العالم نے ان دانشمند سے
حق تعالی کی بیان کی کوئی بات پوچھی اور تیز نظر سے دیکھا
وہ دانشمند فوراً بیہوش ہو کر گر پڑا ہی شیخ نصیر الدین کھڑے
ہوکر عرض کی کہ حضرت معاف کرین حضرت نے ایک پیالہ پانی
منگوا کر اسمین تھوک دیا اور دانشمند کو اسکے چھینٹے مارے
جب ہوش آیا تو گلے مین پگڑی ڈالکر حضرت شیخ العالم کے قدمون پر
گرا اور کہا یا شیخ آج جو کچھ مجھکو آپ سے معلوم ہوا کبھی مجھکو
اسکی آگاہی نہ تھی اور کسی کتاب مین یہ مضمون مین نے نہین دیکھا
اتنی عمر مین نے تحصیل علم اور پڑھانے مین خرچ کی لیکن اس
اصلی مقصود سے ذرہ برابر خبر نہوئی جس سے آج آپکی بدولت
مشرف ہوا جب دانشمند کا یہ حال ہوا اور حضرت کے
قدمون پر گرے تمام شہر مین شہرہ ہو گیا کہ ایسے بزرگ کامل
اور اللہ سے ملنے والے آئے ہین بعد اسکے حضرت شیخ العالم نے

فرمودند ای نصیر الدین پدر تو مگر ہمین میخواندے
و ہم بدین علم مشغول میبودی شیخ نصیر الدین سخن پدر
خود شیخ المشائخ بدر الدین یاد آوردند و در خاطر خود
گفتند شاید این ہمان درویش باشد کہ پدرم در وقت
رحلت مارا حوالت او کردہ بود بعدہ شیخ نصیر الدین تعظیم
تمام کردہ پیش حضرت شیخ العالم با دب تمام نشستند
و لب فرو بستہ ساکت شدہ بودند و سخن حضرت
شیخ العالم را آن دانشمند مکر پنداشت و طاقت نیاورد
مباحثہ پیش شد حضرت شیخ العالم آن دانشمند را از معرفت
حق تعالی چیزے پرسیدہ شدہ و بنظر تیز نگریستند آن دانشمند
در حال بیخود گشتہ افتاد و از ہوش برفت نصیر الدین ایستادہ شدند
و التماس کرد کہ حضرت شیخ العالم عفو نمایند بعدہ حضرت شیخ العالم قدح
آب طلبیدند و تف زدند و بران دانشمند سرشاب زدند چون بہوش آمد
دستار در گلو انداختہ در پای شیخ العالم قدس سرہ در افتاد و گفت ای شیخ
آنچہ از شما مارا معلوم شد ہیچگاہی ازین خبر نداشتم و در ہیچ
کتابے این مقصود ندیدم چندین عمر در تحصیل علم و در شغل
سبق صرف کردیم تا با ذرہ ازین مقصود حقیقی راہ
نیافتم کہ امروز بدولت شما مشرف شدیم چون آن
دانشمند را چنین حال شدہ در پای حضرت
شیخ العالم افتاد شہرہ در تمام شہر افتاد کہ چنین شیخے
کامل و واصل حق رسیدہ است بعدہ شیخ العالم قدس سرہ

چارپائی مانگی اور شیخ نصیر الدین کی خانقاہ میں لیٹے اور تین
شبانہ روز برابر لیٹے رہے اور دل کی نظر ظاہر پر نہ لائے
تھے اور شیخ بختیار تین شبانہ روز حضرت کی پائینتی بیٹھے رہے
تین روز بعد حضرت اٹھے اور رادھی کی تمام مخلوق حضرت
کیطرف متوجہ ہوئی اور قطب خان وہان کا حاکم معتقد ہوگیا
اور مرید ہونا چاہا اسکو مرید ہونیکا ارادہ سنتے ہی شیخ نصیر الدین
کے گھر میں غم اور رنج پیدا ہوگیا شیخ بختیار رحمہ اللہ
نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ ای ہاتھ پکڑنیوالے پیر شیخ
نصیر الدین کے گھر میں ماتم ہو رہا ہے یہ خبر سنکر کہ قطب خان ہاتھ
پکڑنیوالے پیر کا مرید ہوتا ہے کیونکہ جب قطب خان حضرت
کا مرید ہوجائیگا تو ہمکو کون پوچھیگا اور اس مقام میں رہنا
کیونکر ہوگا حضرت شیخ العالم نے فرمایا اے بختیار شاید
یہ لوگ حریص ہیں الغرض قطب خان بعد نماز مغرب کے
مرید ہونیکو حضرت کی حضور میں حاضر ہوا اور ایک گھوڑا نذر
کو لایا حضرت نے فرمایا تو چور ہے میرے پاس اسوقت آیا ہے
قطب خان نے جواب نہیں دیا حضرت نے نذر کا گھوڑا رکھ لیا
اور فرمایا صبح آئیو اور بختیار سے فرمایا یہ گھوڑا اسیوقت بازار
لیجاکر جتنے میں بکے بیچ لاؤ اور لوگوں کو تقسیم کردو
بختیار نے ویسا ہی کیا کہ بازار لیگئے اتفاقاً ایک سپاہی
تھکا ماندہ بازار میں سویا ہوا تھا جب بختیار نے کہا کوئی
گھوڑے کا خریدار ہے جو مول لے اس آواز کے ساتھ ہی

چارپائی طلبیدند و در خانقاہ شیخ نصیر الدین افتادند
سہ شبانہ روز بالای چارپائی غلطیدہ ماندند و چشم
از اہل نظر ظاہر نکشودند شیخ بختیار پای حضرت
شیخ العالم گرفتہ سہ شبانہ روز نشستہ بود بعد از سہ
روز حضرت شیخ العالم قدس سرہ برخاستند و
خلق رادہی ہمہ رو بجانب شیخ العالم کردند و قطب خان
حاکم آن مقام معتقد شدہ خواست تا ارادت آرد و شماع
خبر ارادت قطب خان در خانۂ نصیر الدین غم و اندوہ پیش آمد
شیخ بختیار بحضرت شیخ العالم عرض کرد کہ ای پیر دستگیر
شیخ نصیر الدین ماتم میشود چرا کہ قطب خان میخواہد کہ مرید پیر دستگیر
شود این ماتم در خانۂ شیخ نصیر الدین ہست کہ چون قطب خان مرید
حضرت شیخ العالم خواہد شد مارا کہ خواہد پرسید و ماندن اینجا
چگونہ خواہد شد حضرت شیخ العالم فرمودند ای بختیار ایشان مگر
آز دارند الغرض قطب خان بعد نماز شام برای مرید شدن پیش
حضرت شیخ العالم آمد یک اسپ نذر آورد حضرت شیخ العالم
فرمودند تو دزدی کہ پاس من درینوقت آمدہ قطب خان
ہیچ نگفت اسپ نذر را داشتند و او را فرمودند صباح بیا و
شیخ بختیار را فرمودند این اسپ را ہمینوقت در بازار
ببر ہرچہ در بازار بیابی بفروش و بحوزگان ایشان بخش حکم
فرمان بجا آورد و در بازار برد اتفاقاً یک سپاہی خستہ در بازار خفتہ
بود چون اسپ را برد و گفت کسی ہست کہ بخرد

اجازت عطا فرمائی اور انکی ٹوپی کو اپنی ٹوپی کہا الغرض
بعد اسکے شیخ نصیر الدین ولایت کے مسند پر جاگزین ہوئے
اور حقیقی مقصود تک پہونچ گئے اور دین اور دنیا سے
آگے بڑھے بیت - یار بھی ہاتھ آیا کام بھی انجام ہوگیا
احسان ہو اللہ کا یہ بھی ہوا اور وہ بھی ہوا + اور اس
ہمارے زمانہ تک شیخ نصیر الدین کے یہاں تیسری پشت
ہو کر دنیا کی دولت بھی بہت ہے اور امید ہے کہ قیامت
تک رہیگی اگر چاہا اللہ نے اسکی مدد سے -
**نقل** ہے کہ میاں قدو شیخ نصیر الدین کے بھتیجے تھے
انھوں نے اپنے جی میں ارادہ کیا کہ میں حضرت
شیخ العالم کا مرید ہوجاؤں اور یہ بزرگوں کے بزرگ
شیخ نصیر الدین سے پڑھا کرتے تھے ایک روز مخلص کے
فرزند شمس الدین اور بہرام ساتھ گوالیر کیطرف
روانہ ہوئے اور یہ دونوں حضرت شیخ العالم کے
مریدوں میں تھے اور معرفت کا مذاق کامل رکھتے
تھے غرض اثنائے راہ میں بزرگوں کے بزرگ
شیخ نصیر الدین کے پاس راہ ہی میں پہونچے شیخ نصیر الدین
نے انکو چند روز بطور مہمانی کے رکھا اور بہت تعظیم
و بزرگداشت کی اور فرمایا تم لوگ یہاں علم حقیقت
کسی پر ظاہر نکرنا کہ یہ علم بھیدوں کا ہے سوا انکے کے
دوسرے پر ظاہر نکرنا چاہیے اتفاقا ایک رات میاں قدو کا دولہ

اجازت داده و کلاه ایشان را کلاه خود فرمود
آنگاه شیخ نصیر الدین بر مسند فائزه ولایت بر آمد
و بمقصد مقصود حقیقی رسیدند و هم دنیا و هم دین
حالت کردند بیت هم یار بدست آمد هم کار فراهم شد
المنة لله کاین هم شد و آن هم شد + و الی یومنا هذا
در خانه شیخ نصیر الدین سوم کرسی رسیده است دولت
دنیا و کلاه هم بسیار است و امید است که تا انقراض
عالم خواهد بود انشاء الله تعالی بوجه -
**نقل** است که میان قدو برادر زاده شیخ نصیر الدین
بود در خاطر خود عزم کرد که مرید حضرت
شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق قدس الله سره شوم
و برادر شیخ المشائخ شیخ نصیر الدین میخواند روزے
از روزها با ایشان مخلص همراه شمس الدین و بهرام
بطرف گوالیار روان شدند و ایشان از مریدان
حضرت شیخ العالم بودند از معرفت بهره تمام داشتند
در راهی بر شیخ المشائخ شیخ نصیر الدین رسیدند
شیخ نصیر الدین ایشان را چند روز بطریق مهمانی
داشتند و تعظیم و تکریم تمام کردند و فرمودند شمایان
اینجا بر کسے علم حقیقت ظاهر نکنید که این علم اسرار
است جز با همراز اظهار نشاید کرد شبے اتفاقا
شبها میان قدو مذکور را [illegible]

اور شوق جوشش مین آیا اور خود اکیلے شمس الدین
و بہرام کے پاس جا کر دروازہ کھٹکھٹایا جب
انھون نے جان لیا کہ میان قدو ہین دروازہ کھول دیا
میان قدو پگڑی گلے مین ڈالکر اُنکے قدمون پر گر پڑے
اور کہا کہ مجھکو بھی حضرت شیخ العالم کے طریق سے خبردار
کرو شمس الدین بہرام کے بڑے بھائی تھے انھون نے
کہا اے بہرام کہان ہم کہان میان قدو اگر اللہ نے
اس راہ مین انکا کچھ حصہ مقدر کیا ہے تو انکو خود ہی
پہونچیگا ہم بھی ثواب مین داخل ہون اور کچھ طریقہ
بتائین یہ کہکر شمس الدین نے جو چاشنی حضرت شیخ
العالم کے لطف سے چکھی تھی اسکا ایک شمہ میان
قدو کو بھی چکھا دیا یعنی عالم باطن کا ایک ذرہ برابر
بھید انسے کہا جب صبح ہوئی میان قدو حسب عادت
شیخ نصیر الدین رح کی خدمت مین گئے اور سبق پڑھنے کا
ورق گھر مین چھوڑ گئے شیخ نصیر الدین رح نے جان لیا
کہ حضرت شیخ العالم کے مریدون نے میان قدو کو عالم
باطن سے کچھ بتا دیا شیخ نصیر الدین نے فرمایا شاید
تمہین حضرت شیخ العالم کے مریدون نے کچھ کہا ہے
الغرض میان قدو آمادہ ہو کر حضرت شیخ العالم کی
خدمت مین پہونچے حضرت شیخ العالم قبول نفرماتے تھے
اور اپنے غلامون کے سلسلہ مین داخل نکرتے تھے

و شوق باطن جوشید و خود تنہا بہ ایشان آمدند و
تختہ کواڑ زدند چون ایشان دانستند کہ میان قدو است
دروازہ واز کردند میان قدو دستار در گلو انداختہ
در پاے ایشان افتادند و گفتند کہ مرا ہم از راہ حضرت
شیخ العالم قدس سرہ چیزے خبر کنید شمس الدین برادر بزرگ
بہرام بود گفت کہ اے بہرام کجا ما و کجا میان قدو اگر
اللہ تعالی او را نصیبے درین راہ نہادہ است پس
او را از خود خواہد رسید ما نیز مثاب شویم و چیزے
ازین راہ میان قدو را خبر کنیم شمس الدین آنچہ
از لطف حضرت شیخ العالم قدس سرہ چاشنی
یافتہ بود شمہ ازان بہ میان قدو گفت و سرے
از عالم باطن باو خبر کرد چون صبح شد میان قدو
بہمان عادت قدیم بہ شیخ نصیر الدین خود رفت و کاغذ سبق
در خانہ گذاشت شیخ نصیر الدین دریافت کہ مریدان
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ و میان را از عالم
باطن چیزے خبر دادند شیخ نصیر الدین فرمودند مگر
شما را مریدان حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ
چیزے گفتند الغرض میان قدو مستعد شد و بدر
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ آمد و بخدمت
پیوست حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ قبول
نمیفرمودند و در سلک بندگان خود نمی آوردند

اور فرماتے تھے کہ تم ہماری خانقاہ کی قابل نہیں ہو
کیونکہ میاں قدو نہایت دبلے اور نازک ایک شاہانہ
مزاج شخص تھے ایک روز حضرت شیخ العالم نے لکڑیاں
ماریں اور خانقاہ کے باہر نکال دیا مگر میاں قدو حضرت
کے آستانہ پر تمام رات سر رکھے پڑے رہے اور آستانہ
سے سر نہ اٹھایا اور موسم جاڑے کا تھا اور برف پڑ رہی
تھی لیکن انکو اسکی کچھ خبر نہ تھی جب صبح ہوئی حضرت
شیخ العالم نے دروازہ کھولا تو کیا دیکھیں کہ میاں قدو
آستانہ پر سر رکھے زار و نزار ہیں حضرت شیخ العالم سے بختیا
ر اور اوروں نے عرض کی اے ہاتھ پکڑنے والے پیر یہ
نہایت نازک شخص ہیں مر جائینگے ان پر شفقت فرمائیے
اور میاں قدو کو حضرت شیخ العالم کے قدموں پر گروایا
حضرت نے ان پر شفقت فرمائی اور وہ خدمت میں حاضر
ہو گئے لیکن اسوقت تک مرید نہیں کیا تھا بعد اسکے
میاں قدو رخصت ہو کر اپنے گھر واپس آئے میاں
قدو کا دستور تھا کہ جب حضرت شیخ العالم کی خدمت
میں حاضر ہوتے جان و مال سے جو کچھ ممکن ہوتا
حضرت کی خدمتگزاری کرتے جب ایک مدت
یوں ہی گذری تو میاں قدو نے سیاہ چمڑے کا طشت
اور ایک پانی پینے کا برتن سیاہ چمڑے کا لاکر حضرت کے
سامنے رکھا اور غلام کی مانند کھڑے ہو رہے حضرت

وسیطر بود نہ لایق حضرت ما نہ او بغایت لطیف و
نازک مردے ملوک صفت بود روزے چوبہا زدند
بیرون کردند و نداشتند و او سر بر آستانہ حضرت
شیخ العالم نہادہ تمام شب ہمران طریق ماند و سر از
آستانہ بر نہ داشت و روز ہوا سرما بود و برف میبارید اما
اورا ہیچ ازین خبر نبود چون روز شد حضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ در کشادند دیدند کہ او
سر بر آستانہ نہادہ زار و نزار است بحضرت
شیخ العالم قدس اللہ سرہ بختیار و دیگران التماس
کردند اے پیر دستگیر این مرد بغایت نازک است
ہلاک خواہد شد برین مرد شفقت فرمایند آنگاہ
ایشان اورا در پای حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ انداختند حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ
بر وی شفقت کردند و او در خدمت شد اما ہنوز
مرید نکردہ بودند بعدہ میان قدو وداع شدہ طرف خانہ
باز آمد چنانچہ ہر بار کہ بحضرت شیخ العالم قدس
اللہ سرہ می آمد مال و جان و تن آنچہ داشت در
آستانہ حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ میباخت
چون بسیار شد طشت از چرم سیاہ و مشربہ از چرم
سیاہ آوردہ پیش حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ داشت و بندہ وار بایستاد حضرت

لاتا اگر وہ شخص فوراً اٹھاتا اور حوض کا پانی بھر کر سر پر رکھ کر
لاتا تو قبول فرماتے تھے۔

نقل ہے کہ ایک روز فضیل غوری ایک مرید ہونے
کیلئے حضرت شیخ العالم کے حضور میں آئے اور مرید ہونے
کی درخواست کی حضرت شیخ العالم نے فرمایا تیرا گلا موٹا
ہے اور اس فقیر کی زنجیر چھوٹی کیونکر تیرے گلے میں
آئیگی غرض وہ مرید ہونے کی درخواست پر اڑے رہے
آخر تھا حضرت شیخ العالم نے فرمایا یہ ٹھلیا سر پر رکھ کر لیجا
اور حوض سے پانی لا اور حضرت شیخ العالم کے ساتھ
کے ٹھلیا اٹھا کر باہر گیا اور ٹھلیا ایک آدمی کو دیدیا جب آدمی حوض سے
پانی بھر لایا تو اس نے ٹھلیا اپنے سر پر رکھ حضرت شیخ العالم
کی خدمت میں آیا حضرت شیخ العالم نے فرمایا اے فضیل تیرا گلا
بہت موٹا ہے اور میری زنجیر چھوٹی ہے کیونکہ میرے سلسلے
کی زنجیر میں نہیں آ سکتا آخر فضیل کو حضرت
شیخ العالم کا مرید ہونا نصیب نہ ہوا اور وہ واپس چلا گیا

نقل ہے کہ ایک شخص حضرت شیخ العالم کا معتقد ہوا
اور مرید ہونے آیا اور وہ بہت معتبر ملک تھا اور
اولیاء اللہ کی خصلتیں رکھتا تھا حضرت شیخ العالم
اسکو قبول نہ فرماتے تھے لیکن حضرت نے اسکو
کلاہی اور کمل عطا فرمایا تھا ایک شخص نے کہا کہ یہی
کافی ہے اور غلاموں کی طرح خدمت کرتا تھا از زبان

بیار چون او در حال میرفتی و آب از حوض پر کردہ
آوردے قبول میفرمودند۔

نقل است کہ روزے فضیل غوری بایک سودائے مریدی
در حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ آمد و طلب
ارادت کرد حضرت شیخ العالم قدس سرہ فرمودند
گلوے تو بیست و سلسلہ این فقیر تنگ است چگونہ
در خواہد آمد و او از التماس ارادت باز نمی آمد
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ فرمودند این
سبوئے بر سر کردہ ببر و از حوض آب بیار اند
سبوئے او بیرون حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ
سبو بر گرفت و بیرون رفت آن سبو را بکسے داد تا آن را از
حوض آب آورد بعد از آن سبو را از کسے گرفتہ بر سر خود کردہ در پیش حضرت
شیخ العالم قدس سرہ آورد حضرت شیخ العالم فرمودند اے فضیل گلوے
تو بیار بیست و سلسلہ ما نہایت تنگ نتوانی کہ در سلسلہ من
درآئی فضیل را نصیب ارادت حضرت شیخ العالم نشد بازگشت

نقل است کہ ملکے شخصے معتقد حضرت شیخ العالم قدس
اللہ سرہ العزیز شد و بطلب ارادت آمد و ایں ملکے بس
معتبر بود و خصال از خصائل اولیاء خدا تعالیٰ
داشت حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ او را قبول نمی
فرمودند اما حضرت شیخ العالم قدس سرہ او را دستار
و کلیم دادہ بودند گفت ہمین کافی است و خدمت غلامانہ میکرد

اسکو کوئی مشکل پیش آتی یا لڑائی ہو جاتا تو وہ کھول دیتا
اور پگڑی سر پر باندھ لیتا اللہ تعالیٰ کے کرم سے اسکی
وہ مشکل آسان ہو جاتی اور دشمنوں پر فتح پاتا۔

نقل ہے کہ شیخ فرید حضرت شیخ العالم کے مرید تھے
اور کپڑوں کی سوداگری کیا کرتے کپڑوں کے
ٹکڑے خرید کر لاتے تھے اور اپنے ہاتھ پکڑنے والے
پیر حضرت شیخ العالم کے حضور میں رہا کرتے تھے حضرت
شیخ العالم نے اپنے سامنے بلایا اور گٹھری کھولکر ایک
کپڑا نکالا اور اپنی بدن پر رکھا اور فرمایا کہ کیا اچھا کپڑا
ہے کہ سب جسم کپڑے کے اندر سے نظر آتا ہے بعد اسکے
ایک ترانڈام کا کپڑا نکالکر جسم پر رکھا اور فرمایا کیا خوب
کپڑا ہے نہایت ہی نرم ہے پھر فرمایا وہ لوگ کیوں
نہ عذاب دیکھیں جو ایسے ایسے کپڑے دنیا کے پہنیں
اور اپنی نفس کی فرمانبرداری کریں بعد اسکے پوچھا کہ
ایک ایک کپڑا ایک ایک روپیہ کا ہوگا میاں فرید نے
عرض کیا اے ہاتھ پکڑنے والے پیر آٹھ آٹھ دس دس
روپیہ کا ہے اور اسپر اثنا سے راہ میں چنگی لیتے ہیں حضرت
شیخ العالم نے فرمایا کیا تم ان کپڑوں کو پوشیدہ رکھتے
ہو کہا ہاں ہاتھ پکڑنے والے پیر ہم خوف سے چھپاتے ہیں
حکم ہوا کہ تم کھلا کھلا لیجاؤ چنگی والوں کے خوف سے مت
چھپاؤ وہ لوگ کچھ احسان نہ کرینگے اور کچھ نہیں لینگی الغرض

او برا دشوار پیش می آمد و یا برائے جنگ ار
شدی آن گلیم و دستار بر سر بستی بکرم حق تعالیٰ او را
دشوار سہل گشتی و بر دشمنان ظفر یافتی

نقل است کہ میان فرید مرید حضرت شیخ العالم
بود سودا میکردی پرکالہائی جامہ برائے سودا
خریدہ آوردہ بود بحضرت پیر دستگیر خود حضرت
شیخ العالم گذرانید حضرت شیخ العالم جامہا او پیش خود طلبیدند و بقچہ
وا کردند و یک طاقہ جامہ سربند کشیدند و برتن خود نہادند و فرمودند
چہ نیکوست کہ تمام تن دیدہ میشود بعدہ یک طاقہ جامہ ترانڈام
کشیدند و آن نیز برتن خود نہادند و فرمودند چہ نیکوست کہ
بغایت نرم است باز فرمودند کہ چرا آنکس عذاب نبیند
کہ چنین تنعم دنیاوی می کند و بمراد نفس میرود
بعدہ پرسیدند کہ این یگان یگان طاقہ بہ تنگہ
ارزد میان فرید عرض کرد اے پیر دستگیر این یگان
یا دہگان تنگہ می ارزد و دیگر در راہ زکوٰۃ میگیرند
حضرت شیخ العالم فرمودند مگر شما پوشیدہ میدارید
او گفت آرے پیر دستگیر ما بسبب خوف می پوشیم
فرمان شد کہ شما ظاہر ببرید از خوف زکاتیان
نپوشید ایشان ہیچ نخواہند گفت
و چیزے نخواہند گرفت الغرض

سلہ قولہ تنگہ یعنی روپیہ کے معنون میں غالبا لکھا ہے ۱۲

میان فریدؒ شہر قنوج کی طرف روانہ ہوئے اور کپڑا
کھلا ہوا لیگئے اثنائے راہ مین کسی نے نہ پوچھا کہ تم
کون ہو اور کیا لیے جاتے ہو یہانتک کہ گنگا کنارہ پہونچکے
دریا پایاب اُتر گئے اور کوئی دام اور درم دریا کا اُتار ابھی
اُسی کو نہین دیا اور خوب نفع ملا -

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم نے بہرام کی ہاتھ فیروز خان
کے لیے خط بھیجا اور اُسنے قصبۂ ایسولی مین سپاہی
رکھے تھے حضرت شیخ العالم نے فرمایا ای بہرام وہان
روغن گیر مستور ہی اُسکے ہاتھ مین یہ خط ندینا اور یہ اشارہ
شیخ فخر الدین کی طرف تھا کہ انکی سکونت واقع قصبۂ ایسولی
مجلس عالی فیروز خان کے ہمسایہ مین تھی اور حضرت شیخ العالم
سے انکو عشق کی چاشنی بھی مل چکی تھی بلکہ حضرت کے
برگزیدہ تھے اور شیخ بختیار کے فرزند انکے داماد تھے جو کوئی
حضرت شیخ العالم کے مریدون سے قصبۂ ایسولی مین جاتا
اور وہان اُترتا یہ غلامون کی طرح اُسکی خدمت کرتے
الغرض بہرام خط حضرت شیخ العالم کا لیگئے اور شیخ فخر الدین
کے پاس پہونچے شیخ فخر الدین نے سب کیفیت پوچھی بہرام
نے کہا ای شیخ فخر الدین حضرت ہاتھ پکڑنیوالی پیر نے
فیروز خان مجلس عالی کے لیے خط دیا ہے اور فرمایا ہے
کہ وہان مستور روغنگیر ہے یہ خط اسکے ہاتھ مین ندینا
شیخ فخر الدین نے کہا ای بہرام جب حضرت شیخ العالم

میان فریدؒ بطرف خطہ قنوج روان شدند
جامۂ مذکور را در راہ ظاہری بر ونہیچ یکے
نپرسید کہ تو کیستی و چہ می بری تا لب آب گنگ گذشتہ
وانگی ودرمی تا گذر لب آب ہیچکس بانداوہ سود
نیکو یافت -

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ کتابت بدست
بہرام برائے مجلس عالی فیروز خان فرستادند
واو در قصبۂ ایسولی با سپاہ بود حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند اے بہرام آنجا مستور روغنگیر است بدست
او این کتابت ندہی و این اشارت بشیخ فخر الدین
بود کہ سکونت ایشان در قصبۂ ایسولی ہمسایۂ
مجلس عالی مذکور بودہ است و چاشنی عشق ہم از
حضرت شیخ العالمؒ یافتہ بود و برگزیدۂ آنحضرتؒ
بود و پسر شیخ بختیارؒ داماد ایشان بود کہ از مریدان
آنحضرت از قصبۂ ایسولی میرفتی و در آنجا
فرود می آمد ایشان خدمت عبیدانہ میکردند
الغرض بہرام کتابت تقویت حضرت شیخ العالمؒ
و پیش شیخ فخر الدینؒ مذکور رفت شیخ فخر الدین ہمہ
کیفیت پرسیدند گفت اے شیخ فخر الدینؒ حضرت
فرمودند آنکہ آنجا مستور روغنگیر است این کتابت بدو
ندہی شیخ فخر الدین گفتند اے بہرام چون حضرت شیخ العالمؒ

کی مرضی یون ہی جامع مسجد مین آؤ اور ہمارے پاس بیٹھو
وہان مجلس عالی بھی آئیگا جب وہ نماز پڑھ چکے اسوقت تم یہ
خط ہمارے ہاتھ مین دینا تاکہ ہم مجلس عالی کے ہاتھ
مین دیدونگا بہرام نے کہا بہتر ہی الغرض بہرام جامع مسجد
مین شیخ فخر الدینؒ کے پاس گئے - اور بیٹھے جب مجلس عالی
نماز پڑھ چکا بہرامؒ نے حضرت شیخ العالمؒ کا خط
شیخ فخر الدین کے ہاتھ مین دیا انھون نے مجلس عالی
کو دیدیا اور خط مین یہ شعر یان لکھی تھین -

ابیات کا ترجمہ - جو شخص کہ وہ اس سے ایکدم غافل
ہے + اسلام مین کافر ہے لیکن پوشیدہ ہے + مت ہو کہ غائب رہنا
ہمیشہ ہو + دروازہ اسلام کا اس پر بند ہو + مجھکو حاضر
بخش اے میرے پالنے والے - کیونکہ مین غائب ہونے
کی طاقت نہین رکھتا ہون + جب مجلس عالی نے
حضرت شیخ العالم کا خط پڑھا پہلے مصرعہ مین دیر تک
الجھے رہے دوسرے مصرعہ پر جان قربان کی ابدا ایسے کہا
اے شیخ فخر الدین ایسا فقیر یہان ہو اور تم مجکو خبر نکی
اے شیخ فخر الدین پینس اور گھوڑا لیجا اور حضرت شیخ العالم
کو یہان لاؤ اور میری جانب سے عذر عرض کرو اور کہو
بادشاہ کا حکم ہے کہ فیروز خان حصار سے باہر
نہ جائے - اگر مین حضرت شیخ العالم کی خدمت مین
قصبہ ردولی جاؤن اور بادشاہ سنے تو تکدر ہوگا

برنشست در جامع مسجد بیا و بیار با بنشین آنجا
مجلس عالی هم بیاید چون از نماز فارغ شود آنگاه
تو این کتابت را بدست ما بده تا بدست مجلس عالی
بدهم بهرام گفت نیکو باشد - الغرض بهرام در مسجد
جامع برابر شیخ فخر الدینؒ رفت و بنشست چون
مجلس عالی از نماز فارغ شد بهرامؒ کتابت حضرت
شیخ العالمؒ بدست شیخ فخر الدینؒ داد ایشان
مجلس عالی را داده در کتابت این مثنویات نوشته بود

ابیات هر آنکه غافل اندمی یکی زمانست +
در آندم کافرست اما نهانست + مبادا غائبی پیوسته
باشد + در اسلام بروی بسته باشد + حضور بخش
اے پروردگارم + که من غائب شدن را طاقت
ندارم + چون مجلس عالی کتابت حضرت شیخ العالم
را خواند بر مصرعهٔ اول دیری ماند بر مصرعهٔ ثانی
جان فشاند ابد گفت اے شیخ فخر الدینؒ اینچنین
درویش اینجا باشد و تو ما را خبر نکردی اے شیخ فخر الدین
پالکی و اسپ ببرید و حضرت شیخ العالمؒ را اینجا
بیارید و عذر من کنید و بگوئید که فرمان سلطان
بر من هست که تو بیرون حصار نشوی اگر با
بر حضرت شیخ العالمؒ در قصبهٔ ردولی
بروم و سلطان بشنود تکدر خاطر شود

اور کہے گا کہ مجلس عالی نے عدول حکمی کی اس وجہ سے
میرا آنا نہیں ہو سکتا ہے ورنہ میں آپکے قدموں میں
غلام کی طرح حاضر ہوتا شیخ فخر الدین نے کہا اسے
مجلس عالی حضرت شیخ العالمؒ ایک نہایت غالب اور
انتہا کے جذبہ والے ہیں ملاقات کے بعد سمجھانے کیا
پیش آئے مجلس عالی نے کہا اے شیخ فخر الدین یہی
معلوم ہوتا ہے کہ فقیر انتہا کے صاحب کمال ہیں یہ
کہکر سر جھکا لیا اور ایک گھڑی بھر سر جھکائے رہا
بعد اسکے جب سر اٹھایا شیخ فخر الدین سے کہا
کہ حضرت شیخ العالمؒ کے مرید کو کیا حکم ہوتا ہے
مجلس عالی ایک پہ کالہ تر اندام کا لایا اور حضرت
شیخ العالمؒ کے لیے نذر بھیجا اور بہرام کو دس روپیہ
دیے اور کہا اے بہرامؒ جاؤ اور میرا اسلام و نیاز
شیخ العالمؒ کے حضور میں پہونچاؤ بہرام روانہ ہوکر
حضرت شیخ العالمؒ کے حضور میں پہونچے حضرتؒ نے بہرام کو
دیکھتے ہی فرمایا کہ اے بہرامؒ میرا خط تہ ستور روغنگیر کے
ہاتھ میں دیا اور میرا کہا نہ سنا بہرامؒ نے اقرار کیا اور زمین بوسی کی
نقل ہے کہ قاضی خان حاکم قصبہ ردولی کے گھر میں لڑکا
نہوتا تھا قاضیان کے گھر کے لوگ حضرت شیخ العالمؒ کو معتقد
تھے اکثر اوقات راتوں کو حضرت شیخ العالمؒ کی خدمت میں
حاضر ہوتے اور لڑکا ہونیکے لیے عرض کرتے ایک روز حضرت شیخ العالمؒ

و بگوید کہ مجلس عالی بیفرمانی کرد باین سبب آمدن ما
نمیشود و اگرنہ تحت اقدام ایشان بندہ وار می رسیدیم
شیخ فخر الدینؒ گفت ای مجلس عالی حضرت شیخ العالمؒ
درویشی لنہایت غالب و نہایت جاذب است
بعد از ملاقات تا چہ احوال پیش آید مجلس عالی
گفت ای شیخ فخر الدینؒ ہمچنین می نماید کہ درویش
نہایت بر کمال ست این گفت و سر فرو آورد و ساعتی
ہمچنان ماند بعدہ سر برآورد و شیخ فخر الدینؒ گفت
کہ مرید حضرت شیخ العالمؒ را چہ اشارت میشود
مجلس عالی یک پہ کالہ تر اندام آوردہ
برای حضرت شیخ العالمؒ فتوح فرستاد و بہرامؒ
را دہ تنکہ نقرہ داد و گفت اے بہرام برو و خدمت
و عبودیت من بحضرت شیخ العالمؒ
برسان. بہرامؒ روان شد و پیش حضرت
شیخ العالمؒ آمد حضرت شیخ العالمؒ بمجرد نظر افتادن
بر بہرام فرمودند کہ ای بہرامؒ کتابت با بر دست ستور روغنگیر
دادی و گفتہ ما نشنیدی بہرامؒ اعتراف نمود و سر بزمین نہاد
نقل است کہ در خانہ قاضی خان حاکم قصبہ ردولی
پسر نمیشد اہل بیت قاضی خان معتقد حضرت شیخ العالمؒ
بودند اکثر اوقات در شبہا بحضرت شیخ العالمؒ می آمدند و التماس
پسر می کردند روزی حضرت شیخ العالمؒ قدس سرہ

قاضی خان کے گھر تشریف لے گئے اور صحن مکان
مین جاکر کھڑے ہو گئے قاضی خان کی بی بی نے سلام
کیا حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا ای قاضی خان آج تمہارے
گھر مین ایک بیٹا آیا ہے بہت برخوردار ہوگا اُسی روز
قاضی خان کی بی بی حاملہ ہو گئین الغرض حمل کے دن
پورے ہونے کے بعد بیٹا پیدا ہوا قاضی نے دانیال نام
رکھا اور عرفاً اُنکو قاضی گدن کہتے تھے حکومت قصبہ
کی بالکلیہ انکے حوالہ ہو گئی اور یہ بھی حضرت شیخ العالمؒ
کے معتقد ہو گئے اور عشق کی چاشنی بھی حضرت
شیخ العالمؒ کی نظر کی برکت سے اُنکو نصیب ہوئی
اور ایسے صاحب ذوق وشوق ہو گئے کہ اکثر اوقات
وجد وحال کے غلبہ مین اپنے گھر کو لٹوا دیا سبحان اللہ
کیا خوب صاحب نظر تھے جنکی ایک نظر کے اثر
سے وہ کس درجہ تک پہونچ گئے۔

**نقل** ہے کہ میان سالار ایک معزز شخص تھے جو
ترکش بندی کرتے تھے اور تاتار خان کے نوکر تھے
ایک روز حضرت شیخ العالمؒ کے روبرو ایک پاؤن مین
ایک زرین موزہ اور خاص لباس پہنے ہوئے آئے
اور مرید ہونے کی درخواست کی حضرت شیخ العالمؒ کے
مُرید کھگل کر رہے تھے حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا
اس کھگل مین شریک ہو میان سالار حکم پاتے ہی

درخانهٔ قاضی خان یکایک فتند و در صحن خانه ایستادند
اہلبیت قاضی خان سلام کردند حضرت شیخ العالمؒ
فرمودند اے قاضی خان امروز در خانهٔ شما
پسرے آمده است نیکو برخوردار خواهد شد۔
همدران روز اہل بیت قاضی خان را حمل ماند
الغرض بعد انصرام مدت حمل پسر تولد شد قاضی
دانیال نام نهادند و در عرف ایشان را قاضی گدن
میگفتند حکومت قصبه همه در خواست ایشان گشت
وایشان هم معتقد حضرت شیخ العالمؒ گشتند و چاشنی عشق
هم از برکت نظر حضرت شیخ العالمؒ نصیب ایشان شد
تا چنان اہل ذوق وشوق شدند که اکثر احوال
در غلبهٔ حال خانهٔ خود را غارت کنانیدند سبحان الله
زہی صاحب نظر که از تاثیر یک نظر شان کجا تا بکجا
رسید۔

**نقل** است که میان سالارؒ مردے معظم بود
کسب ترکش بندی می کرد و نوکر تاتار خان
بود روزے از روزہا پیش حضرت شیخ العالمؒ
با یک پا موزهٔ مغرق بکسوت خاص آمده
طلب ارادت کرد و در خانقاه حضرت شیخ العالمؒ
مریدان کگلایه می کردند۔ حضرت
شیخ العالمؒ فرمودند درین کگلایه درآئے در حال او

اسی ہیئت سے پوشاک اور موزہ وغیرہ پہنے ہوئے کہگل مین شریک ہو گئے اور سارا دن کہگل مین مصروف رہے حضرت شیخ العالمؒ نے انکی درخواست قبول کی اور مرید ہونے کی ٹوپی عطا فرمائی -

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ جامع مسجد مین اول وقت تشریف لیجایا کرتے اور جہاڑو اپنے ہاتھ سے دیتے اور قریب چالیس یا پچاس برس تک قصبۂ ردولی کی جامع مسجد مین نماز پڑھی لیکن یہ بھی نجانتے تھے کہ جامع مسجد کس طرف ہے اسلیے کہ جب حضرت شیخ العالمؒ جاتے تو شیخ بختیارؒ آگے آگے چلتے اور حق حق حق بلند آواز کہتے جاتے تا کہ حضرت شیخ العالمؒ انکی آواز کی سہارے پر راہ پائی فرماتے کیا خوب کمال اور کیا خوب جمال اور وجد و حال اپنے معبود کی درگاہ سے حاصل تھا -

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ کے فرزند بزرگون کے بزرگ حضرت شیخ عارف احمد (روشن کی اللہ نے انکی دلیل) اور حضرت شیخ العالمؒ کے اکثر مریدین اور معتقدین مرتے دم تک برابر لفظ حق فرماتے ہوئے گئے ہین اور دوست سے جا ملے ہین کیا خوب جمال اور کیا خوب کمال تھا کہ حضرت کی مریدونکو بزرگی واسطے اللہ سے حاصل تھا اور اسکے نام چلان قدا کرتے تھے -

چنانچہ بود با کسوت و موزہ در گلابہ درآمد - تمام روز در گلابہ بود و گلکاری کرد حضرت شیخ العالمؒ درخواست قبول کردند و طاقیہ ارادت بدو عطا فرمودند -

نقل است کہ در مسجد جامع حضرت شیخ العالمؒ اول وقت می رفتند و جاروب بدست خود می دادند و قریب چہل یا پنجاہ سال در مسجد جامع قصبہ ردولی نماز گزاردند فاما نمیدانستند کہ مسجد جامع کدام طرف ست چون حضرت شیخ العالمؒ روان میشدند شیخ بختیارؒ پیش می رفتند و لفظ حق حق حق بلند می گفتند تا حضرت شیخ العالمؒ را آن آواز در گوش می افتاد و بسمت آن آواز می رفتند زہے کمال و زہے جمال و سکر حال کہ در حضرت معبود بفور رسیدہ اشتند -

نقل است کہ پسر حضرت شیخ العالمؒ شیخ المشائخ حضرت شیخ عارف احمد انار اللہ برہانہ و اکثر مریدان و معتقدان حضرت شیخ العالمؒ تا وقت موت جان برابر اسم حق بر زبان رفتہ است و بدوست پیوستہ اند زہے جمال و زہے کمال کہ یاران حضرت حق ذوالجلال سیدا شتند و بر نام او جان می دادند -

نقل ہی کہ حضرت شیخ العالمؒ کے مریدین حضرتؒ
کے حضور مین سر جھکائے حاضر ہوتے اور سر جھکائے بیٹھے رہتے سبحان اللہ
اس نشست مین کیسا جمال دیکھتے تھے جسمین مستغرق
ہوجاتے اور اتبک بھی حضرتؒ کے مریدین مین وہی
دستور جاری ہے کہ حضرتؒ کے مزار اور سجادہ نشین
کے سامنے زمین بوس کرتے اور بطور سجدہ سر
جھکاتے ہین۔ اور سجدہ کے طور پر جھکنا اگرچہ شرعاً
منع ہے ولیکن از روے باطن مسموع ہے اور اس
اعتراض کا جواب نہایت وضاحت کے ساتھ
علم ارادت مین دیا گیا ہے جو شافی اور کافی ہوگا اگر
چاہا اللہ برتر نے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ اس مسئلہ
مین اختلاف ہے (جیسا کہ کتاب اشراق الذاہب مین
بیان کیا ہے اور اختلاف کیا ہے لوگون نے شکر کے سجدہ مین پس
امام ابو حنیفہؒ اور مالکؒ رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ مکروہ ہے
اور اولی یہ ہے کہ فقط تعریف اور شکر کیا جاے زبان سے
اور شافعیؒ اور احمدؒ نے فرمایا ہے کہ مکروہ نہین بلکہ
مستحب ہے) بعض مسئلون مین طریقت والے بزرگ
شافعیؒ مذہب پر بھی عمل کرتے ہین۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ العالمؒ اکثر ابیات پڑھتے
اور بعالم شوق مین دل لہ جوش مارتا تھا ابیات کا ترجمہ
تو سارے عالم سے یار کے لئے شکستہ ہوگیا ہان یار کیلئے دل تو نے اپنا کو

نقل است کہ مریدان حضرت شیخ العالم قدس سرہ
پیش حضرت شیخ العالمؒ سر پیش می آوردند و سجدہ
پیش می رفتند و می نشستند سبحان اللہ تا در آن
حال چہ جمال میدیدند و مستغرق آن می گشتند و
امروز ہمان سنت مریدان حضرت شیخ العالمؒ را
جاریست کہ پیش قبر حضرت شیخ العالمؒ و پیش صاحب
سجادۂ آنحضرتؒ سر بر زمین می نہند و سجدہ میکنند
اگرچہ در ظاہر ممنوع ست اما در باطن مسموع ست
و جواب این بوضوح تمام در فن ارادت گفتہ شدہ
است شافی و کافی خواہد بود انشاء اللہ العزیز
و عونہ و نیز باید دانست کہ این مسئلہ مختلف فیہ
ست کما قال فی اشراق الذاہب واختلفوا
فی السجود الشکر فقال ابو حنیفہ و مالک
رضی اللہ عنہ یکرہ والاولی ان یقتصر
علی الحمد والشکر باللسان وقال
الشافعی و احمد لا یکرہ بل ہو مستحب۔ در
بعضے احکام مشائخ در مذہب شافعیؒ ہم
عمل دارند۔

نقل است کہ حضرت شیخ العالمؒ اکثر این بیت
میفرمودند و بر یادۂ شوق جوش میزدند بیت
سختی شکست از ہمہ عالم برای یار ۔ آری برای یار ز عالم

توڑ سکتے ہیں + ای احمد تو جیتا سال اور مرتبہ اور جان
اور جسم نہ ہاریگا + ہرگز عشق سے ذرا خوشبو تیرے
دماغ میں نہ ہوگی -

**نقل** ہی کہ چمن نامی گویا نہایت خوش آواز تھا یہانتک کہ
کہتے ہیں کہ بجھا ہوا چراغ اسکے راگ سے روشن ہو جاتا
اور اس راگ کو دیپک کہتے ہیں ایکبار حضرت شیخ العالم
کے حضور میں گایا حضرت پر اسکے گانے سے بہت وجد حال
طاری ہوا یہانتک کہ خوش ہو کر چمن سے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے
اُسنے حضرت شیخ العالم سے خرقہ مانگا فرمایا تو برداشت نکرسکیگا
کوئی اور چیز مانگ مگر وہ خرقہ ہی مانگے گیا آخر حضرت نے اسکو
خرقہ عطا فرمایا چمن خرقہ فوراً پہنکر چلا گیا اور تین روز بعد پہنچے
بعد اسکے فریاد کرتا ہوا حضرت شیخ العالم کی خدمت میں آیا اور عرض کی
اے ہاتھ پکڑنیوالے پیر مجھکو ہاتھ پکڑنیوالے پیر کا خرقہ پہننے کی طاقت
نہیں ہی تین روز تک میں آگ کے سمندر میں پڑا ہوا
تھا اور نجات کا کنارہ نظر نہ آیا الغرض خرقہ حضرت شیخ العالم
کے سامنے رکھدیا اور حضرت نے اپنا خرقہ لیکر پہن لیا اور فرمایا
تونے بڑی بات کی کہ تین روز تک فقیر کا خرقہ رکھا کہتے
ہیں کہ بعد اسکے چمن گویے کی بدن بدبو آنے لگی اور ابتک بھی
اسکی اولاد میں ایک شخص جذامی ہوتا چلا آتا ہے

**نقل** ہی کہ حضرت شیخ العالم نے شیخ بودھی اودھی کو خلافت
کا جامہ مع اجازت عطا فرمایا اور شیخ بودھی کی خانقاہ سے

توان شکست (دیگر) احمد تا در نبازی مال و جاه
و جان و تن + هرگز از عشقت نباشد شمهٔ اندر
مشام +

**نقل** است که چمن مطرب بغایت خوش الحان بود که
میگویند چراغ کشته از سرود او می افروخت که آنرا میگویند
دیپک می گویند روزی پیش حضرت شیخ العالم
سرود کرد حضرت شیخ العالم را دران حالت سماع وجد و
ذوق بسیار شد تا بچمن مذکور خوش شدند فرمودند بخواه
چه میخواهی او خرقهٔ حضرت شیخ العالم قدس الله سره خواست
فرمان شد تحمل نخواهی کرد چیزی دیگر بخواه او همان میخواست
حضرت شیخ العالم خرقه بدو عطا فرمود او خرقهٔ مذکور فی الحال
پوشیده باز گشت تا سه روز پوشیده بر خود داشت بعده بر
حضرت شیخ العالم فریاد کنان آمد عرض کرد ای پیر دستگیر مرا طاقت
پوشیدن خرقهٔ پیر دستگیر نمانده است که سه روز در دریای آتش افتاده بودم
و کنارهٔ نجات ندیدم الغرض خرقه آورده پیش حضرت شیخ العالم
نهاد و حضرت شیخ العالم خرقهٔ خود گرفتند و پوشیدند و فرمودند
بسیار کردی که آن خرقهٔ فقیر تا سه روز داشتی منقولست که
چمن مطرب مذکور بعد ازان بغلش متار اکنون نیز یکی از
اولادش بهشتی شده می آید۔

**نقل** است که حضرت شیخ العالم شیخ بودهی اودهی را
جامهٔ خلافت با اجازت عطا فرمودند و شیخ بودهی از خانقاه

باہمکلہ بزرگون کے طریقہ پر کسیکو مرید کیا اور حضرت شیخ العالم
کے حضور میں شیرینی لائے حضرت شیخ العالم کو غصہ آگیا
مجمع میں بیٹھے تھے فرمایا مسلمانو تم گواہ رہو کہ میں نے بودھی سے
خلافت چھین لی کہتے ہیں کہ شیخ بودھی جا بیتاک زندہ رہے
جلاتی اور آگ میں جلتو رہے اور کہتے تھے آہ شیخ احمد مار یو مار یو

نقل ہے کہ سید کبیر حضرت شیخ العالم کے حضور میں کھڑے
ہوئے اور مرید ہونے کی درخواست کی حضرت شیخ العالم
ہمیشہ آنکھیں بند کیے رہتے تھے حضرت نے باطن کے
استغراق سے ظاہر کی آنکھ نہیں کھولی اور باطن کی
نظر سے سید کبیر کو دیکھا سید کبیر فوراً ایسے مست ہوئے کہ
اپنے آپے سے بے آپ ہو گئے اور پھر ہوش میں نہ آئے مست
ہاتھی کی طرح دیوانہ رہتے تھے - ایک روز ایک کنجڑے
کے گھر میں گھس گئے ایک ٹوکرہ ترکاری کا اُسکے گھر میں
رکھا تھا سب کھالیا بعد اسکے ایک تیلی کے یہاں گھس گئے
ایک طبق تلون سے بھرا ہوا رکھا تھا سب کا سب کھا گئے
یہ لوگ حضرت شیخ العالم کے گھر فریادی گئے کہ آج
سید کبیر نے ہمارے گھر میں گھس کر فلان فلان چیز میں
کھالین - غرض ایسی حالت میں تھے کہ دُنیا سے آخرت
کو کوچ کیا - اور سید کبیر کا مزار پکریا کے نیچے کوچے کے
درمیان میں پچھم جانب حضرت شیخ العالم کے روضہ
کے قریب واقع ہے -

بیرون آمدہ بطریق شیخان یکے را مرید کرد و شیرینی پیش
حضرت شیخ العالم قدس اللہ سرہ آورد حضرت شیخ العالم
در غضب آمدند و در مجمع نشستہ بودند فرمودند مسلمانان
شما شاہد باشید کہ ما خلافت از بودھی کشیدہ منقول است
مادام کہ شیخ بودھی مذکور میزیست شب و روز نالہ میزد
و در آتش می سوخت و می نالید و مے گفت آہ شیخ احمد
مار یو مار یو -

نقل است کہ سید کبیر پیش حضرت شیخ العالم بایستاد
و طلب ارادت کرد حضرت شیخ العالم چشم بستہ دائم
می ماندند چشم ظاہر از چشم باطن نکشودند نظر باطن
بر سید کبیر نگریستند در حال چنان مست شد کہ از
خود بے خود شد باز در ہوشیاری نیامد دیوانہ چون
فیل مست می بود روزی در خانہ ترہ فروش در آمد
یک سبد سبزی در خانہ او بود کل خورد بعدہ در خانہ
روغنگرے در آمد کندورے پر کنجارہ بود کل خورد
ایشان پیش حضرت شیخ العالم بفریاد آمدند کہ امروز
سید کبیر در خانہا ی ما در آمدند و چنان خوردند و درین
اشتیاق بودند کہ از دار الفنا بدار البقا رحلت فرمودند
و قبر سید کبیر دیوانہ در زیر درخت پکریا در میان کوچہ
طرف مغرب نزدیک روضہ حضرت شیخ العالم
واقع ست -

ایک روز سید زین الدین اودھ کے مقطع بہرلیہ کے
قریب اترے تھے شیخ کمال الدین موصوف نے شیخ العالم
کے حضور میں آکر زمین بوس کیا اور غلاموں کے مانند
کھڑے ہو کر عرض کی اگر حکم ہو تو یہ غلام سید زین الدینؒ
سے ملاقات کرے حضرت شیخ العالم نے پوچھا کس لیے
جاتے ہو کیا چاہتے ہو کہ بھینسے کا سینگ کھاؤ
الغرض وہ گئے جب لشکر سید زین الدین کے قریب
پہونچے اتفاق سے بھینسا چھوٹ گیا تھا شیخ
کمال الدین کے پاس آیا اور فوراً شیخ کمال الدین
کو سینگ پر اوٹھا کے زمین پر دے ٹپکا شیخ کمال الدین
کو کاری زخم لگا کہ لوگ چارپائی پر ڈال کر حضرت شیخ العالم
کے حضور میں لائے حضرت شیخ العالمؒ نے
فرمایا تو نے نہیں مانا جب تک کہ پا نہیں لیا۔

نقل ہے کہ مولانا امیر احمد کلام مجید کا صندوق لکھکر
حضرت شیخ العالم کے حضور میں لائے یہ شیخ اشرف
جہانگیر کے خلیفہ تھے بچوں کو تعلیم دیا کرتے تھے اور
لکھائی کی مزدوری سے اوقات بسر کرتے تھے حضرت
شیخ العالم دس روپیہ دیتے تھے اونھوں نے نہیں
لیے قاضی رضی بڑے امیروں میں تھے ردولی کے
قریب اترے ہو وہ اس صندوق کو لے گئے قاضی نے بھی
دس روپیہ دیئے مولانا امیر احمد حضرت شیخ العالم کے پاس آئے

روزے سید زین الدین مقطع اودھ قریب بہرلیہ
فرود آمده بودند شیخ کمال الدین مذکور پیش حضرت
شیخ العالم آمد و سر بر زمین نهاد و علیحده بایستاد
عرض کرد اگر فرمان شود این بنده ملاقات سید
زین الدین نماید حضرت شیخ العالم فرمودند که برائے
چه میروی میخواهی که سرون جاموش بستانی
الغرض او رخصت چون قریب لشکر سید زین الدین
شد جاموش رها شده بود نزدیک شیخ کمال الدین
آمد بیحال شیخ کمال الدین را بالائے سرون سوار کرده
الزمین انداخت شیخ کمال الدین را زخم
کاری رسید و در چارپائی کرده پیش حضرت
شیخ العالم آوردند حضرت شیخ العالم فرمودند
نماندی تا آنکه نیافتی۔

نقل است که مولانا امیر احمد صندوق مصحف نوشته
پیش حضرت شیخ العالمؒ آوردند ایشان خلیفه
شیخ اشرف جهانگیر بودند بچگان را تعلیم میکردند و
اجرت کتابت میخوردند حضرت شیخ العالم ده تنگه
میدادند ایشان نگرفتند قاضی رضی از امرائے کبار
بود قریب ردولی فرود آمده بود ایشان آن
صندوق را بردند قاضی هم ده تنگه دادند
مولانا امیر احمد بر حضرت شیخ العالم رح آمدند

اور کہا ای مخدوم چونکہ آپ نے دس روپیہ میرے صندوق
کا ہدیہ قرار دیا اللہ برتر نے اسمین کمی و زیادتی نہین فرمائی
حضرت شیخ العالم رح نے وہ صندوق قاضی رض سے اپنے
فرزند شیخ المشائخ شیخ عارف کے پڑھنے کو منگا بھیجا
اور شیخ المشائخ شیخ عارف احمد بھی مولانا امیر احمد سے
پڑھتے تھے قاضی رضی نے فوراً صندوق حضرت شیخ العالم
کے پاس بھیجدیا وہ صندوق ابتک حضرت شیخ العالم
کے گھر مین موجود تھا ردولی حادثۂ غدر مین لٹ گیا۔
نقل ہے کہ خواجہ مہین کے فرزند کا شیخ نام تھا وہ حضرت
شیخ العالم کے مجلس مین رہا کرتے تھے اس لڑکے نے
کسی نزدیک کی نزدیک سے حضرت شیخ العالم کے روبرو
کے سامنے بدفعلی کی بعد چند روز کے وہ لڑکا غائب ہوگیا
تھا اور اسکے چند روز بعد مرگیا برخورداری نصیب نہوئی
نقل ہے کہ حضرت شیخ العالم اکثر اوقات دریاے باطن
کے غلبۂ جوش سے کمال لطف کے ساتھ یہ مصرعہ
زبان مبارک پر لایا کرتے تھے مصرعہ بادشاہی کا
تاج ہمارے لڑکون کے سر پر ہے اللہ جانتا ہے کہ مراد
اس ارشاد کی کیا تھی لیکن اکثر مرید حضرت شیخ العالم
کے عاشقون کے مانند سرمست وحدت ہوتے ہین
اور اہل وحدت عاشق دونون جہان کے بادشاہ
ہین شاید کہ یہ ارشاد عام خوشخبری بھی ہو

وگفتند اے مخدوم چون شما دہ تنکہ ہدیہ صندوق من
کردند اللہ تعالی ازان زیادت ونقصان نکرد حضرت
شیخ العالم آن صندوق را از قاضی رضی طلبیدہ فرستادہ
جہت خواندن پسر خود شیخ مشائخ شیخ عارف احمد شیخ المشائخ
شیخ عارف احمد ہم بر مولانا امیر احمد مذکور میخواندند قاضی
رضی فی الحال صندوق مذکور حضرت شیخ العالم
فرستادہ اند آن صندوق تا امروز درخانہ حضرت
شیخ العالم بود در حادثہ غوغاے ردولی بغارت پیوست
نقل است کہ پسر خواجہ مہین را بود او در مجلس
حضرت شیخ العالم رح بماندے آن پسر با دختر یکے
نزدیک پیش حضرت شیخ العالم مباشرت کرد
بعد از چند روز آن پسر غائب شدہ بود بعد از چند
گہے بمرد و برخورداری نیافت۔
نقل است کہ حضرت شیخ العالم بیشتر اوقات
از غلبۂ جوش دریاے باطن موج بر او میزدند
و بزبان حال بلطف کمال این سخن مے فرمودند
مصرعہ چترشاہی بر سر بالان ماست + واللہ اعلم
مراد این سخن چہ باشد لیکن اکثر مرید آن حضرت
شیخ العالم عشاق صفت سرمست وحدت میباشند
و عاشقان اہل وحدت شاہان ہر دو جہان
اندو شاید کہ این سخن بشارت عام ہم باشد

کہ ہمارے سب مرید دولت وسعادت سے بہرہ مند
اور صاحب نجات ہین اور یہ سب بھی بادشاہ ہین
اور یہ بھی فرماتے تھے کہ ہمارے کبوترون نے صید
نہین کھایا اللہ جانے اسکی مراد کیا ہو کہ مرید ہمارا مقام
اعتقاد سے نہین ہٹتا ہی اور دوسری طرف متوجہ نہین
ہوتا اور یہ بھی مراد ہو کہ ہمارے مرید کو ہماری حضور او غیبت
اور زندگی اور موت کے بعد قیامت تک ایک جیسا
معاملہ ہی اس حقیر کے مریدون سے جو کوئی سچا قدم
طلب حق کی راہ مین رکھتا ہی اور طلب حق کرتا ہے
ہماری ولایت یا ہدایت اسکو کافی ہوتی ہی اور وصول
مقصد تک یہی ولایت رہنما رہتی ہی یون کہ راہ خدا مین
اسکو کوئی گمراہی اور بیکسی پیش نہین آتی اور نفس و شیطان
اسپر غلبہ نہین پاتے عاجز اور ناامید ہو جاتے ہین اور یہ بھی یا
کہتے کہ جو کوئی ہمارے دائرہ مین داخل ہوا اسپر دوزخ کی آگ حرام ہو جا
نقل ہی کہ حضرت شیخ العالم فرماتے تھے ذات حق بے
نام و نشان ہی اگر اسمار حق مین سے کسی نام پر اس
پاک ذات کا اطلاق کرین تو اسم حق سے بہتر و بالاتر ہوگا
کیونکہ معنی اسم حق کے سزاوار تمام کلیات کمالات اور ثابت
بذات کے ہین اور ذات پاک حق کی تمام کمالات
سے صفات سے موصوف اور ثابت ہے پس اطلاق
اسم حق کا ذات پاک پر اطلاق بوجہ کمال ہوگا

کہ ہمہ مریدان ما بہرہ مند دولت وسعادت اند
واہل نجات اند وایشان نیز شاہ باشند و نیز میفرمودند
کہ کبوتران ما صید نخوردند واللہ اعلم کہ مراد این چہ باشد
کہ مرید ما از پایۂ صدق واعتقاد نہ لغزد و بدیگرے
نیاویزد و شاید کہ این ہم مراد باشد کہ مرید ما را در حضور
وغیبت ما و در حیات و ممات ما یکسان است تا انقراض
عالم ہر کرا از مریدان این حقیر قدم صدق در راہ طلب
حق نہد و در طلب حق درآید ولایت یا ہدایت ما
او را کافی باشد تا کہ رہنمونی و وصول بمطلوب
او ہم از ولایت شود چنانکہ او را در راہ خدا
ہیچ ضلالت و غربت پیش نیاید و شیطان و
نفس از وے مقہور و مایوس آید و نیز میفرمودند
ہر کہ در دائرہ ما آمد آتش دوزخ بر وے
حرام گردد
نقل است کہ حضرت شیخ العالم میفرمودند
کہ ذات پاک حق بے نام و نشان است اما اگر اسمے
از اسمای حق آن ذات پاک را اطلاق کنیم بہتر و بالاتر
از اسم حق نباشد کہ معنی اسم حق سزاوار ہمہ کلمات
کمالات ثابت بذات است و ذات پاک حق موصوف
بصفات ہمہ کمالات و ثابت بذات است پس اطلاق اسم
حق بر ذات پاک حق را اطلاق بوجہ کمال باشد

یہانتک کہ یہ اسم حق حضرت شیخ العالم اور اُن کے مریدین
اور فرزندون کی زبان پر جیسے اُن کی خانقاہ مین اعتقاد
کا سر چشمہ تھا ایسا ہی جاری تھا کہ جو سانس باہر نکالتے اور
جو سانس اندر لیجاتے تھے ذکر حق مین لیجاتے تھے اور
جو قدم زمین پر رکھتے تھے ذکر حق مین رکھتے تھے یہانتک
کہ بجاے السلام علیکم اور بجاے الحمد للہ چھینک کے اور ہر کام
اور ہر نیت کے شروع اور آخر مین اس نام کی عادت
ہوگئی تھی چنانچہ بعد صلوۃ اور تکبیر اور فاتحہ اور مانندان کامون
کے تین بار یہ نام حق با آواز بلند لیتے تھے اور دنیا کے
کامون مثل خرید و فروخت وغیرہ کار و بار مین بھی اسم
حق اور بحال حق مین انکو حالت استغراق رہتی اور آج
تک یہ طریقہ حضرت شیخ العالم کے مریدون مین جاری
ہوا اور عام اجازت ہے بلکہ یہ حضرت شیخ العالم کے مریدین
کی نشانی ہوا اور اسی سے ان کو حق گو اور حقانی کہتے ہین
اور اگر کوئی منکر اسکا منکر ہوتا اور کہتا ہے کہ یہ رسم بدعت ہے
جائز نہین تو یہ بالکل جہل و حماقت یا حسد ہی بنیاد لگتے
ہین ہم اللہ کی اس سے اور یہ سب جوانمردون کے کمالات
اور راہ حق کے جانبازون کے حالات کی قلیل سے ہے
اتباع سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مین سے اس موقع پر
رسالہ مکیہ مین کہتے ہین کہ یہ نام حق اس گروہ کی اصطلاح مین
اللہ جل وعلی کا اسم ذات ہے اور اسکی حقیقت لے ور صفات

تا آنکہ آیت اسم حق بر زبان حضرت شیخ العالم و مریدان
حضرت شیخ العالم و فرزندان حضرت شیخ العالم قدس اللہ
سرہ و ہر کہ دران خانقاہ سر باعتقاد فرود آوردہ دست
چنان جاری بودہ است ہر دمیکہ برمی آوردند و فرو
میبردند ذکر حق می بود و ہر قدمیکہ بزمین سے نہادند
بذکر حق می نہادند تا بحدیکہ در محل سلام علیکم و بجاے
الحمد للہ بعد از عطسہ این نام عادت و خوی ایشان گشتہ
بود بحدیکہ در نماز و پایان ہر کارے چنانچہ بعد از صلوۃ
و تکبیر و فاتحہ و مانند این اسم حق سہ کرت بلند میگفتند
و در امور دنیاوی نیز از خرید و فروخت و مانند آن ہرچہ
بودی از کار و بار حال ایشان مستغرق باسم حق و با حق
بودی و الی یومنا این طریق و این سنت بر مریدان
حضرت شیخ العالم جاری ست و اجازت عام ست این
علامت مریدان حضرت شیخ العالم است و این جہت
ایشان را حق گو و حقانی گویند و اگر این را منکرے
منکر بود و گوید کہ این نوع بدعت است روا نباشد
و این از محض جہل و حماقت بود و یا از حسد باشد نعوذ باللہ
منہا و این ہمہ از جملہ کمالات مردان و حالات جانبازان
در راہ حق تعلق است و از اتباع سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم اینجا در رسالہ مکیہ میگوید کہ این اسم حق در اصطلاح
اینطائفہ اسم ذات مقدست جل و علی ذاالحقیقۃ و صفاتہ

یعنی اسم حق کا اطلاق ذات پر کرتے ہین اور اسم حقیقت
کا اطلاع مرتبہ صفات مین کرتے ہین جب مرید دنیا ترک
اور حدود نفس سے تجاوز کرتا ہے اور اسکی خواہش عالم
صفا کی جانب آتی ہے یہ گروہ کہتا ہی کہ یہ مرید عالم حقیقت
مین آیا اور مقامات حقایق سے پہونچا اگرچہ یہ مرید ابتک عالم
صفات واسما مین ہوا اور جب مرید نور ذات کی طرف پہونچتا
ہی تو یہ گروہ کہتا ہی حق جل وعلی کی جانب پہونچا یعنی واصل
حق ہوا اور یہ استعمال اس گروہ کے درمیان مین ہی اور
کم ہی کہ یہ گروہ حق وحقیقت کو ذات وصفات غیر مین استعمال
کرین پس اسم حق بہت اس گروہ مین جاری ہوتا ہے
کیونکہ یہ لوگ وہ گروہ ہین جنکا کہنا اور سننا اور دیکھنا او
جملہ قول اور فعل اُنکے حق بحق ہین دوسرے یہ کہ اسم حق
اور ذکر حق حسن ہی اور حسن ہمیشہ جائز ہی ہر حال اور ہر وقت
مین قیامت تک بزرگون کے قطب عارفون کے پیشوا
عاشقون کے سردار واصلون کے امام سید محمد گیسو دراز
پاک کیا اللہ نے انکا دل اپنے رسالہ اذکار مین فرماتے
ہین ومنہا ذکر الحق یقول کلمۃ الحق کما یقول الاربعۃ الاذکا
لاکن الربعۃ الاخیر لیضرب علی القلب ضرب من الربعۃ فیہا
وفی ہذا الذکر یتجلی الذکر اشیاء ومخوذ من الجلال
فمن تحمل لذلک وصبر علیہ صار الاتقا الکثیر من
الامور الشریفۃ والنشار بجملۃ ثلثہ ارکان

یعنی اسم حق را اطلاق بر ذات کنند اسم حقیقت را
در مرتبہ صفات اطلاق کنند چون مرید ترک دنیا کند
وتجاوز کند از حدود نفس و ہوای او در آید در عالم صفا
بگویند این طائفہ کہ در آمد این مرید در عالم حقیقت برسید
بمقامات حقائق اگرچہ باشد این مرید ہنوز در عالم صفات
واسما وہرگاہ کہ برسد مرید وے بہ نور ذات میگویند
این طائفہ کہ رسید سوی حق جل وعلی یعنی واصل
حق گشت واین استعمال درمیان این طائفہ است و
اندک است کہ استعمال کنند این طائفہ حق حقیقت را
در ذات صفات غیر پس اسم حق بسیار درمیان این طائفہ
جاری باشد کہ ایشان ہمہ اند کہ گفتن ایشان حق ست و شنیدن
ایشان حق است ودیدن ایشان حق است وجملہ افعال واقوال
ایشان حق بحق است و دیگر آنکہ اسم حق و ذکر حق حسن
است وحسن ہمیشہ جائز است در ہمہ حال و در ہمہ اوقات
تا قیامت قطب المشائخ مقتدی العارفین قدوۃ العاشقین
امام الواصلین سید محمد گیسو دراز قدس سرہ فی رسالۃ
الاذکار منہا ذکر الحق یقول کلمۃ الحق کما یقول الاربعۃ الاذکا
فی لاکن الربعۃ الاخیر لیضرب علی القلب والثنا ریضرب
بعض بعضہا ما یضرب من الربعۃ فیہا وہذا الذکر یتجلی
الذکر اشیاء ومخوذ من الجلال فمن تحمل لذلک صبر علیہ
صار الاتقا الکثیر من الاربعۃ من الامور الشریفۃ والشار بجملۃ ثلثۃ ارکان

ویقول من الضرب خفی منہا ذکر حق ابتدا رفی الجانب
الایمن حق لسکون القاف ثم یضرب ثانیا علی القلب خفی بالایا
المتکلم ومنہا حق خفی یبتدء الحق من الیمین ثم یقول خفی من
الیسار ثم یضرب الربط علی القلب بقولہ ہو اور یہ ذکر مقصود
سے کچھ فائدہ ذاکر کو نہین دیتے مگر بواسطہ تلقین اور اجازۃ
کے اور اون شرائط کے ساتھ جو انہین ہین اور ایک جماعت
سے نقل اور قطعی سنا ہوا ہی کہ آواز نام حق کی عالم غیب سے
بیشک و شبہہ اور سچے مریدونکو حضرت شیخ العالم کی خانقاہ
کے گرد سے اور جہان کہین سے ہو کمال عظمت ولایت
حضرت شیخ العالم کی وجہ سے ہر ایک مرید کو پہونچتی تھی اور
ہر ایک کھلی آنکھون سے سنتے تھے چنانچہ یہ بدنصیب
زمانہ کا بت پرست اور بدکردار کہ کمترین ساکنان اس
حضرت بزرگ اور قطب اولیا سے ایک رات یارون کے مجمع
کے اندر شوق عشق مین عاجزون اور بیچارون کے
مانند بیٹھا تھا اور وہ وقت اس ضعیف کے اس راہ
مین داخل ہونیکا ابتدائی وقت تھا اور گھربار اور مہربان
مان سے جدا ہو کر عشق کے تپاک مین پڑچکا تھا یکایک
اس ضعیف کے بڑے بھائی مبارک فنا اس
ضعیف کے سر پر اور نصیحت کی گرم زبان سے بہت
کچھ شفقت ارزانی فرمائی اور ہاتھ پکڑ کر گھر مین لیگئے
اور وہ رات رمضان شریف کی راتون سے تھی

ویقول فی الضرب خفی منہا ذکر حق خفی ابتدا ء
فی الجانب الایمن حق لسکون القاف ثم یضرب
ثانیا علی القلب خفی بالیاء المتکلم ومنہا حق خفی یبتدء
الحق من الیمین ثم یقول خفی من الیسار ثم یضرب
الربط علی القلب بقولہ ہو این اذکار از مقصود ہیچ
فائدہ ندہد مر ذاکر را مگر بتلقین واجازت وشرائطے
کہ در انست ونقل جمعے واستماع قطعی است کہ
آواز اسم حق از عالم غیب لاشک لاریب مریدان صادق
را از گرد خانقاہ حضرت شیخ العالم واز ہر جا کہ باشد
از کمال عظمت ولایت حضرت شیخ العالم قدس
اللہ سرہ ہر یکی را میرسید وہر یک معاینۃً می شنیدند
چنانکہ مدبر روزگار بت پرست بدکردار از کمینہ
سکان آستانہ آن حضرت علیا وقطب اولیا ست
شبی در مجمع یاران در شوق عشق چون درماندگان
وبیچارگان نشستہ بود وآن ہنگام در ابتدای درآمدن
این ضعیف درین راہ بود وانقطاع از خانمان ومادر
مہربان کردہ در تپاک عشق افتادہ بود ناگاہ برادر
بزرگ این ضعیف قدم لطیف بر سر این ضعیف نہادہ
آوردند وبزبان گرم نصیحت شفقت بسیار
ارزانی فرمودند ودست گرفتہ در خانہ بردند
وآن شب از شبہاے ماہ مبارک رمضان بود

زمانہ بہار کا کنارہ آسمان سے بے غبار کے صاف چاند
نکلتا تھا یہ ضعیف چارپائی پر والدہ کی کی خدمت میں بیٹھا
تھا یکایک آواز حق کی غیبی پچھم کی جانب سے آئی یہ ضعیف سر
ڈالے ہوئے درد عشق میں مبتلا تھا کہ میں نے سر اوٹھایا ایک
گھڑی گذری ہوگی کہ پھر آواز حق کے پچھم اوتر کے گوشہ
سے آئی میں مکان کے صحن میں جاکر کھڑا ہوا جناب والدہ
اور اور لوگ جاگ پڑے ایک گھڑی بھی نگذری تھی
کہ پھر آواز حق کی اوتر کی طرف سے آئی کہ سب نے سنی
جب ہمنے تحقیق کیا تو کوئی مکان کے گرداگرد میں نہ تھا
اور تخمیناً آدھی رات کا وقت ہوگا جناب والدہ سے
میں نے عرض کیا مجکو معذور جانیے کہ میرا کام میرے
اختیار میں نہیں حضرت مخدوم العالم کی ولایت مجکو
اس طریقہ سے اپنی طرف کھینچتی ہے مجکو رہائی دیجیے انھوں نے
مجکو رہائی دی اور اس عذر کے سبب سے معذور جانا
جب یہ فقیر دیر تک عبادت میں بیٹھتا اور مجاہدہ اور ریاضت
کرتا تھا تو ہر رات کو تہائی رات گذرنے کے بعد نور فیض
کا پرتو مجھ پر پڑتا تھا ایسا معلوم ہوتا کہ عالم کے پہاڑ سر پر
رکھ لیے یا کہ دریائے قلزم کے نیچے لیگئے مقام شفاعت اور کمال
ولایت حضرت شیخ العالم سے غیبی آواز حق آئی اور فوراً میں اس
حال سے نجات پاتا اور اُٹھ کھڑا ہوتا اور تہجد ادا کرتا اور جب مجھ پر
نیند کی غفلت طاری ہوتی اور قریب تھا کہ تہجد کا وقت گذر جائے

ہنگام بہار از افق آسمان بے غبار ماہ تابان طلعت می‌نمود
این ضعیف آمدہ بالاے چارپائی خدمت والدہ نشستہ ناگاہ
آواز حق از عالم غیب از جانب غربی برآمد این ضعیف سر فرود
افگندہ بالام عشق دردمند بود سر برآوردہ ساعتی گذشتہ
باز آواز اسم حق از بین الشمال والغرب برآمد این ضعیف
در صحن خانہ رفت در استادہ شد جناب والدہ و دیگر آدمیان
ہمہ بیدار شدند ساعتے نگذشت کہ باز آواز اسم حق از عالم
غیب از جانب شمال برآمد چنانچہ آن ہمہ شنیدند چون تفحص
کردیم گرد خانہ کسے نبود و موازنہ نیم شب از شب گذشتہ بود
بخدمت والدہ عرض کردیم این ضعیف را معذور دارید کہ کار
این ضعیف بر دست این ضعیف نیست ولایت حضرت مخدوم العالم
رضی اللہ عنہ برین نوع این ضعیف را بخود میکشد مرا رہا کنید ایشان
مارا رہا کردند و بعذر معذور داشتند چون این فقیر درادا طلبیات
می نشست و مجاہدہ و ریاضت می پیوست ہر شبے از
شبہا چون مقدار دو ثلث شب گذشتے عالم فیض بر دیدہ
فقیر می تافتی چنان بودے کہ کوہہاے عالم بر سر نہادند
در زیر دریاے قلزم بردند از مقام شفاعت و از
کمال ولایت حضرت شیخ العالم رح آواز حق از غیب
ے آمدے و در حال نجات می یافتم و می خاستم
و تہجد ادا کردم و ہر بار کہ غفلت خواب این فقیر
در آمدے و قریب بودے کہ وقت تہجد بر دو

فوراً ہاتھ پکڑنے والے پیر حضرت شیخ العالم خواب میں میرے
سر پر آموجود ہوتے اور عتاب کے طور پر فرماتے اٹھ وقت
تہجد جاتا ہے اور میں فوراً کھڑا ہوتا اور یوں ہی اگر بعد اداے
تہجد کے نیند کی غفلت آتی اور قریب ہوتا کہ صبح کی نماز کا وقت
جاتا رہے اسیطرح حضرت پیر دستگیری کرتے اور نیند
کی غفلت سے ہوشیار کر دیتے اور ارادت اور اجازت
میری حضرت شیخ العالم کے ساتھ عالم معاملہ میں پہلے
ہی درست ہوتی تھی بعد اسکے حضرت شیخ العالم کے پوتے
وقت کے شیخ حضرت شیخ محمد (دراز کرے اللہ سایہ انکا
اور بلند کرے مرتبہ اونکا) سے میں نے بیعت کی اور اجازت
کا شرف حاصل ہوا اور حضرت شیخ العالم نے عالم معاملہ
میں کتنی مرتبہ مجھپر لطف فرمایا اور ہاتھ پکڑکے کرم کی زبان سے
فرمایا کہ میں نے تجکو خدا تک پہونچا دیا اسپر اللہ کا شکر ہے اور
اسقدر معاملہ میرا حضرت شیخ العالم کے ساتھ تھا کہ حد اور
شمار میں نہ آئیگا کوئی نادر ہی وقت ہوتا ہے کہ مجکو اس سے
غفلت ہوتی ہو اور یہ معاملہ میرا ظہور ولایت خود حضرت شیخ العالم
میں حضرت شیخ العالم کی وفات پر چالیس سال گذرنے کے بعد
تھا اوسکے پیشتر کیا کچھ ہوا ہوگا اگرچہ ظاہر میں کہتے ہیں کہ
اولیا کو وفات پر چالیس برس کے گذرنے کے بعد مرتبہ نبوت تک
پہونچ جاتے ہیں اور اسلیے اعلی سے ادنی کیطرف نہیں آسکتے لیکن
حضرت شیخ العالم کی ولایت درجہ کمال کی ہے اور قیامت تک رہیگی

درحال حضرت پیر دستگیر حضرت شیخ العالم در عالم واقعہ
بر سر و مت فقیر میرسیدند و بطریق عتاب میفرمودند برخیز وقت
تہجد میرود و این فقیر در حال منجر استی و تہجد ادا
میکردی و ہمچنین بعد از اداے تہجد چون غفلت خواب
درآمدی و قریب بودی کہ وقت نماز فجر برود ہمچنان حضرت
پیر دستگیری میکردند و از غفلت خواب ہوشیاری
دادہی آوردند و ارادت و اجازت این فقیر با حضرت
شیخ العالم در عالم معاملہ اول درست گشت بعدہ بانبیرۂ
حضرت شیخ العالم شیخ الوقت حضرت شیخ محمد مد ظلہ وعلی قدرہ
بیعت کردیم و بشرف اجازت مشرف گشتیم و حضرت شیخ العالم
این فقیر را در عالم معاملہ چندبار لطف کردند و دست گرفتہ
بزبان کرم فرمودند کہ ترا بخدا رسانیدم الحمد للہ علی ذلک
وچندان معاملہ این فقیر را با حضرت شیخ العالم بودہ کہ
در حد و عد نیاید تا در وقتے باشد کہ غفلت ازان بودہ
باشد و این معاملہ را در ظہور ولایت حضرت شیخ العالم
بعد چہل سال از رحلت حضرت شیخ العالم بودہ است
تا پیش ازین چہ بودہ باشد اگرچہ در ظاہر میگویند
کہ اولیا را بعد وفات گذشتن مدت چہل سال از رتبہ
ولایت بمرتبہ نبوت سے رسانند بنابران از اعلے
بسوے ادنی آمدن نمیتوانند فاما حضرت شیخ العالم
را ولایت بر کمال است و تا انقراض عالم خواہد ماند

اے بھائی اگر تو شبہ رکھتا ہے اور شک کی طرف جاتا ہے سچے اخلاص
کے ساتھ داخل ہو اور دریافت کر خبر مثل دیکھنے کے نہیں ہوتی
نقل ہے کہ شیخ بختیارؒ سوداگری کو جاتے اور بہت دن
گذر جاتے کہ بی بی انکی خبر خیریت نہ پاتی تو ایک نان
روٹی ایک سیر اور ایک دانگ کی پکا کر اور ایک دانگ دودھ
شکر اور ایک دانگ گھی ڈالکر لاتی اور حضرت شیخ العالم کے
حضور میں رکھتی اور اپنے خاوند کی خبر ہاتھ پکڑنے والے
پیر سے پوچھتی اور معلوم کر کے اپنے مقام اور آرامگاہ کو
واپس جاتی اور وہ نان مشہور ہو گئی کہ بلا میں پھنسے ہوئے
اور مشکل میں پڑے ہوئے کو اس سے نجات میسر ہوتی حضرت
شیخ العالمؒ نے اس روٹی کا نام توشہ فرمایا غرض وہ شیخ بختیار
ایک مدت تک نہیں آتے رہے بی بی ایک روز بغیر توشہ کے خبر دریافت کرنے
آئیں حضرتؒ نے فرمایا جاؤ توشہ لے آؤ بختیار آتا ہے فلانے
منزل تک پہونچا ہے شیخ بختیارؒ کی بی بی نے کہا اے پیر میرے یہاں
آٹا نہیں ہے حضرتؒ نے فرمایا اگر آٹا نہیں ہے تو وہ بھی
نہیں ہے بتقدیر الٰہی سے اسی گھڑی میں ٹھگوں نے شیخ
بختیار کو اطراف ستنہ میں مار ڈالا چونکہ وہاں کے لوگوں نے شیخ
بختیار کی کرامت کے آثار کھلم کھلا دیکھے قبر بنوائی اب انکا نام
تمام جہان میں غیب پیر مشہور ہو گیا ہے اور دستور ہر گروہ کا یوں ہے
کہ جس کسی کو کوئی مشکل پیش آتی ہے اور جان جانے کی نوبت
آ جاتی ہے چاہے کوئی حاجت ہو حضرت شیخ العالمؒ کا توشہ دیتا ہے

اے برادر اگر شبہہ داری و بشک می آری با صدق
اخلاص در آی و دریاب لیس الخبر کالمعائنہ
نقل است کہ شیخ بختیار از جہت سوداگری رفتی و بسیار
روزہا بگذشتی کہ اہل بیت او خبر سلامتی نیافتی یک
نانے بوزن یک سیر و دانگے پختہ و دانگ شیر و شکر و دانگ
روغن زرد انداختہ می آوردی و پیش حضرت
شیخ العالمؒ بگذاشتی و خبر شوہر خود از پیر دستگیر
پرسیدے و میافتی و بقرار و آرامگاہ خود باز گشتی
و آن نان بشہرت پیوستہ غرق شدہ بلا و بمشکل
افتادہ از ابتلا و نجات گشتی نام آن نان حضرت
شیخ العالمؒ توشہ فرمودند تا چند مدت ہمچنین میکردند
برائے انجا شیخ بختیار بے توشہ آمد حضرت شیخ العالم فرمودند
برو توشہ بیار بختیار مے آید تا فلان منزل رسیدہ است
اہل بیت شیخ بختیار گفت کہ اے پیر آرد ندارم
حضرت شیخ العالمؒ فرمودند اگر آرد نیست او ہم نیست
بقضای الٰہی دران ساعت در راہ رہزنان وی کشتہ
گشتند چون خلق آنجا آثار کرامتش آشکارا دیدند
قبر راست کردند حالا اسمش بقوم عام در جہان
بنام غیب پیر شہرت یافتہ است عمل ہر طائفہ ہمین
شناختہ است کہ ہر کرا مشکلے در جہان افتد و کارش
بجان رسد و ہر حاجتی کہ دارد توشہ حضرت شیخ العالم بدہد

فوراً بلاشک و شبہہ نجات پاتا ہے اور اسکا کام جلد ہوتا ہے
اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے بشرطیکہ جہانتک ممکن ہو صاحب سجادہ
فرزند حضرت شیخ العالمؒ کو پہونچائے اور اگر نہو سکے تو حضرت کے
کسی مرید کو پہونچائے اور یہ بھی ممکن نہو تو کسی درویش یا
مسکین کو دیدے اور نا اہل کو نہ دے کہ اسکا مطلب ضایع ہو جائے
حضرت شیخ العالمؒ نے فرمایا جو میرا توشہ بغیر اذن خرچ کریگا
یا کھائیگا اپنی جان سے سیر ہو چکا ہوگا حضرت شیخ العالمؒ
سوا اپنی خانقاہ کے مریدوں کے نہ دیتے تھے لیکن بعد حضرت کے
حضرت کے فرزند حضرت شیخ عارف احمد روشن کی اللہ نے انکی
دلیل) نے اذن عام دیدیا اور فرمایا اگر یہاں نلا سکے تو کسی
مرید کو دیدے اور یہ بھی نہ کر سکے تو مسکین یا درویش کو دیدے
تا کہ اسکا مقصد پہنچے اور حاجت جلد پوری ہو اگر چاہا
اللہ تعالیٰ نے اور اسکی مدد کے اور یا ایک درم مہر حضرت کے
صاحب سجادہ کو دے تا کہ حاجت اسکی برآئے اور اگر کوئی
بیمار ہو اور امید زیست کی قطع ہو اپنی مقدرت کے لائق ایک
دو تین گاؤ صاحب سجادہ حضرت شیخ العالم کو پہونچا دے تا کہ
حضرت شیخ العالمؒ کی خانقاہ میں خرچ ہوں اور مریدوں
اور معتقدوں اور فقیروں کو بانٹ دی جائیں اللہ تعالیٰ
کے اذن سے جلد نجات بلا و رنج سے پائے اور اولیٰ
یہ ہے کہ حاجت برآنے کے پہلے ہی دے اگر پہلے نہ دے تو
سچے دل سے نیت اور زبان سے اقرار دینے کا کرے

در حال بلاشک و شبہہ نجات یابد و کارش زود برآید
و بمقصود رسد انشاء اللہ تعالیٰ بشرط آنکہ تا تواند
بصاحب سجادہ و یا بفرزندی حضرت شیخ العالمؒ رساند
و اگر نتواند مریدے از مریدان حضرت شیخ العالمؒ را برساند
و اگر این ہم نتواند درویشی و یا مسکینی را بدہد و بنا اہل خرچ
نکند تا مقصود مفقود نشود حضرت شیخ العالمؒ فرمودند ہر کہ
توشۂ ما بغیر اذن خرچ کند یا بخورد او از جان خود سیر آمدہ باشد
حضرت شیخ العالمؒ جز بمریدان خانقاہ خود قسمت
نمیفرمودند فاما بعد حضرت شیخ العالمؒ پسر حضرت شیخ العالمؒ
حضرت شیخ عارف احمد انار اللہ برہانہ اذن عام کردند
و فرمودند اگر اینجا آوردن نتواند بمریدے برساند و اگر
این ہم نتواند بمسکینی و درویشی بدہد تا مقصود او رود اگر د
و حاجتش زود برآید انشاء اللہ تعالیٰ دعونہ و یا یک درم
مہر بصاحب سجادۂ آن حضرت بیارد و حاجتش اگر د و اگر
کسے ملول باشد و امید بر حیاتش منقطع مقدار وسع
و طاقت خود یک دو سہ گاؤ بیارد و بحضرت صاحب سجادہ
حضرت شیخ العالمؒ برساند تا در خانقاہ حضرت شیخ العالمؒ
خرچ فرمایند و بمریدان و معتقدان و فقیران قسمت کنند
باذن اللہ تعالیٰ زود نجات از بلا و رنج یابد و اولیٰ
آنست کہ پیش از برآمدن حاجت بدہد اگر پیش
ندہد نیت بصدق دل و اقرار زبان بکند

اللہ برتر اسکو اپنے فضل وکرم سے نجات دیگا اور اسکی تمام
حاجتیں پوری ہون گی اور اگر مراد آجانے کے بعد بھی جلدی
نہ دیگا تو ایسے بڑے خوف اور بلاء سخت مین گرفتار ہوگا کہ
جس سے بچنا مشکل پڑے گا۔ نعوذ باللہ منہا اور اس گاے
کو حضرت شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ مین ذبح کرین
اور مریدون مستحقون فقیرون کو بانٹ دین اور اپنے
لیے کچھ نہ رکھین اور اللہ بہت اچھی طرح جانتا ہے اور اسیکی
حکمت۔ بعض احوال اور عادات حضرت شیخ العالم
قدس اللہ سرہ کی معتبر کتابون مین اور ملفوظات سے چھانٹ کر اس
کتاب مین بڑھا دیے تاکہ بصرخیانی پڑھانیوالی کے رہنمونی کا میاب اور
نصیب آور ہون ان جذبات جلال ودیکھ لینے والے نفحات جمال ان غوص معانی ان
اسرار نزہات سبحانی ان خورشید ولایت بے نقاب ان ماہ ہدایت بے حجاب ان
غرق دریائے شہود ذات مطلق قطب الاقطاب حضرت مخدوم عالم شیخ احمد
عبد الحق صاحب توشہ قدس اللہ سرہ العزیز کا ذکر آپ توحید کی تلچھٹ
خوار اونکو سزاوار تھے اور بڑی شان قوی مرتبہ اور بلند ہمتی اور نفس
جید رکھتے تھے۔ جو کچھ سختی ونرمی آپ کی خیال مین آجاتی تھی بلا توقف
اسکا ظہور گھڑی بھر مین ہو جاتا تھا۔ آپ حضرت شیخ جلال الدین
کبیر الاولیا پانی پتی قدس اللہ سرہ کے مرید اور محبوب ترین خلیفہ
تھے۔ آپنے بقدم تجرید وتفرید اسقدر مجاہدہ اور ریاضت
کی کہ اس گروہ مین کم کسیکے کی ہوگی کوئی حد ہے کہ چھ مہینے تک
قبر مین رہے اور اللہ کی طرف سے عبد الحق کے خطاب سے ملقب ہو کہ آپنے

اللہ تعالی بکرم خویش وفضل خود او را نجات بدہد وجمیع
حاجتش روا گردد اگر بعد از برآمدن مقصود سہم رو ندہد
خود در خوف عظیم وبلای جسیم مبتلا گردد کہ نجاتش محال بود نعوذ باللہ
منہا وآن گاو را در خانقاہ حضرت شیخ العالم ذبح می کنند و
بمریدان مستحقان فقیران میرسانند وہیچ نمی دارند واللہ اعلم
بالصواب الیہ المرجع والمآب۔ تمت

## بعض احوالات خوارق عادات حضرت شیخ العالم قدس سرہ از کتب معتبرہ وملفوظات وغیرہ استنباط نمودہ درین اوراق ملحق نمودہ تا از رہنمونی بصر بصیرت افروز کامیاب بہرہ ور شوند

ذکر آن جذبات جلال آن ربودہ نفحات جمال آن غواص بحر
معانی آن اسرار نزہات سبحانی آن خورشید ولایت بے نقاب آن ماہ ہدایت بے حجاب آن
غرق دریائے شہود ذات مطلق قطب الاقطاب حضرت مخدوم العالم شیخ عبد الحق
صاحب توشہ قدس اللہ سرہ کہ سر حلقہ دردکشان بادہ توحید بود
وشانی عظیم وحالی قوی وہمتی بلند ونفسی قاطع داشت از قہر و
لطف ہرچہ در خیالش میگذشت در ساعتی بلا توقف بظہور می آمد
وی مرید ومحبوب ترین خلفا حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیا
پانی پتی قدس اللہ سرہ است وآنقدر ریاضت ومجاہدات
بقدم تجرید وتفرید کردہ کہ ازین طائفہ کم کسی بوجود آمدہ باشد
چنانکہ مدت شش ماہ در قبر ماندہ واز جانب حق تعالی بخطاب
بخطاب عبد الحق گشتہ زندگانی ابد یافت وبہ ہدایت

گم گشتگان کی ہدایت کیلیے حق کیطرف سے بواسطہ بطریق الہام کے
مامور ہوئے۔ اسکے بعد ہمیشہ جمال حق کے مشاہدہ مین غرق اور
محظوظ رہتے تھے اور کبھی مراقبہ سے چشم حق کو نہین کھولتے تھے
لیکن دو تین جگہ چنانچہ صلوٰۃ خمسہ اور نماز تہجد وغیرہ کیلیے یا طالبون
اور مریدون کی تربیت اور ہدایت کیلیے یا دوستون کے دیکھنے کیلیے کھولا کرتے تھے
اور اسطرح کہتے تھے کہ اگر نماز کا وقت آتا یا کوئی آنیوالا
آتا تو خدام باواز بلند تین مرتبہ حق حق حق کہتے تو آپ اسوقت
آنکھین کھولتے تھے اور سبب دریافت فرماتے ایسا بیان کرتے
ہین کہ پہلے بار حق کہنے سے عالم لاہوت سے جبروت مین
آتے تھے اور دوبارہ حق کہنے سے عالم ملکوت مین نزول
فرماتے تھے اور تبارہ حق کہنے سے عالم ناسوت کیطرف توجہ
کرتے تھے پھر احدیت کے عالم فنا مین مستغرق ہوجاتے تھے
اس بیان کا لکھنے والا کہتا ہے کہ آنحضرت کا لاہوت سے
ناسوت تک لفظ حق کے وسیلہ سے آنے ہین یہ بھید تھا
کہ آپ کی الفت کا مبدا اسم اعظم حق تھا اسکو ذات کی
تجلی نے اسی اسم کی صورت مین طاقت دی تھی اسی بنا پر جب اسی
نام کی آواز جسم مقید ناسوتی سے آپکے گوش مبارک مین پہونچتی تھی تو
تنزیہ مطلق سے اسکی شہود کی طرف اور تفاصیل مظاہر تشبیہ مین درجہ
بدرجہ عروج کی ترتیب مین توجہ فرماکر نزول فرماتے تھے تاکہ
تشبیہی اور تنزیہی دونون کی نوبت بنوبت بلکہ ساتھ ہی
ایک وقت مین لذت حاصل ہو اور یہ ادنی مرتبہ انبیاء اور کمال اولیا کے

گم گشتگان بادیہ ضلالت بواسطہ بطریق الہام از حق
مامور گشت بعد ازان ہمیشہ در مشاہدہ جمال حق مستغرق
و محظوظ می بود و گاہے چشم حق بین از مراقبہ نمی کشود الا
سہ محل چنانچہ برای صلوٰۃ خمسہ و نماز تہجد وغیرہ و یا
بجہت ہدایت و تربیت طالبان و مریدان یا بسبب
دیدن مخلصان و محبان و آمدن آنان بود که اگر وقت
نماز میرسید و یا آیندہ می آمد خادمان سہ کرت اسم
حق حق حق باواز بلند می گفتند آنزمان چشم حق بین
می کشاد و موجب استفسار فرمودی و چنان می آرند
که حق اول که می گفت از عالم لاہوت بعالم جبروت
می آمد و از حق دوم بعالم ملکوت نزول میفرمود و از
حق سوم از ملکوت بعالم ناسوت توجہ مینمود و باز بعالم فنا
احدیت مستغرق میگشت محرر این سطور میگوید که سر در آمدن
آنحضرت از لاہوت بناسوت بواسطہ تکرار آواز حق آنست
که مبدای الفتش اسم اعظم حق بود و برا تجلی ذات در صورت
ہمین اسم دست دادہ بود بنا بر آن چون آواز این اسم
از جسم مقید ناسوتی بگوش می قدس سرہ میرسید از شاہد
تنزیہ مطلق بجانب شہود می و در تفاصیل مظاہر تشبیہ درجہ
بدرجہ ترتیب عروج توجہ میفرمودند و نزول مینمود تا ہر دو
مشاہدہ تشبیہی و تنزیہی نوبت بنوبت بلکہ یکجا دریک
آن لذت گیرد و آن مرتبہ انبیاست و کمال اولیاست

کہ حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ کو اس راہ سے ملتا تھا
الغرض آنحضرت کو ذات مطلق میں اسقدر استغراق تھا کہ جب
جمعہ کی نماز کے واسطے یا دوسری جانب توجہ فرماتی تھی تو خدام
حق حق حق کہتے ہوئے آگے جاتے تھے یہانتک کہ حق ہی کی آواز پر
برابر قدم رکھتے تھے احیاناً اگر خدام کہیں خاموش ہو جاتے تو آپ متحیر کھڑے
رہجاتے اور اپنے داہنے بائیں اور آگے اور پیچھے سے بیخبر ہو جاتے کسی بزرگ نے
کیا خوب کہا ہے بیت میں مستے میں ایسا مست ہوں کہ اپنی خبر نہیں
ویران گلیوں کے سوا اور کہیں گذر نہیں ہا اور اخبار چشتیہ میں بیان کیا ہے
کہ آنحضرت اور آپکے فرزندوں اور مریدین کی زبان پر لفظ حق ایسا
جاری تھا کہ جو سانس اندر آتی یا باہر جاتی لفظ حق ہی کے
ساتھ آتی جاتی تھی جو قدم زمین پر پہلے رکھتے حق ہی کے ساتھ رکھتے
تھے انتہا یہ کہ السلام علیکم و علیک السلام کی بجائے اور چھینک
میں الحمدللہ کے مقام پر بھی اسی نام کے عادت ہوگئی تھی
اور ہر دینی کام اول و آخر میں بھی چنانچہ نماز کے اول و آخر
میں اور تکبیر و اقامت و فاتحہ اور اسی کے مانند میں لفظ حق
تین بار باآواز بلند کہہ لیا کرتے تھے اور دنیا کے کام میں بھی مثلاً
خرید و فروخت وغیرہ ہر کاروبار میں آپکا حال حق اور جمال
حق میں غرق رہتا تھا جیسا کہ آپ کے مریدوں اور طالبوں
میں ابتک یہ طریقہ جاری ہے اور عام اجازت ہوگئی
ہے اور یہی آپ کے مریدوں اور طالبوں کی نشانی
ہے اسی سبب سے انکو حقانی اور حق گو کہتے ہیں یہ وہی ہیں جنکا کہنا سننا

کہ مثل حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق رح ازین ممر حاصل می آمد
الغرض آنحضرت را چندان استغراق در ذات مطلق روی
نموده بود که چون بجهت نماز جمعه و دیگر جا متوجه بشدند خادم حق
حق حق گویان پیش میرفت تا قدم برابر آواز حق می نهاد و اگر
احیاناً خاموش میگشت متحیر می ایستاد و از راست و چپ
پس و پیش خبر نداشت بزرگی خوش گفته بیت من مست
استیم که از خود خبرم نه نه جز کوی خرابات دگر سو گذرم نه
در اوراد چشتیه نقل میکنند که اسم حق بر زبان حضرت مخدوم شیخ
احمد عبدالحق رح و فرزندان و مریدان و طالبان او چنان جاری
بوده و هر دمیکه بر می آوردند و فرو می بردند بذکر حق می بردند
هر قدمی که پیش بر زمین می نهادند بذکر حق می نهادند تا بجائیکه
بجای السلام علیک و علیک السلام و بجای عطسه بجای
الحمدلله این نام عادت و خوی ایشان گشته بود در آغاز و پایان
هر کاری دینی چنانچه اول [illegible] صلوة و تکبیر بانگ نماز و فاتحه
و مانند آن سه بار اسم حق بآواز بلند می گفتند و در امور دنیا
نیز در خرید و فروخت و مانند آن هر چه بودی در کار و بار حال ایشان
مستغرق باسم حق جمال حق می بودند چنانکه تا امروز این صفت
در مریدان و طا ان آنحضرت جاریست و اجازت عام
گشته و همین ست علامت مریدان و طالبان وی و ازین
سبب ایشان را حقانی و حق گو میخوانند و ایشان قومی اند
که گفتن ایشان حق ست و شنودن ایشان حق ست

دیکھنا حق ہے اور تمام احوال وافعال حق سے ہے وہی اور اوس مین
ذکر ہی کہ جب دریاے توحید مین غوطہ کھا کر عارف کی
روح کی انانیت گم ہو جاتی ہے اور تنہا حق حق کہنا
شروع کر کے جو کچھ توحید کی حقیقت معائنہ کرے تو اٹھارہ ہزار عالم
کے اشیا کو ایک واجب ہی کا پاوے گی اور حق کی آواز کی
ہیبت سے حق کی حقیقت کو پہونچ جاتی ہے اور وہی صاحب
اور اوس کہتے ہین کہ اگر کسی کے کان ہون تو سن لے کہ
اب بھی حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک سے یہی
آواز نکلتی ہے اور اپنی ولایت سے اب بھی سچے طالب کو تلقین
فرماتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ فقیر کمال شوق و طلب سے
رودولی گیا اور آن حضرت کی شرف زیارت سے مشرف ہوا
اور تین روز مشغولی اور فرمانبرداری مین گذرا تیسرے دن
تہجد کی نماز کے بعد لفظ حق کی آواز سے مشرف ہوا اور ظاہر
اور باطن کے کانون سے سنکر ایسا مزہ پایا کہ
لکھ نہین سکتا ہون۔ صبح کے وقت آنحضرت کے سجادہ نشین
حمید الدین صاحب میرے پاس تشریف لائے اور کہا الحمد للہ کہ تم
لفظ حق کی آواز سے مشرف ہوے یہ فقیر تعجب مین رہا کہ کیسی
اچھی ولایت ہے زندگی اور موت مین کوئی فرق ہی نہین اسکے بعد
شوق عشق نے اس فقیر پر غلبہ کیا اور بیقرار و بیتاب ہوا کہ اب اس
آواز کی حقیقت سننا چاہیے کہ کہان سے آتی ہے جب بہت
شوق غالب ہوا تو یکایک آنحضرت قدس سرہ نے اس معاملہ مین

ودیدن ایشان حق ست وجملہ احوال وافعال ایشان حق است
وہمدران جا ذکر می کند کہ چون روح عارف در دریای توحید
غوطہ خورد وانانیت گم شود وتنہا لفظ حق حق گفتن گیرد
آنچہ حقیقت توحید معائنہ کرد حقیقت اشیای ہجدہ ہزار
عالم یک وجود واجب یابد واز ہیبت آواز حق بحقیقت
حق برسد وہم وی میگوید کہ اگر کسے صاحب سمع باشد
بشنود کہ ہنوز از قبر مبارک حضرت مخدوم شیخ العالم شیخ
احمد عبد الحق قدس اللہ سرہ آواز حق جاریست و از ولایت
خود الحال طالب صادق را تلقین میفرمایند ومیگویند کہ
این فقیر بکمال شوق وطلب درقصبہ رودولی رفت واز
شرف زیارت آن حضرت مشرف گشت وسہ روز بعبادت
مشغولی گذرانید سوم روز بعد از نماز تہجد از آواز حق
مشرف شدیم وبگوش ظاہر وباطن شنیدیم ذوق ہا یافتیم
کہ در تحریر نگنجد وقت صبحی صاحب سجادہ آنحضرت شیخ
حمید الدین جائیکہ این فقیر بود گفت الحمد للہ کہ از آواز
حق مشرف شدید این فقیر در تعجب ماند زہی ولایت حضرت
مخدوم کہ در حیات وممات فرقی نیست بعد ازان شوق
عشق بر این فقیر غلبہ کرد بیطاقت وبیقرار گشت کہ الحال
در حقیقت این آواز باید شنید کہ از کدام مقام سر زدہ
است چون بسیار شوق غالب آمد ناگاہ آنحضرت قدس
سرہ از مہربانی تمام در معاملہ کلاہ خاصہ بر سر فقیر نہادہ و

اپنی پوری عنایت سے خاص ٹوپی فقیر کے سر پر رکھدی
اور حق کی حقیقت کے بھید کا محرم بنادیا۔ پھر وہی کہتے ہین کہ اگر
کوئی شخص دائرہ حقی کا تصور کے ساتھ جو کہ آنحضرت کا خاص شغل ہی
مداومت کرے تو اُسکے دل کا نور چاند کے مانند روشن ہونے لگے
اسکے بعد جو اور بھی زیادتی کرتا رہے تو اُسکا روحی نور سورج
سے بھی زیادہ روشن نظر آنے لگے۔ اور کثرت ذکر ہمیشگی کے
بعد یہ حالت ہوگی کہ اُسکے ہر مسام سے بے شمار آفتاب ہر وقت
نکلنے شروع ہون گے اور وہ شاغل کے عقل و ہوش کو اچک لینگے
مواظبت پوری نہو گی کہ اسکا وجود اور تمامی موجودات
فوت ہوگی اور ذات لاکیف کا نور جو کہ نوروں کا نور ہے
اُسپر طلوع کریگا۔ اور نسبت تنزیہی اسکو حاصل ہوگی اور
سافلہ کی تشبیہی نسبت سے جو کہ طالب کے وقت کو لازم ہے
رہائی پکر زبان حال سے جاء الحق وزہق الباطل پڑھیگا اور
اس شعر کو پڑھنے لگے گا بیت محض ہستی مطلق کو ہر جگہ ہر وقت دیکھ
رہا ہوں ٭ ہر لو اور ہر گلی اور ہر جگہ ظاہر دیکھ رہا ہوں ٭ اس
حقی دائرہ کی شروع ورزش مین نوری دائرہ اندر باہر
دائین بائین آگے پیچھے نیچے اوپر دکھائی دینا شروع ہو
اور اس دائرہ کے پیچھے حق معلوم کریگی لیکن یہ حق کا دائرہ نہین ہے بلکہ مثال
نوری کے لباس مین حق کا ظہور ہے اس دائرہ کی شغل کا طریقہ جو کہ محصل کمالات لکھا گیا
سطح ہے یہ کہ ایک ایسی خالی جگہ مین بیٹھے جہان کسی کی آواز
نہ سنائی دیتی ہو بیٹھ کر اسم حق کو بصورت
گول یا برنگ سونا چاندی یا نیلا نیلگینی

ازانکہ حقیقت الحق محرم ساختند دہم وی میفرماید کہ اگر
کسی بتصور دائرہ حقی کہ شغل خاص آنحضرت ست
مداومت نماید نور دل مثل قرص ماہتاب نمایان شدن
گیرد و بعد ازان چون زیادہ بران مواظبت کند نور دوم
بر شکل گردہ آفتاب روشن ترازوی می نمودار شود و بعد
ازمداومت بسیار آفتاب ہای لاشمار از منفذ ہر
مویش در ہر آنی بیرون آیند و عقل و ہوش شاغل را
بربایند پس از مواظبت تمام نشدن وجود خود و تمامے
موجودات دست دہد نور الانوار کہ نور ذات لاکیف ست
طلوع نماید و نسبت تنزیہی بدوش آید و از نسبت تشبیہ
سافلہ کہ لازم وقت طالب بود رہائی یابد بی اختیار بر
زبان حال جاء الحق وزہق الباطل برخواند و باین
بیت مترنم گردد بیت وجودی محض مطلق را بہر جا
ہر زمان دیدم ٭ بہر لوے بہر کوی بہر منظر عیان دیدم
و در ابتدار ورزش این دائرہ حقی دائرہ نورے
درون بیرون راست و چپ پس و پیش و تحت و فوق
مشہود میگردد و ورای ہمین دائرہ را حق می پندارد واما
این دائرہ حق نیست بلکہ ظہور حق ست در لباس
مثال نوری و طریق اشتغال باین دائرہ کہ محصل
کمالات مسطور ست آنست کہ در جاے خالی کہ
آنجا آواز کسی مسموع نشود اسم حق را بصورت مدور و برنگ

جامہ اپنے دل مین تصور کرے اور روزانہ اسقدر اسکی
کثرت کرے کہ حق ظاہر ہوجائے اور خلق پوشیدہ ہوجاوے
نیز مرات الاسرار مین لائے ہین کہ خاندان چشتیہ کے سلسلہ
پاک مین خواجہ ابو محمد چشتی اور حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار اوشی قدس اسرارہما کے بعد دائرۂ وجود مطلق
اور نقطۂ ذات حقیقۃ الحق کے مشاہدہ سے دوامی
تحیر و استغراق نے جو مخدوم صاحب کو قدرت دی
تھی وہ کسی ولی کو میسر نہین ہوئی۔
لطائف اشرفی مین حضرت گنج شکر سے نقل کی ہے کہ
تمام انبیا اور خاص اولیا مقام تحیر مین رہتے ہین
اسی سبب سے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس دعا اللھم زدنی تحیرا کو اپنا وظیفہ کیا۔ پس صاحب
قاب قوسین او ادنے کا یہ خاص ورثہ ہے
جیسا کہ آپکے فرمودہ میرے لیے اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے
کہ اسمین کسی مقرب فرشتہ اور کسی نبی مرسل کو گنجائش نہین اور علما کے
ہاتھ مین انبیا کا ورثہ یہی مقام ہے کہ اسکو اکثر صوفیہ مقام لکھتے ہین بلکہ احوال
کہتے ہین کیونکہ محض بخشش ہے نہ کسبی کیونکہ صاحب کشف المحجوب اور دیگر صوفیہ
کے نزدیک اہل فنا جو کچھ کسب سے حاصل کرتے ہین
اسکو مقامات کہتے ہین اور جو کچھ بخشش سے ظاہر ہوتا ہے
اسکو احوالات ذاتیہ کہتے ہین پس یقین کہ وارثت خاتم الانبیا
صلی اللہ علیہ وسلم کی عالم کثرت مین مشہود احدیت ہے فقط بخشش ہے

مثل جامۂ نیلک در اندرون دل خویش تصور نماید بر
حضور چندان او مت کند کہ حق ظاہر گردد و خلق مخفی و ہم
در مرات الاسرار می آرد کہ در سلسلۂ پاک حضرت خاندان
چشت قدس اسرارہم بعد از حضرت خواجہ ابو محمد چشتی و حضرت خواجہ
قطب الدین بختیار اوشی قدس اسرارہما این نوع
استغراق و تحیر و دوام بمشاہدۂ دائرۂ وجود مطلق و
نقطۂ ذات حقیقۃ الحق کہ مخدوم شیخ احمد عبد الحق
قدس اللہ سرہ را دست دادہ بود فوق آن ہیچ
یکی از اولیا را میسر نگشتہ و در لطائف اشرفی از
حضرت گنجشکر قدس سرہ نقل میکنند کہ جمیع انبیا و اخص
اولیا در مقام تحیر بودند بنا بر آن حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم این دعا ورد خود ساختہ اللھم زدنی تحیرا پس
این مرتبہ ورثہ خاص صاحب قاب قوسین او ادنی ست
چنانچہ فرمود لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک
مقرب ولا نبی مرسل و باید العلماء ورثۃ الانبیا ہمین مقام ست کہ
آنرا اکثر صوفیان مقام نگویند بلکہ احوال کہ محض موہبت
ست نہ مکاسب چرا کہ نزدیک صاحب کشف المحجوب و
دیگر صوفیان اہل فنا آنچہ از کسب روی دہد آن را
مقامات گویند و آنچہ از مواہبت رو نماید آنرا احوالات
ذاتیہ پس یقین کہ وارثت خاتم الانبیا صلوۃ اللہ علیہ
کہ شہود احدیت در عالم کثرت ست عین مواہبت باشد

نہ کسبی الغرض حضرت مخدوم شیخ العالم احمد عبدالحق قدس
سرہ کے نسب کا سلسلہ کئی واسطے سے حضرت امیر المومنین
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تک پہونچا ہو اور آپکے دادا شیخ
داؤد جو کہ نہایت عالیقدر با عظمت وسعید عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے بسبب چند عذرون کے
ہلاکو خان کے واقعہ مین اپنے قبیلہ کے لوگون سے جو
بلخ مین رہتے تھے جدا ہوکر ہندوستان مین تشریف لائے
سلطان علاء الدین خلجی نے آپ کی نہایت عظمت و
حرمت کی اور آپ کے عیال کے مصارف کے واسطے اودھ
کے صوبہ دار کے نام معیشت کیلیے وجہ معقول مقرر کردی شیخ
داؤد بہت بزرگ مرتبہ آدمی تھے اور حسب و نسب مین
ممتاز تھے اور شیخ نصیر الدین چراغ دہلی سے ارادت
رکھتے تھے اور حضرت چراغ دہلی سے تعلیم و تربیت
حاصل کر کے واصلان حق سے ہوگئے لیکن اپنے
جمال حال کو اہل ظاہر کی کسوت سے پوشیدہ رکھتے تھے
آپکا مرقد مبارک ردولی کی طرف ایسے ویرانے مین
واقع ہی کہ ابھی تک ظاہر نہین ہے اللہ انپر رحمت کرے
اُنکے ایک صاحبزادے شیخ عمر یادگار رہے یہ حضرت متبرک
مشائخ صورت اور زیور صلاح و زہد و اتقا سے آراستہ
اور حلیۂ کمالات سے پیراستہ تھے ان کی بھی قبر
ردولی مین اپنے جد بزرگوار کے قریب ہے انکے

نہ مکاسب الغرض سلسلۂ نسب حضرت مخدوم شیخ العالم
شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ بچند واسطہ بحضرت امیر المومنین
عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ منتہی میشود و جد آنحضرت مسمی
بشیخ داؤد قدس اللہ سرہ کہ نہایت عالی وقار و با عظمت
وسعید یکی از فرزندان حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
با معذوری چند از مردم قبیلہ در حادثہ ہلاکو خان از ولایت
بلخ بر آمدہ بممالک ہندوستان شرف حصول ارزانی داشت
وسلطان علاء الدین خلجی بادشاہ باحترام و اعظام پیش آمد
و وجہ معیشت لائقہ بنام صوبہ دار ملک اودھ برای
مصارف عیال مقرر نمود و حضرت بقصبہ ردولی کہ از
قرب شہر اودھ سکونت اختیار فرمودند و شیخ داؤد
مردی عظیم القدر و بحسب و نسب ممتاز بود و ارادت
بشیخ نصیر الدین چراغ دہلی داشت و تعلیم و تربیت
از حضرت چراغ دہلی حاصل نمودہ از واصلان حق
اما جمال حال خود را بکسوت اہل صورت پنہان میداشت
مرقد متبرکہ او جانب قصبہ ردولی بنہایت ویرانہ
واقع است کہ ہنوز ظاہر نگشت رحمۃ اللہ علیہ داؤد
یک پسر شیخ عمر بن شیخ داؤد رحمۃ اللہ علیہ یادگار
ماند مردی با برکت مشائخ صورت و زیور صلاح و
زہد و اتقا آراستہ و بحلیہ کمالات پیراستہ قبر شریف
در قصبہ مذکور متصل جد بزرگوار است و از وی سہ

دوصاحبزادے تھے تو شیخ تقی الدین جو کہ نہایت بزرگ
تھے ردولی سے نکل کر دہلی مین مقیم تھے اور دوسرے
صاحبزادے ولایت کے قطب صدق و رہنمائے کے معدن
ذات الٰہی کے شہود مین محو لی مع اللہ کے اشارون کے جاننے
والے حضرت شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ سرہ
تھے کہ جنکے کمال کا آوزہ تمام دینا مین مشرق
سے مغرب تک اور پہاڑون اور جنگلون تک پہونچا ہوا
تھا آنحضرت کا توشہ تیر بہدف تھا اور مشکل کشا ہے اور
تریاق کا خواص رکھتا ہے جہانتک ممکن ہو یہ توشہ مزار
اقدس مین لیجاوے ورنہ آپکی اولاد کو پہونچا دے جب اولاد
اور احفاد تک پہونچانے کی قدرت نہ ملے تو کسی شب بیدار
متقی اور پرہیزگار کو کھلا دے فنا فی اللہ کا جو مرتبہ آپکو
حاصل تھا دوسرے کو کم میسر ہوا عالم حیات مین خلق سے
چھ مہینہ تک چھپکر قبر شریف مین یاد خدا سے محو رہے
اور نو مہینہ تک اُس دریا مین عبادت الٰہی کرتے رہے
جو کہ نہایت تیزی سے بہ رہا تھا اللہ کے حکم سے
دریائی جانور آپ کی جان کے محافظ رہے جب نو
مہینہ گذر گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ وحسنین علیہ السلام
کے ساتھ آکر آپکا ہاتھ پکڑا اور دریا سے باہر نکال کر فرمایا کہ
مقبول حق شیخ احمد عبد الحق اللہ کی درگاہ مین تیری عبادت

ودو پسر سعادتمند بوجود آمدند یکے شیخ تقی الدین کہ
نہایت فضیلت شعار بود از قصبہ ردولی برآمدہ
بدہلی متوطن گشت و پسر دوم قطب ولایت معدن
صدق وہدایت محو در شہود ذات حضرت اللہ وقف
رموزات لی مع اللہ حضرت شیخ احمد عبد الحق قدس سرہٗ
شہرہ کہ صیت کمالاتش از شرق تا غرب با انتہای ربع
مسکون و باشندگان کوہ ہامون رسیدہ توشہ
آن حضرت تیر بہدف وحل مشکلات وخاصہ
تریاق اکبر وار وحتی الامکان بحضور مزار اقدس
گذرانند ورنہ باولاد آنحضرت رسانند ودر صورت
عدم دستیاری اولاد احفاد بمردم شب
زندہ دار متقی و پرہیزگار بخورانند مرتبہ فنا فی اللہ
کہ بحضرت حاصل بود دیگری را کم میسر گشتہ بعالم
حیات شش ماہ از خلق پنہان گردیدہ بقبر شریف
بیاد الٰہی محو ماندند و نہ ماہ اندرون دریا کہ نہایت
سیلان بود بعبادت حضرت پروردگار مشغولی داشتند
جانوران بحر بحکم حضرت خالق بر و بحر محافظ جان بودند
بعد انقضای مدت نہ ماہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہمراہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ وحضرت حسنین علیہم السلام
تشریف آوردہ دست گرفتہ از دریا بیرون آوردند
و فرمودند کہ مقبول حق شیخ احمد عبد الحق عبادت تو

قبول ہوئی اور تو بھی محبوب الٰہی ہو گیا او حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
فرمایا تم ان کو دعاء حیدری اپنی زبان سے
تعلیم کرو۔ چنانچہ لفرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی زبان سے لفظا بہ لفظ
دعای حیدری تعلیم کردی یہ دعا شیخ العالم کے خاص
خاندان مین باقی ہے جو شخص آپ کے سجادہ نشین یا
آپ کی اولاد پڑھنے کی اجازت لیکر اپنے وظیفہ مین
رکھتا ہی تو اُس سے ظاہری و باطنی فیض حاصل کرتا ہی
سچ تو یہ ہے کہ وجود مطلق کے دائرہ اور ذات حقیقت الحق
کے مشاہدہ مین جو تحیر اور استغراق آپکو حاصل تھا
کسی ولی اللہ کو میسر نہین ہوا۔ شیخ عبدالستار سہارنپوری قدس
سرہ اپنے ذخیرہ مین لکھتے ہین کہ صاحب توشہ کی رحلت کے
بعد ہنونت راے مہاجن جو ردولی کا باشندہ تھا اور
حضرت صاحب سے کامل عقیدہ رکھتا تھا اپنی موت کے
قریب آپکے آستانہ فیض کاشانہ پر پہونچکر مزار مبارک
کی خاک پاک سے مسح کرکے اپنے گھر پلٹ گیا نزع
روح کے وقت اسکو پیاس معلوم ہوئی پانی مانگا اسکے
وارثون نے پانی نہ پلایا مہاجن نے کہا کہ اگر تم لوگ مجکو عزیز
رکھتے ہو تو درگاہ شریف کے حوض کا مجکو پانی پلادو اسکے وارث حوض
کا پانی لیگئے مہاجن نے پانی پیا اور لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ
کہکر اپنی جان خدا کے سپرد کردی اُس کے وارث

بحضور حضرت رب العزة مقبول شود یکی از محبوبان آنکہ
گشتی و بحضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرمودند کہ دعاے
حیدری از زبان خویش تعلیم کن و بحضرت علی بحکم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دعای حیدری لفظا بہ لفظ از زبان
مبارک خویش تعلیم فرمودند۔ این دعا در خاص در خاندان
حضرت شیخ العالم رح باقیست ہر کہ می آید از صاحب سجادہ و اولاد
آنحضرت اجازت خواندن گرفتہ در ورد خود می آرد فیض
ظاہرے و باطنی از ان حاصل می کند الحق این نوع
تحیر و استغراق بمشاہدہ دائرۂ وجود مطلق و نقطۂ ذات
حقیقۃ الحق کہ حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق را دست
دادہ بود فوق المرتبہ مر ہیچ یکے از اولیاء را میسر نگشتہ شیخ
عبدالستار سہارنپوری قدس سرہٗ بذخیرہ خود می نویسد
کہ بعد رحلت حضرت صاحب توشہ قدس اللہ سرہ
ہنونت رای مہاجن ساکن قصبہ ردولی کہ عقیدت
کامل با حضرت داشت قریب مرگ خود را بر آستانہ
فیض کاشانہ رسانید خاک پاک مزار مبارک مسح کردہ
بخانہ خود رفت تشنگی وقت احتضار غالب آمد آب طلبید
وارثانش نہ نوشانید او گفت اگر مرا عزیز میدارید آب
حوض درگاہ شریف مرا بنوشانند وارثان مہاجن آب
حوض بردند و او بنوشید و کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
بر زبان آورد جان بجان آفرین سپرد وارثانش

اس حال کو دیکھکر حیران ہوئے اور اپنے معمول کے موافق
اُسکو مرگھٹ پر لیگئے اور ہر چند آگ دیکر جلایا مگر نہ جلا آخر مجبور
ہوکر اسکو دفن کر دیا حضرت شیخ محب اللہ الہ بادی کتاب فخیرہ
مسمی مونس العارفین میں لکھتے ہین کہ ایک روز حضرت شیخ العالم
قدس سرہ نے جلسہ عام مین فرمایا کہ مجکو حق تعالیٰ جل شانہ نے لکھکر
دی ہے جسمین میرے اصحابون و مریدون کے نام ہین جو کہ
قیامت تک میرے سلسلہ مین داخل ہون گے کہ سب کو
تیرے سبب مین نے بخشدیا حضرت شیخ العالم نے مالک سے
جو کہ دوزخ کا خازن ہے دریافت کیا کہ تیرے پاس میرے
اصحاب مین سے بھی کوئی ہے اُسنے کہا کہ نہین دوبارہ حضرت نے
فرمایا کہ پروردگار کے عزت کی قسم میری حمایت مریدون پر
اسطرح ہے کہ جسطرح آسمان زمین پر جسقدر مرید ہین اسیقدر
مین تنہا ہون پروردگار کے عزت وجلال کی قسم اُسکے آگے
اُسوقت تک نہ جاؤنگا جبتک کہ مجکو اور میرے اصحاب کو
جنت مین نہ بھیج لیگا اگر میرا مرید مشرق مین ہوگا اور مین مغرب
مین ہون اور اسکا پردۂ عصمت اُٹھ جاوے تو بیشک اُسکی
پردہ پوشی کرونگا شعر جسکا تو مددگار ہو وہ ہرگز زار ہوئیگا جسکا تو
غمخوار ہو وہ ہرگز ذلیل نہوگا کتاب جامع السلاسل مین بیان
کیا ہے کہ حضرت مخدوم شیخ العالم نے تیس برس تک تکیہ پر سر نہین رکھا
اور تمام عمر مین ایک ہی خرقہ آپکا لباس رہا جب وہ پھٹ جاتا
تو اسمین آپ پیوند لگا لیتے اور رنگا نیکے آپ بڑے شائق تھے کہتے ہین

بمعاینۂ این حالات متحیر گشتند وحسب معمول خود نعش بگلفن
گاہ بردند ہر چند آتش دادند جسمش نسوخت مجبور شدہ
بگور سپردند حضرت شیخ محب اللہ الہ بادی بکتاب خیرہ
مسمی بہ مونس العارفین می نویسد روزی حضرت شیخ
العالم حضرت مخدوم شیخ احمد عبد الحق قدس سرہ بمجلس عام
فرمودند کہ حق جل شانہ مرا صحیفہ نوشتہ دادہ است در وی
نامہای اصحاب و مریدان من است کہ تا روز قیامت در سلک
طریقہ ام منسلک خواہند شد ہمہ را بتو بخشیدم حضرت شیخ
العالم فرمود از مالک کہ خازن دوزخ است پرسیدم نزد تو
ہیچ کس از اصحاب من است گفت نہ دیگر حضرت فرمود بعزت پروردگار
حمایت من بر مریدانم مثل آسمان است بر زمین اگر مریدان بسیار اند
من خود تنہا ام بعزت پروردگار و جلال او کہ از پیش وجل
جلالہ نروم تا مرا و اصحاب مرا در بہشت نفرستد اگر مرید من
در مشرق بود و من در مغرب و پردۂ عصمت او بر افتد
ہر آئینہ بپوشم پردہ او را شعر ہر کرا یار تو ئی زار نہ گردد ہرگز
چونکہ غمخوار ہی تو خوار نگردد ہرگز و در کتاب جامع السلاسل
می آرد کہ حضرت مخدوم شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق قدس
اللہ سرہ کہ آنحضرت تا سی سال سر بالین نہ نہادہ
و تمامی عمر لباس یک خرقہ بود ہر گاہ پارہ شدے
رقعہ بر رقعہ دوختی و سماع را بغایت دوست داشتی
گویند روزی در حین سماع از حلقۂ سماع غایب شد

کہ آپ کو کسی نے بھی نہ دیکھا پھر تھوڑی دیر کے بعد مجلس
سماع مین تشریف لائے ایک بزرگ نے آپ سے دریافت کیا
کہ یا شیخ العالم مجلس مین نظر سے آپ ایسے کیون غائب ہوئے کہ ہم
لوگون نے آپکو نہ دیکھا آپ نے فرمایا کہ جبتک مجکو اجازت نہو گی
اس راز کو بیان نہ کرونگا دوسرے روز وہ بزرگ پھر آئے
آپ نے فرمایا کہ حق تعالی نے ایک مقام جسکا نام نوراسود ہے بنایا
ہے کوئی سالک وہان تک بغیر سماع نہین پہونچ سکتا ہے
جب سالک صاحب سمع وہان پہونچتا ہے تو خلق کی نظر سے
پوشیدہ ہوجاتا ہے ظاہر مین جانتے ہین کہ وہ غائب ہو گیا ہے
حالانکہ وہ وہین موجود ہے اور معشوق نے محبت کی سبب اسکو
اپنے مین کھینچکر اپنا لباس پہنادیا ہے اور ابھی محبوب ستارون
کیطرح پوشیدہ ہے جیسا کہ وہ آفتاب کی شعاع مین چھپ
جاتے ہین اسکو حقیقی محبوب کی خبر کی حالت مین یا جو فقیر کہ
عرفان تک اوپر سے مرتبہ پر پہونچا ہوا ہوا انکو کوئی نہین دیکھ سکتا ہے
وہین پر بیان ہے کہ جب آپ گانا سنتے تھے تو اپنی دونون
آنکھین ہوا پر رکھتے تھے کبھی تو رونے لگتے اور کبھی ہنسنے لگتے
اور چہرہ آپکا بہت سرخ ہوجاتا تھا۔ ایک وقت فقیر نے آپسے پوچھا
کہ سماع کی حالت مین کبھی آپ رونے لگتے ہین اور اہل
مجلس بھی رونے لگتے ہین اور کبھی آپ ہنسنے لگتے ہین اور چہرہ آپکا
سرخ ہوجاتا ہے فرمایا کہ جب اہل سماع اوسکو جمالی صفت مین
دیکھتے ہین اور اسکا لطف و کرم بیحد دیکھتے ہین تو ہنسنے لگتے ہین

چنانچہ کسرا درانمی ودیدپس از دیرے باز دران مجلس و
مجمع حاضر شد بزرگی از وے سوال کرد یا شیخ چگونہ
در مجلس از نظر غائب شدی کہ ما ترا ندیدیم گفت تا
ماموز نگردیم نگوییم روز دیگران بزرگ باز آمد شیخ گفت
حق تعالی را مقامی ست کہ مسمی را نور اسود ست و
ہیچ سالک بدانجا نخواہد رسید مگر بسماع چون صاحب
سمع بدان مقام برسد از نظر خلق پوشیدہ گردد ظاہر
بینان دانند کہ غائب شدہ است و او حاضر است
و معشوق بسخت محبت وے را بخود کشیدہ بلباس
خویشتن متلبس گردانیدہ است و ہنوز محبوب پوشیدہ
گشتہ است ہمچو ستارہ اندر شعاع آفتاب و او را
دران حال خبر محبوب حقیقی یا درویش صاحب کمال
کہ بمرتبہ اتم عرفان رسیدہ باشد کسی نتواند دید ہم درینجا
می آرد کہ ہرگاہ آن حضرت در سماع بودی دو چشم
بر ہوا داشتی گاہی گریستے و گاہی تبسم کردی و گونہ
روے بغایت سرخ شدی وقتی درویشے از وی
پرسید یا شیخ در حال سماع گاہی گریہ میکنی کہ ہمہ
حاضران مجلس بہ گریہ می افتند و گاہی تبسم میکنی
و رنگ تو سرخ میشود فرمود چون اہل سماع او را
بصفت جمال مشاہدہ می کنند و لطف و کرم او را بے اندازہ
می بینند تبسم میکنند و روے او را

اور جب اوسکو جلالی صفت مین دیکھتے ہین تو پریشان ہوتے ہین
اور اُنکا رنگ زرد ہوجاتا ہی بیان کیا گیا ہی کہ ایک زمانہ مین
پانی کا قحط ہوگیا باشندگان ردولی آپ کی خدمت مین التجا
لیکر آئے حضرت نے قوالون کو حاضری کا حکم دیا اور مخلص کو جو کہ
آپکا خاص مرید اور مقبول الٰہی تھے نہ بلایا اور سماع شروع
ہوا مخلص نے بعض فقیرون کے ذریعہ سے خدمت مین عرض
پہونچائی کہ یہ احقر بھی سماع مین حاضر ہوگا حکم ہوا کہ اگر تم حاضر
ہوگے تو حالت سماع مین کوئی اثر نہوگا تو پھر کیونکر
پانی برسیگا تم اطمینان سے اللہ کی مہربانی کے منتظر
رہو تاکہ اُسکی مدد و قوت سے پانی برسے مخلص حکم کے
موافق اپنے گھر چلے گئے اور حضرت وجد گریہ مین آگئے
ہی تھے کہ اس حالت مین رحمت الٰہی کا فیض ہوا
اور ایسا پانی برسا کہ خلق کو پورا اطمینان ہوگیا۔
مین نے تحفۃ المتقین مین لکھا دیکھا ہے کہ حضرت مخدوم
صاحب بچپن ہی مین کھلائی کی گود مین تھے کہ یکایک
اُسکی گود سے پرواز کی اور آفتاب کے مقابل مین پارہ
کی طرح بیقرار ہوئے دایہ نے اس واقعہ سے متحیر ہوکر
ہول مین آنکھین بند کرکے آپکی آتش جدائی سے رونا شروع
کیا اتنے ہی مین اللہ کی عنایت سے آپ پھر اُسکی گود
مین پلٹ آئے اور کچھ اُس سے آپنے فرمایا مگر وہ سمجھ نسکی
اور خوف کی سبب آپ کی والدہ سے اس حال کو

چون بصفت جلال مے بینند ورے افند و رنگ
ایشان زرد شود منقول ست کہ وقتی امساک
باران شد باشندگان قصبہ ردولی التجا بحضور
حضرت صاحب توشہ قدس سرہ آوردند آنحضرت
قوالان را فرمودند کہ حاضر شوند مخلص را کہ مرید خاص
ومقبول اللہ بود وطلبید وسماع در داد مخلص بوسیلہ
بعض فقرا بعرض رسانید کہ این احقر نیز در سماع حاضر
باشد حکم شد اگر شما حاضر باشید در حالت سماع اثری
نشود پس باران چگونہ بارد باید کہ شما باطمینان
تمام منتظر لطف باری باشید لیعونہ وقوتہ باران نازل
شود مخلص حسب ارشاد بخانہ خود رفت حضرت بتواجد
وگریہ در آمد و درین ضمن فیضان رحمت الٰہی کہ عبارت
از نزول باران ست در ریزش آمد خلق را طمانیت
کلی حاصل گشت در تحفۃ المتقین نوشتہ دیدم کہ حضرت
مخدوم شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ سرہ در زمان
طفولیت یکبار دایہ بود یکبار از کنار او بپرواز آمد و
بمقابلہ آفتاب چون پارۂ سیماب گشت دایہ از
وقوع اینحال از حیرت چشم در ہول دوختہ بود بآتش
جدائی زار زار مے گریست ناگاہ بالتفات حضرت
باری در کنار او باز رسید حضرت ازو فرمودند کہ او
نفہمید واز خوف اظہار اینحال از والدہ حضرت نمود کہ مبادا

بیان نہ کیا کہ شاید اس بھید کے کھول دینے سے میرا کیا حال ہو
مینے شیخ محب اللہ الہ آبادی کے ذخیرہ مین لکھا ہوا دیکھا ہی کہ مخدوم
حق قدس سرہ نے چند مردون کو قم باذن اللہ کہکر زندہ کیا
لوگون مین غلغلہ پڑ گیا کہ حضرت شیخ احمد قدس سرہ مُردے
زندہ کرتے ہین حضرت اس مقام سے روپوش ہوکر
بھکر تشریف لے آئے اور اس فعل سے توبہ کر لی منقول
ہی کہ حضرت شیخ جلال الدین قدس سرہ پانی پتی سے
حضرت مخدوم قدس سرہ سے فرمایا کہ تمہارا کمال ولایت
زندگی اور موت مین غائب نہین دیکھتا ہون تم مصیبت
کے وقت میرے لڑکون کی مدد کرتے رہنا اور انتقال کے
وقت اپنے لڑکون سے بھی وصیت کر دی کہ تمھارے
مصیبت کے وقت شیخ احمد صاحب توشہ ردولی سامدگار
کافی ہی شیخ صاحب کی وفات کے بعد ایک مرتبہ مخدوم عالم
پانی پت پہونچے اور شیخ صاحب کے حکم کے موافق سجادہ
نشین اور آپ کی اولاد کی تعلیم و تربیت کر کے فرمایا
افسوس اگر مین نہ آتا تو مخدوم زادے ایسے
ہی رہتے چنانچہ شیخ صاحب کے
صاحبزادے ابتک مخدوم عالم
رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ مریدی کے
سلک مین داخل ہوتے ہین اور آنحضرت
کی وصیت کے موافق ظاہری باطنی نعمتون سے

از انتشار این راز چہ حال برای من پیش آید بذخیرہ
تصنیف شیخ محب اللہ الہ آبادی قدس سرہ دیدیم کہ
مخدوم برحق شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ چند کس را
بلفظ قم باذن اللہ زندہ کردند شور افتاد کہ احمد
مردگان را زندہ می کنند حضرت ازان مقام روپوشیدہ
بمقام بھکر تشریف آوردند و ازین معنی توبہ کردند منقول
منقول کہ حضرت شیخ جلال الحق والدین پانی پتی
قدس اللہ سرہٗ از حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ
فرمودند کہ کمال ولایت ترا در حیات و ممات غایت نمی بینم
فرزندان مرا در وقت اسیرے دستگیرے میکردہ باش
و در وقت نقل خود بفرزندان ہمین وصیت کردہ بود
کہ در وقت اسیرے برای دستگیری شمایان شیخ احمد
عبدالحق صاحب توشہ ردولی بس است و بعد
از وفات آنحضرت بازیک مرتبہ شیخ احمد عبدالحق
بہ پانی پتہ رسیدہ بحکم حضرت شیخ جلال الدین
قدس اللہ سرہٗ وصاحب سجادہ و دیگر اولاد حضرت
کبیر الاولیا تعلیم و تربیت نمودہ فرمود حیف اگر من
نمی آمدم مخدوم زادہا ہمچنین ماندہ بودند چنانچہ تا امروز
و فرزندان حضرت کبیر الاولیا شیخ جلال الحق والدین
قدس اللہ سرہ در سلک مریدان بسلسلہ حضرت شیخ
احمد عبدالحق ارادت می آرند بنعمتہای ظاہری و معنوی موافق وصیت

نصیب اور ہوتے رہتے ہیں شیخ جلال الدین کبیر الاولیا
سب سے اچھی کرامت شیخ عبدالحق صاحب کا
وجود ہی او نھوں نے رحلت کے وقت اپنا خرقہ اور اسکے
متعلق دوسرے اسباب جو کچھ تھے اپنے لڑکے خواجہ شبلی
کے سپرد کرکے وصیت کر دی کہ باحتیاط تمام اس خرقہ اور
اسکے اسباب متعلقہ کو شیخ احمد عبدالحق کے حوالے کر دینا
جب مخدوم صاحب چند دنوں کے بعد پانی پت آئے
تو خواجہ شبلی صاحب نے اپنے پدر بزرگوار کی وصیت کے
موافق وہ سب مخدوم صاحب کے حوالے کر دیا حضرت
نے وہ سب لیکر پہن لیا اور اسکے بعد اپنی طرف سے
وہ سب تبرکات خواجہ شبلی کو عنایت کرکے اور انکو
تعلیم و تلقین کرکے کمالیت کے مرتبہ پر پہونچا دیا اور
آپ وطن کو تشریف لے آئے۔ فقط تحفۃ المومنین
مین لکھا ہی کہ ولی کی ولایت چالیس برس تک رہتی ہے
مگر حضرت رب العزۃ نے کمال لطف و کرم سے شیخ مخدوم
صاحب کو احکام کے اجرا کا اختیار دیکے ہمیشہ کے لیے
ولایت عطا فرمائی کہ قیامت تک قائم رہے اور آپ کا
سلسلہ دن بدن ترقی کرتا رہے اور حضرت کا معاملہ زندہ
و مردہ کے ساتھ برابر ہے قطب عالم بندگی شیخ عبدالقدوس
گنگوہی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جمعرات
کے دن مزار فائض الانوار

آنحضرت بہرہ مند بشیوند و ہیچ خارق شیخ جلال الدین
پانی پتی قدس اللہ سرہ بہتر از وجود شیخ احمد
عبدالحق نیست در وقت رحلت حضرت شیخ جلال الدین
پانی پتی قدس اللہ سرہ خرقہ و دیگر اسباب متعلقہ اش حوالہ خواجہ
شبلی پسر خود نمودہ بتاکید وصیت فرمود کہ باحتیاط تمام این
خرقہ و ما یتعلق بہا حوالہ شیخ احمد عبدالحق باید ساخت حضرت
شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ بعد چندروز بہ پانی
پت آمدند خواجہ شبلی بموجب وصیت پدر بزرگوار خود
آن ہمہ حوالہ شیخ احمد عبدالحق قدس اللہ سرہ نمودند
حضرت آنہمہ گرفتہ ملبوس خاص خود نمودند من بعد
از طرف خود آنہمہ تبرکات بخواجہ شبلی عنایت
فرمودند و تعلیم و تلقین نمودہ بمرتبہ تکمیل رسانیدہ خود
جانب وطن خود معاودت فرمودند فقط در تحفۃ المومنین
مرقوم ست کہ ولایت ولی تا چہل سال می باشد
و حضرت رب العزۃ بحضرت مخدوم شیخ احمد
عبدالحق بکمال لطف و کرم ولایت دوام مستدام
باحکام اختیار مجاریہ عطا فرمود کہ تا یوم النشور
قائم خواہد ماند و سلسلہ آنحضرت یوماً فیوماً در ترقی
خواہد بود و معاملہ حضرت با احیا و اموات برابر ست
قطب عالم بندگی عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ
علیہ میفرمایند کہ یوم پنجشنبہ بہ تجمع عام مزار فائض الانوار

شق ہوا اور حضرت مجسم ظاہر ہوے اور میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا
کہ عبد القدوس مین نے تجھکو خدا تک پہونچا دیا جا اور اپنے
کام مین مشغول ہو سبحان اللہ کیا خوب حضرت کی ولایت پر فقط
منقول ہے کہ آپ ایک روز عالم مستی و سرشاری مین
بیٹھے ہوے تھے ایک برات سجی ہوئی آپکے آگے سے گذری
آپنے اپنی جلالی نظر برات پر ڈالی تمام آدمی اور گھوڑے راکھ
ہوگئے تھوڑی دیر بعد جب آپ کو افاقہ ہوا تو شیخ ارزین
نے آپکو اس معاملہ سے اطلاع دی تو آپنے اس راکھ
پر اپنی جمالی نظر ڈالی وہ اٹھکر چلے گئے شیخ عبد الستار
سہارنپوری اپنے ملفوظ مین لکھتے ہین کہ جمعرات کے
دن سب لوگ درگاہ آسمان جاہ مخدوم صاحب مین
زیارت کے لیے حاضر تھے اور قطب عالم شیخ عبد القدوس بھی
مزار اقدس کے چبوترہ کے نیچے بیٹھے ہوے تھے کہ یکایک
مزار مقدس شق ہوا مخدوم عالم صاحب ظاہری جسم کے ساتھ
مزار شریف سے باہر آئے اور چبوترے پر بیٹھکر
قطب عالم سے مخاطب ہوکر فرمایا بیت اپنا ہی
طرح مجکو بھی زندہ سمجھ + اگر تو جسم سے
آویگا تو مین روح سے آؤن گا + حضرت قطب
عالم کے بدن مین اس ارشاد سے لرزہ
پڑ گیا اور حضرت شیخ صاحب کے پاؤن پر گر پڑے
مخدوم صاحب نے اپنی شفقت سے قطب عالم کا

شق شدہ و حضرت مجسم ظاہر شدند و دست من گرفتہ
ارشاد فرمودند کہ عبد القدوس ترا بخدا رسانیدم برو
بکار خویش مشغول باش سبحان اللہ زہے ولایت
حضرت فقط نقل ست کہ روزے حضرت شیخ العالم سکر
مست و سرشار بودند براتے بجمیع آرایش پیش آن
حضرت گذشت نظر جلال بر برات افتاد تمام آدمیان
و اسپان خاکستر شدند بعد چندے حضرت بہ افاقت
آمدند حضرت شیخ ارزین ماجرا اطلاع دادند باز نظر جمال
بران خاکستر انداختند ہمہ برخاستند و روان شدند شیخ
عبد الستار سہارنپوری در ملفوظ خود مے نویسد کہ
یوم پنجشنبہ بود و مردم کثیر برائے زیارت بدرگاہ آسمان
جاہ حضرت شیخ احمد عبد الحق حاضر بودند قطب عالم
شیخ عبد القدوس نیز پایئن چبوترہ مزار اقدس نشستہ
بودند کہ یکبارگی مزار مقدس شق شدہ و حضرت
مخدوم برحق شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ سرہ بجمیع
جسم ظاہری از مزار شریف برون آمدہ بر چبوترہ
نشستند و جانب قطب عالم مخاطب شدہ فرمودند بیت
مرا زندہ پندار چون خویشتن + من آیم بجان گر تو آئی
بہ تن + حضرت قطب العالم را ازین ارشاد لرزہ
در اندام در گرفت و بے اختیار در پاے حضرت شیخ احمد
عبد الحق قدس سرہ افتادند حضرت شیخ قدس سرہ از شفقت بزرگانہ [illegible]

ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ تجکو خدا تک پہونچا دیا چنانچہ جتنے لوگ وہان
موجود تھے سب نے یہ حال معائنہ کیا ایسی کرامت سوائے
مخدوم عالم کے کسی ولی سے نہین ظاہر ہوئی کہ انتقال کے
بعد اپنی قبر سے نکلکر مجمع عام مین ظاہر ہون اور ہاتھ
پکڑکے بیعت سے مشرف کرین فقط یہ اللہ کا فضل ہے
جسکو چاہتا ہے دیتا ہے

را گرفتہ فرمودند کہ ترا بخدا رسانیدم چنانکہ این حال ہمہ
مردم حاضر بودند معائنہ کردند و این چنین خرق عادت
بجز حضرت شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ سرہ از
احدی اولیاء اللہ بظہور نیامدہ کہ بعد انتقال
از قبر برآمدہ خودرا در مجمع عام ظاہر کنند و دست
گرفتہ مشرف بہ بیعت سازند فقط۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

## قطعہ تاریخ انتقال حضرت شیخ العالم مخدوم شیخ احمد عبد الحق قدس اللہ سرہ

شاہ عبد الحق شہ کون و مکان
مرشد کونین فخر انس و جان

از پئے دیدار حق آن عین حق
کرد رحلت چون بہ گلزار جنان

سال تاریخ آن شہ عالم پناہ
گفت ہاتف دستگیر بیکسان

الحمد للہ علی احسانہ۔ چونکہ دعاے حیدری حضرت قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان بزرگ سے مخصوص ہے لہذا شائقین کے فائدہ حاصل کرنے کے لیے مع ترکیب خواندنی درج کتاب کرنا بہتر سمجھی گئی چنانچہ اس دعا کے پڑھنے والے کو چاہیے کہ جب اسکے پڑھنے کا ارادہ کرے تو پہلے نوچندی جمعرات کے دن غسل کرکے کسی شخص سے بات نکرے اور حضرت شاہ مردان شیر یزدان اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے نام کا ایک دوگانہ ادا کرے پھر دوسرا دوگانہ اور پڑھکے اوسکا ثواب حضرت دستگیر بیکسان شیخ العالم احمد عبد الحق قدس سرہ کی روح پاک کو بخشے اور حضرت صاحب سے اپنے مطلب برآنے کی دعا چاہیے اسکے بعد اس دعا کو مع ایکبار درود اول و آخر کے پچیس مرتبہ پڑھے پھر اس دعا کو تین مرتبہ روزانہ ایکسال تک برابر پڑھتا رہے حق حق حق اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ

# دعاء حیدری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا مفتح الابواب و یا مسبب الاسباب و یا مقلب القلوب
والابصار و یا دلیل المتحیرین و یا غیاث المستغیثین و یا مفرج
المحزونین اغثنی توکلت علیک یا ربی فوضت فوضت امری
الیک یا رزاق یا فتاح یا باسط و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد
وآلہ اجمعین ۵ خواه قتل خواه فتح اول باید کہ سہ بار این اسم بخواند
اللھم اکشف علی حقائق الاشیاء کما ہی انت الحق المبین
سبحان الملک المبین حق حق حق یا اللہ المعبود فی کل فعالہ
یا اللہ سہ بار بخواند اللھم صل علی محمد بعدد من صلی
علیہ وصل علی محمد بعدد من لم یصل علیہ وصل علی
محمد کما تحب وترضی ان تصلی علیہ وصل علی محمد کما
ینبغی الصلوۃ علیہ وصل علی محمد کما امرتنا بالصلوۃ علیہ
یکبار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بسم اللہ [illegible] الجبار
القاھر القہار اللھم صل علی محمد سید المرسلین علی
اعدائہ رب العالمین یا حیدر یا حیدر یا حیدر
یا ابا تراب یا علی یا اسد اللہ یا ولی اللہ یا رجال اللہ
یا مقبول اللہ یا محبوب اللہ یا ظہور اللہ یا مظہر العجائب
یا القہار انی مغلوب فانتصر یا حی یا حق یا حق حققت
بالحق والحق حق حقک یا ھو [illegible] یا فتاح یا فتاح یا فتاح

يَا قَادِرُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا عَظِيْمُ تَعَظَّمْتَ بِالْعَظَمَةِ وَالْعَظَمَةُ فِي
عَظَمَةِ عَظَمَتِكَ يَا عَظِيْمُ يَا رَبُّ يَا قَدِيْرُ يَا قَدِيْرُ يَا قَدِيْرُ
يَا خَالِقُ يَا كَرِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَا مُسَخِّرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا يَا حَيُّ يَا مُحْيِيْ يَا مُمِيْتُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا ضَارُّ يَا جَلِيْلُ الْمُتَكَبِّرُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُهُ وَالصِّدْقُ وَعْدُهُ يَا جَلِيْلُ يَا جَلِيْلُ
يَا جَلِيْلُ حَسُوْدِيْ مَقْهُوْرٌ وَعَدُوِّيْ مَقْتُوْلٌ بِقَهْرِكَ يَا قَهَّارُ تَقَهَّرْتَ
بِالْقَهْرِ وَالْقَهْرُ فِيْ قَهْرِ قَهْرِكَ يَا قَهَّارُ يَا قَهَّارُ يَا قَهَّارُ قَهِّرْ اَعْدَائِيْ
يَا جَبَّارُ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِهٖ يَا مُذِلُّ يَا
نَقِيًّا مِنْ كُلِّ جَوْرٍ لَمْ يَرْضَهُ وَلَمْ يُخَالِطْهُ فِعَالُهُ يَا نَقِيُّ قُتِلَتْ
بِسَيْفِ اللّٰهِ لِاِيْلَافِ قُرَيْشٍ اِيْلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ
وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى يَا قَوِيُّ يَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ
الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهُ يَا قَاهِرُ اقْهَرْ وَادْفَعْ
اَعْدَائِيْ مِنْ قَهْرِكَ وَاَنْتَ اَشَدُّ الْقَاهِرِيْنَ حَقٌّ حَقٌّ حَقٌّ
يَا حَمِيْدَ الْفِعَالِ ذَا الْمَنِّ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ
يَا حَمِيْدُ يَا غِيَاثِيْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَمُجِيْبِيْ عِنْدَ
كُلِّ دَعْوَةٍ وَمَعَاذِيْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَرَجَائِيْ حِيْنَ
تَنْقَطِعُ حِيْلَتِيْ يَا غِيَاثِيْ نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ
تَجِدْهُ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ كُلُّ هَمٍّ وَغَمٍّ سَيَنْجَلِيْ
بِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ بِوِلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ

حصہ چار آنہ کا منافع وقف لوجہ اللہ بنظر حصول ثواب آخرت دائمی بہ رغبت تمام و بخوشی خاطر خود واسطے
مصارف جزو بقیہ تعمیر مسجد و دوکانات و مکانات حوالی مسجد یعنی مسافر خانہ و سرای مسافران فصیل چاہ و پختہ
و خرچہ مسافران اور مسجد و تیل و چراغ و فروش و عیدین خرچہ مولود شریف و مقبرہ و غیرہ جسکی شرح وقفنامہ ہذا مین
تحریر ہی وقف کرکے بشرائط ذیل اقرار کرتا ہون - دوئم یہ کہ جائداد حصہ چار آنہ جسکی تفصیل موضع وار حصہ ضمیمہ
اوپر درج ہی ہمیشہ کے واسطے تا دور آفتاب وقف کیا جاتا ہی سوئم یہ کہ بعد تحریر و تکمیل وقف نامہ ہذا کے مجکو یا
میرے وارثان کو اختیار استرداد و فسخ انتقال جزو یا کل یا تبدیل و تغیر جائداد موقوفہ مندرجہ وقف نامہ ہذا
بالتصرف بیجا تحصیل جائداد موقوفہ کا حیلہ و صریحہ کسی وقت مین نہوگا - چہارم یہ کہ جائداد موقوفہ کا انتظام اولاً
تا حین حیات مسمی خود متولیانہ منتظم رہیگا جائداد موقوفہ مال سو اسے سے بعد ادائی مصارف مال گذاری سرکاری
و خرچہ تحصیل وصول و غیرہ و بیگاری بقدر حصہ چار آنے کے جو بحسب منافع ہوگا وہ صرفہ مسجد مین صرف کریگا
جمع و خرچ اسکا صحیح صحیح علیحدہ مرتب کریگا اور بعد میرے مسمی جمال احمد صاحب جو پیش امام مسجد مقرر ہین و باتحت
مسماۃ مہر یا نو بی بی زوجہ ثانی متولیہ کے رہینگے اور جائداد وقف شدہ کی آمدنی و مصارف انتظام مثل ذات خاص
میرے کے وہ زوجہ متولیہ کریگی اور باوجود اندراج نام متولیہ مسمی کو تا حیات خود اختیار تبدیلی و تغیر متولیہ
کا رہیگا یا اپنی حیات مین تحریر یا نامہ دیگر سے نام دکر دینگا اونکو بعد میرے نظم و نسق حصہ چار آنہ موقوفہ کا موافق
شرع محمدی طریقہ حنفیہ کے حاصل رہیگا مگر انکو یا انکے قائم مقام کو اختیار انتقال یا انتقال جائداد موقوفہ دوامی یا چند روزہ بھی
کوئی سلطان وقت کے پاس عدالت یا حاکم کی جسکو منجانب سلطان وقت ایسا اختیار ملا ہو حاصل نہین ہی اور
ہوگا اور متولی کو اختیار ہوگا کہ اگر اس سے انتظام وصول تحصیل اسامیوار بطور خام نہو سکے تو ذریعہ ٹھیکہ
میعاد سات برس سے زیادہ نہو یا مقدار ضمانت کافی ٹھیکہ پر دیوین منظوری حاکم وقت الا شرط یہ ہی کہ بعد میری بی بی
موصوفہ کے میری اولاد سے بلحاظ حیثیت سے جو ذکور ہوگا یا میری دختران کی اولاد سے جو ذکور لائق ہوتا
وہ متولی اول ہوگا کسی وارث جائز کو کسی قسم کا جائداد وقف مین کسیوقت اختیار انتقال حاصل نہوگا اور بحالت بدیانتی
اور بد انتظامی یا مصارف سفینہ وقف نامہ ہذا کے خلاف یا جائداد موقوفہ کو بد انتظامی سے ضرر پہنچانے یا کوئی جزو جائداد
موقوفہ کا رہن یا کسی طریقہ سے منتقل کرے تو وہ انتقال ناجائز ہوگا اور متولی موقوف ہوگا اور متولی مثل میرے
حساب جمع خرچ جائداد موقوفہ صاف و صحیح مرتب کریگا اور اسکو جماعت اہل اسلام مین وقتاً فوقتاً واسطے
معائنہ کے بطور خوش فہمی اور رفع بد اعمالی انہی کے پیش کریگا اور بالکل جمع خرچ سالانہ حاکم وقت کو دیا کریگا اور

نقل وقفنامہ اول

حاکم وقت کو اختیار موقوفی متولی کا وقت شکایت یا اطلاع دینے کسی مسلمان کے بعد اثبات قصور کے
حاصل ہوا اور باتفاق متولیان باکثرت رائے میرے اہل برادری کی اُسی صفات کا آدمی منتخب کرنا ہوگا اور اُسکو
بھی وہی اختیارات ہونگے جو متولی سابق کو تھے پنجم یہ کہ چونکہ مسجد اور دکانین ناتمام ہین لہذا تا طیاری مسجد اور مکانات حوالی مسجد
مجکو اپنی دیگر آمدنی اختیار رہے جسطرح چاہون مصارف معینۂ وقف نامہ کرون لیکن بعد میرے اگر خدانخواستہ تعمیر
مسجد و مکانات حوالی مسجد و سرای پختہ تک مقبرہ حاجی یعنی واقف یا دکان وغیرہ باقی رہجاوے تو تا طیاری مسجد
و دکانات حوالی مسجد کو جسطور جمال احمد پیش امام وغیرہ کو وقتاً فوقتاً تعمیر ہونا بہتر کا سمجھا گیا ہو آمدنی جایداد موقوفہ
سے تعمیر کرا دینگے۔ ششم یہ کہ بی بی متولیہ کو اختیار نامزد کرنے اپنے قائم مقامان ما بعد کا ہوگا مگر بشرطیکہ یہ ہو
کہ میرے وارثان سے ہون اور لائق کام و انجام دہ دولی و متقی و متدین و مرتاض مذہب حنفیہ ہون مگر جب اتفاقاً متولی کوئی
بلا نامزد کرنے متولی ما بعد کے مرجاوے یا بحالت ثبوت بددیانتی کے موقوف کیا جاوے تو حاکم وقت کو باتفاق
رائے میرے وارثان یا باکثرت رائے میرے اہل برادری حنفیہ مذہب کی اختیار ہوگا کہ دوسرا شخص متولی اُسی
قسم کا مقرر کرے۔ ہفتم یہ کہ مصارف آمدنی بچت کا جو مد یہ قرار دیا گیا ہو بموجب ہر مد کے صرف کیا جاویگا اور
بقیہ رقم جبتک مسجد وغیرہ پورے طور سے تعمیر نہوگی اور کسی امر مین خرچ نہ کی جاویگی اور بعد تعمیر مسجد و مکانات
و دکانات و سرای وغیرہ کے پس بچت سے دیگر جایداد جس سے امید ترقی آمدنی ہو پیدا کرینگے خواہ زمینداری خرید کرکے شامل جایداد
موقوفہ کرینگے اور وہ جایداد خرید آمدنی وقف کے شامل ہونے کے بعد مثل اس اصلی جایداد کی وقف تصور ہوگی کسیطرح یہ
منتقل و فروخت نہوگی ہشتم یہ کہ اس ضرورت سے کہ وقف نامہ میری حیات مین مکمل ہوجاوے مراد میری پیسر کو رشید
میری زوجہ و دختران حقیقی اور اولاد انکی جو بعد میرے حی القائم ہون اور لائق انتظام ہون اور ذکور ہون
جنکا ذکر تعلق وصیت نامہ سے بھی ہوگا اور سوا اُسکے میرے وارثان کے غیر شخص متولی جایداد وقف مین داخلہ
انتظام تحصیل وصول آمدنی معینہ وقف شدہ کے مقرر نہوگا۔ نہم یہ کہ سلطان وقت کی نگرانی و بجا آوری خدمات
متولی شرعاً و قانوناً متعلق با مورات سلطنت ہے لیکن اگر کسی وقت مین حاکم وقت کو زیادہ نگرانی بوجہ عدم بجا آوری
خدمات متولی کی جانب سے پڑجاوے یا خود کرنا پڑے تو زر مندرجہ ہر دو مد کا خرچ حاکم وقت کے متعلق
ہوگا اور بعد ادائے مالگذاری و خرچ چوتہی کے فیصدی پانچ روپیہ آمدنی نکاسی خاص سے جایداد موقوفہ کی
وہ لے سکینگے الا بنا بر بجا آوری و انجام دہی مصارف معینہ امورات ہی مندرجہ وقف نامہ کے انکو ایک
شخص مرتاض مذہب حنفیہ سے مقرر کرنا ہوگا۔ دہم یہ کہ منتظمان جایداد حصہ چار آنہ سوا ضلعان مندرجہ

گواہ ــــ ۱۳۹ ش ــــ گواہ ــــ ۱۳۰ ش ــــ

ناد حسین مختار عام چودھری خلیل الرحمن صاحب بقلم خود ۔ ملک کلو دارو غہ سرکار چودھری خلیل الرحمن تعلقدار

بقرات خلیل الرحمن کاتب وبسماعت غلام مرتضی مقابلہ ہوا العبد غلام مرتضے عفی عنہ نقل مطابق اصل

العــــــــــــــبد ــــــــ فیس ابرت درج منع نقل یادداشت ا الفاظ ــــ داـــــ

خلیل الرحمن بقلم خود غلام مرتضے عفی عنہ ۱۶/۱۰/۰ ۷/۱۰/۰ ۴/۱۶/۲ ۰/۸/۰

یہ دستاویز وقف نامہ سب رجسٹرار پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی کے دفتر میں بروز جمعہ بتاریخ ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء

ما بین گھنٹہ ۱۰ و ۱۲ بجے دن کے واسطے رجسٹری کے پیش کی گئی

العـــــــــــــــبد

خلیل احمد عرف خلیل الرحمن بقلم خود غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی ضلع بارہ بنکی ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء

تکمیل و تحریر دستاویز اور وقف کرنے حصص چار آنہ منجملہ ایک روپیہ جائداد مندرجہ وقف نامہ ہذا ملکیت ذاتی

اپنی سے کہ خالصاً لوجہ اللہ واسطے دوام کے تا دور شمس و قمر شرائط مندرجہ وقف کے لیے مسمی چودھری خلیل احمد

عرف خلیل الرحمن پیشہ زمیندار و تعلقداری ولد چودھری ممتاز احمد صاحب مرحوم قوم شیخ ساکن و رئیس قصبہ ردولی

محلہ خواجہ حال پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی گندم رنگ ریش بروت مخضب کیا شخصیت بینی دیکھا ل خرد درمیان

الابرو کوتاہ بالا اوسط اندام عمر تخمینا ۱۵ برس کاتب نے جناب ہم عہدہ دار رجسٹری بذات خاص خود جانتے

و پہچانتے ہیں بخلوص نیت و خوشی خاطر خود اصالتاً محکمہ میں آکر اقبال کیا المرقوم ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۹۱ء

العـــــــــــــــبد

خلیل احمد عرف خلیل الرحمن ولد چودھری ممتاز احمد مرحوم غلام مرتضے سب رجسٹرار ردولی ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء

قوم شیخ ساکن قصبہ ردولی تعلقدار تعلقہ ہری ضلع بارہ بنکی

و ضلع فیض آباد بقلم خود ۔ ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء

رجسٹری بلمبر ۳۸۹ صفحات ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ جلد ۲۳ رجسٹری

العـــــــــــــــبد

نمبر میں بتاریخ ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء کی گئی ۔ غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی ضلع بارہ بنکی

تصدیق کیجاتی ہے کہ دستاویز کی پانچویں سطر میں ۲۴ تیس بوضع جدلیتی رقم و منہا میں اور سطر ساتویں میں

پندرہ ہزار تین سو ستاسی روپیہ دس آنہ صرف رقم میں اور سطر نویں اندرون جدول میں رجسٹر نمبر ۳ میں بند ہیں

بعدہ پندرہ ہزار تین سو تاسی روپیہ دس آنہ رقمین و نمبر شمار از ابتداے ایک لغایت سینتیس موضع و نمبر پانسے
جدبست موضع وار ہندسہ مین و تعداد حصہ و مالگذاری مدمحاذ رقمین و بعد درج تفصیل مذکورہ بالا سکے جو
جدول خانہ دار کہ چکہ تحریر ہوئی ہی سطر دسوین مین سینتیس موضع رقم و ہندسہ مین اور حصہ آٹھ آنہ صرف عبارت
مین و اٹھارہ موضع رقم و ہندسہ مین اور سطر بارہ مین آٹھ آنہ و چار آنہ و بارہ آنہ اور تیرہ مین چار آنہ منجملہ آٹھ آنہ
دو آٹھ آنہ اور چودہ مین آٹھ آنہ اور سولہ مین چار آنہ و آٹھ آنہ و چار آنہ و بارہ آنہ اور سطر ۵ مین و اٹھارہ مین چار آنہ
صرف عبارت مین و اندر جدول سطر انیس منجملہ آٹھ آنہ کی چار آنہ عبارت مین و نمبر شمار موضع از ابتداے نمبر ایک
لغایت اٹھارہ ہندسہ مین و میزان نمبر شمار اٹھارہ موضع رقم و ہندسہ مین و نمبر جدبست موضع ہندسہ مین و
و تعداد حصہ کل یعنی سولہ آنہ و سنہائی حصہ بلا وقف بارہ آنہ و منجملہ آٹھ آنہ کے چار آنہ و حصہ محمد محبوب الرحمن
مقبوضہ کاتب آٹھ آنہ باقی حصہ وقف چار آنہ و تعداد مالگذاری جسکی میزان دو ہزار ایک سو سات روپیہ تین آنہ
چھہ پائی مال علاوہ رقم سوای ہی تفصیل خانہ وار رقمین بعدہ سطر بیس مین چار آنہ و بائیس مین چار آنہ منجملہ
آٹھ آنہ تیئیس و چوبیس مین چار آنہ و سطر چھبیس مین چار آنہ عبارت مین اور سطر ستائیس مین اٹھارہ موضع
رقم و ہندسہ مین و سطر باون مین پانچ روپیہ و ترپن مین چار آنہ عبارت مین و تفصیل خرچ مد اول ایکہزار
پانسو اسٹھ روپیہ مین صراحت کہ خرچہ میلاد شریف بارہ مہینہ چار سو پچاس روپیہ بمحاذ اول و بمحاذ ثانی
ایکہزار اسی روپیہ تفصیل وار مجلد و بقصراحت مندرجہ رقمین و بعدہ میزان ایکہزار چھہ سو تنتیس روپیہ بمحاذ
اول خرچہ فاتحہ ہای خلیل الرحمن و مرمت مقبرہ وغیرہ سالانہ دو سو پچاس روپیہ و بمحاذ ثانی خرچہ برای مکہ معظمہ
و مدینہ و کربلا و مدرسہ و شادی ناکتخدا سادات سو پچیس تفصیل وار مجمل رقمین و تتمہ بچت آمدنی چھہ سو سینتالیس
روپیہ مفصلہ بمدو محاذ رقمین درج ہے اور ابعد ختم دستاویز دستخط خلیل احمد عرف خلیل الرحمن کاتب
بخط جلی گذرہ جسکے نیچے مکرر کاتب نے بخط باریک دستخط اپنے لکہے ہین و گواہی چودہری محمد محبوب الرحمن
برادر حقیقی کاتب لتعلقدار جو بوجہ رعشہ ہاتھ اور روشنائی پھیکی کے بگڑ گئے تھے مکرر لکھی ہی و گواہی
عنایت الرحمن بنمبر شمار چھتیس ما بین سطر بالای شہادت محمد علی حسن حنفی گواہ نمبر ۳ اندر ہے
و گواہی نمبر ۳ یعنی دستخط قطب علی خان جو بوجہ زیادہ ہونے روشنائی کے بگڑ گئے تھے
نیچے اوسکے بخط صاف تحریر ہین اور علاوہ العبد کاتب اندر دوسرے نمبر شمار چالیس گواہان ہین
اور اسٹامپ دستاویز ہذا بموجب حکم گرگ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع بارہ بنکی مورخہ ۱۸ جولائی ۱۸۹۱ء

تفہیمی حکم مورخہ ۲۵ اپریل ۱۸۹۱ء شبہ ظہر مسودۂ وقف نامہ جو پاس کاتب کے موجود ہی تعدادی تین سو ستر
روپیہ حسب نقشہ ۲۵ ایکٹ نمبر ۱ ۱۸۷۹ء اور احتیاطاً نقل ہر دو حکم حرف بحرف بخط انگریزی و ترجمہ فارسی
بہ ثبوت ادائے اسٹامپ کامل القیمت درج ذیل ہے اور اسٹامپ دستاویز خریدہ خزانہ بارہ بنکی
قطعہ اول قیمتی سا عہ۹/ و ثانی قطعہ بالیتی عہ/ دو قطعہ تین سو ستر روپیہ کے بلا تحریر سارٹیفکٹ ہین جس کے
سارٹیفکٹ نہونے کی بابت سوال واقف پر بموجب رپورٹ محرر خزانہ کہ اسٹامپ یکقطعہ قیمتی تین سو ستر
روپیہ کا نہین چھپتا ہی لہذا سارٹیفکٹ ہونا چاہیے حکم صاحب مہتمم خزانہ مثبتہ ظہر سوال مذکور مورخہ ۱۰ نومبر
۱۸۹۱ء جسکی نقل کاتب نے دفتر ہذا مین بہ ثبوت نہ ملنے سارٹیفکٹ کے داخل کی دستاویز وقف نامہ
تحریر ہوا ہے اور بعد ختم عبارت اسٹامی پانچ بند کاغذ سادہ جوڑکر جسکے ہر جوڑ پر آٹھ جگہ دستخط
کاتب ثبت ہین اور مہر محکمہ و دستخط میرے صحیح الوصل موجود ہین لکھی گئی ہے اور فیس رجسٹری
حسب الحکم انسپکٹر جنرل رجسٹری ممالک مغربی و شمالی و اودھ مندرجہ نقل حکم ۱۸ اپریل ۱۸۸۳ء عہ۹/ مندرجہ بالا
علاوہ اجرت مالیت پر جسکے روسے سٹام تجویز ہوا ہی لی گئی المرقوم ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء

العبد
غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی ضلع بارہ بنکی

العبد
غلام مرتضی سب رجسٹرار پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی

مہر سب رجسٹرار ردولی

## نقل وقفنامہ دوم مورخہ ۱۲ / محرم ۱۳۲۲ ہجری

منکہ خلیل احمد عرف چودھری خلیل الرحمن خلف چودھری ممتاز احمد صاحب مرحوم مغفور تعلقدار بہ سکنت
قصبہ رودولی محلہ خواجہ جال سنجلات رودولی تحصیل سنی گھاٹ ضلع نواب گنج بارہ بنکی کا ہون چونکہ منمقر نے درو بست چارآنہ
حصص دیہات موضع نعمت پور و ابراہیم پور و لکھپری و حسنا مئو و بہجالا و اتہر و بھگولی مع شجاع گنج و ٹیر نبوپور و عادلپور و مرتہہ مئو و تیز پور
و باری برانوان ضلع بارہ بنکی و موضع چندورہ و دریاو پارہ خالی کوٹ بیہ و پٹی گھنڈاسی پور ضلع فیض آباد جمعہ ایک روپیہ مندرجہ
کھیوٹ جسمین حصہ آٹھ آنہ ذاتی میرا اور آٹھ آنہ جناب بھائی چودھری محمد محبوب الرحمن صاحب مرحوم کا ہے بذریعہ تحریر تکمیل
وقفنامہ اسٹامی باضابطہ بعد تنقیح اسٹامپ بذریعہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع بارہ بنکی و شتہ بدستخط
و گواہی حافظ محمد محبوب الرحمن صاحب برادر حقیقی و نیز دختران و اہلیہ و دیگر اشخاص برادری و اعتزا
رجسٹری شدہ ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء نمبر ۴۶۳ صفحہ ۱۰۲ لغایت ۱۰۹ جلد ۳۲ رجسٹر بہی نمبر ۱ محکمہ
سب رجسٹرار صاحب پرگنہ رودولی اور بتاریخ بست ہفتم ربیع الثانی ۱۳۰۹ ہجری مطابق ۳۰ نومبر ۱۸۹۱ء
حسبۃً للہ وقف دوامی کرچکا ہوں جسکی تعمیل بپابندی جملہ شرائط و ہدایات مندرجہ وقفنامہ مذکورہ بالا تا حیات
بذریعہ مجھہ واقف و ازان بعد بذریعہ بی بی عمر النساء صاحبہ متولیہ زوجہ میری کے ہوتی ہے اور ہوا کرے گی
لیکن چونکہ بندوبست پختہ حال میں بوجہ افزونی مالگذاری سرکار توفیر خالص حصص موقوفہ میں کمی ہو گی اور
جملہ ہدایات وقفنامہ اول میں بہ لفظ تخفیف لکھنے کو رکھی ہے اور اونکا درج ہونا لامحالہ ضروری تھا اون جملہ
ہدایات افزودہ شدہ حال کو مع رقم مشمولہ مصارف ہدایات مندرجہ وقفنامہ اول بہ تصریح درج تتمہ وقفنامہ ہذا
کرکے بنظر محال کار حاصل حیات مستعار و دنیائے بے ثبات ذریعہ مغفرت و زاد سفر آخرت خیال کر کے
درو بست حصص چار آنہ موضع پستہ و چار آنہ موضع جوہنیا مئو و چار آنہ پٹی خیر اللہ نشینگر پرگنہ رودولی معافی و
دوامی عطیہ شاہی و گورنمنٹ بہادر و چار آنہ حصہ حقوق زمینداری سالانہ و کرایہ و غیرہ بازار سلطان گنج عرف
نواگنج و ایک قطعہ باغ ترشا سے خام درختان مع زمین حقیت و حصہ ذاتی اپنے کو بجمیع الحدود و الحقوق
داخلی و خارجی باستثنائے حصہ چار آنہ موضع دالمئو معافی دوامی پرگنہ رودولی جو بہ تخصیص واسطے زاد سفر مکہ معظمہ
و مدینہ منورہ مشروط باین شرط مستثنیٰ وقفنامہ ہذا سے کرلیا ہے کہ اگر منمقر عازم سفر بیت اللہ شریف
ہوا تو منجملہ زر بدل حصہ مستثنیٰ شدہ موضع دالمئو سے سفر حج ہوگا کہ مصارف و خیرات سے سب
ورنہ بحالت نہ کافی ہونے حیات مستعار کے وہ حصہ بھی بعد میرے تابع وقف ہو جائیگا اور توفیر اوسکی

دیگر جائداد موقوفہ حال وسابق کے مصارف مدات وقف میں وقتاً بلا ضرورت تحریر مجدد کے صرف ہوا کرے گی
مستثنیٰ نہ سمجھا جائیگا کوئی وارث دینیہ میرا مستحق پانے اس حصہ چار آنے موضع ڈال مئو کا بشرط بالا استثنا نہ ہوگا
بشمول دیگر حصہ چار آنہ بازار سلطان گنج وسلم ۱۲ ار باغ ترشابہ اندر آبادی قصبہ ردولی محلہ کا تھانہ شمولہ محلہ خواجہ حال
جسکی مالیت بالاجمال بابت حصص معافیات اندرونی حساب رقم سیواے مجوزہ عدالت ونیز رقم ٹھیکہ بازار سلطان گنج
وحاصلات باغ ترشابہ مبلغ دس ہزار روپیہ ہی حسبۃً للہ وقف کرکے بذریعہ تحریر تتمہ وقف تابع وقف نامہ
مورخہ ۳ نومبر ۱۹۱۱ء اقرار کرتا ہوں اور پابند شرائط ذیل ہوتا ہوں اول یہ کہ جائداد موقوفہ ہذا دوامًا تا دوام
شمس والقمر وقف رہیگی اور حصول اسکا تعلق وتابع مصارف مدات وقف نامہ اول وتتمہ ہذا رہیگا۔ دوئم یہ کہ اب
بعد تحریر وتکمیل وثیقہ صحیحہ تتمہ وقف نامہ ہذا کے مجکو و وارثان وقائم مقامان میرے کو کسی وقت میں اختیار
استرداد وانفساخ وانتقال کلاً وجزاً وتبدل وتغیر وتصرف بیجا محاصل جائداد موقوفہ کا حیاتہً وصرتحاً بجز
حصہ چار آنہ ڈال مئو معافی کے جو شروط بالا بشرط ضرورتاً مستثنیٰ از وقف کرلیا گیا ہے اور اوسکا انتقال تاحیات
مجھہ واہب کے اختیار میں رہیگا بموجب دفعہ ۲ وقف نامہ اول یہی اور نہ ہوگا سوئم یہ کہ اس جائداد موقوفہ
حال کا بھی انتظام مطابق وقف نامہ اول کے تاحیات یہ نظم ونسق مناسب متعلق بذات مجھہ واقف رہیگا اور
بعد میرے مسماۃ مہر بانو زوجہ میری بذریعہ داخل خارج ومقابضت متولیانہ بموجب اختیارات وقفنامہ اول
متولی مابعد ہوگی اور پورا پورا پابند جملہ شرائط دفعہ چہارم سے لغایت دس مندرجہ وقفنامہ مورخہ ۳ رنومبر
۱۹۱۱ء رجسٹری شدہ جسکا انفاذ ہوچکا ہے اور جائداد موقوفہ حال کا بھی مصارف بموجب مدات مندرجہ قبل
کے کریگی اور مسماۃ مہر بانو متولیہ مابعد میرکو اختیار کرنے قائم مقام کا وقفنامہ اول میں دیا گیا ہے وہ اختیار جو کہ
راقم نے نور چشم مسعود احمد عرف بالو سلمہ کو متبنی وجانشین اپنا بذریعہ تبنیت نامہ مورخہ ۹ راکتوبر ۱۹۰۳ء مصدقہ
رجسٹری ۱۰ راکتوبر ۱۹۰۳ء بہی نمبر ۳ جلد ۲ کے صفحہ ۱۵۶ نمبر ۹ کیا ہے منجانب مسماۃ منتقل بمتبنی وجانشین مشعر
نیز مصالح اوقات تفویض مشتاق احمد ہمشیرہ زادہ منعقر ونیز اولاد پسری اقبال النسا دختر بطنی مسماۃ مہر بانو
سکے باہمدیگر سے ہمیشہ ہوتا رہیگا اور متبنی وغیرہ دیگر اولاد دختر متولیہ کے منتقل بدیگر ورثایان زوجہ اولی میری
کے کسی وقت میں نہو سکے گا اور نہ وہ مستحق ہونے متولی جائداد موقوفہ کے ہوں گے۔ جمال احمد صاحب
جو پیش امام مسجد مقرر تھے اور وہ موقوف ہوئے اونکا نام خارج ہوگیا۔ لہذا یہ وثیقہ صحیح لکھکر
مصدق رجسٹری کرادیا کہ دوامًا سند رہے۔ فقط المرقوم بست ویکم محرم الحرام ۱۳۲۲ ہجری

| نمبر شمار | نام | تاریخ وفات | عمر سال | مقام مدفن | مقدار خرچ | وقفنامہ اول | وقفنامہ دوم |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۹ | حضرت سید الشہدا سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ | ۱۴ رجب سنہ | ۰ | بہرائچ / عُرس قوالی میلہ | سے / شیرینی | | |
| ۱۰ | تیوہار عید الفطر | یکم شوال | گندم صدقہ | عمامہ حافظ | بی بی وانی فقیران | | |
| ۱۱ | تیوہار عید الضحی | ۱۰ ذی الحجہ | حصہ قربانی | عمامہ حافظ | بی بی وانی فقیران | | |
| | فاتحہ بزرگان دین شجرہ خلیل الرحمن سوای رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میران چراغدان وغیرہ | | | | مالیدہ | | |
| ۱ | حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ | ۴ محرم سنہ ۱۱۰ ہجری | ۸۹ | بصرہ | شیرینی | | |
| ۲ | حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ | ۲۷ محرم وقیل ۲۷ صفر سنہ ۱۷۶ھ | ۰ | بصرہ | ،، | | |
| ۳ | حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ | ۳ ربیع الاول سنہ ۱۸۷ھ | ۰ | مکہ معظمہ جنت المعلی | ،، | | |
| ۴ | حضرت خواجہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ | ۲۸ جمادی الاول وقیل ۱۶ شوال سنہ ۲۶۱ھ | ۱۰۲ | بغداد پہلوی امام احمد حنبل | ،، | | |
| ۵ | حضرت خواجہ حذیفہ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ | ۱۴ ماہ محرم وقیل ۲۴ شوال سنہ ۲۵۲ھ | ۰ | ۰ | ،، | | |
| ۶ | حضرت خواجہ ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ | ۷ شوال سنہ ۲۸۷ھ | ۱۲۰ سال وقیل ۱۲۳ سال | ۰ | ،، | | |
| ۷ | حضرت خواجہ علو ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ | ۱۴ محرم سنہ ۲۹۹ھ | ۰ | ۰ | ،، | | |
| ۸ | حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ | ۱۴ ربیع الاول سنہ ۳۲۹ھ | | شہر عکہ بلاد شام | ،، | | |
| ۹ | حضرت خواجہ ابو احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ | ۳ جمادی الثانی وقیل ۱۵ جمادی الاول سنہ ۳۵۵ھ | ۹۵ | قصبہ چشت کہ دو منزل از شہر ہرات است | ،، | | |
| ۱۰ | حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ | ۱۴ ربیع الاول وقیل ۱۵ رجب سنہ ۴۱۱ھ | ۷۰ | ایضاً | ،، | | |
| ۱۱ | حضرت خواجہ ناصر الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ | غرہ جمادی الثانی وقیل ۱۵ رجب سنہ ۴۵۹ھ | ۰ | ایضاً | ،، | | |
| ۱۲ | حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ | غرہ رجب المرجب سنہ ۵۲۷ھ | ۹۷ | ایضاً | ،، | | |

نقل وقفنامہ دوم مورخہ ۱۲ محرم ۱۳۵۲ہجری

گواہ ——— ش ——— گواہ ——— ش ———

محمد صلی ولد عبد العزیز مختار عام چودھری خلیل الرحمن تعلقدار بہری ساکن ملک کلو ولد ملک غلام محمد داروغہ ردولی محلہ سحری پرگنہ ردولی بقلم خود

بقلم خود

مسمی چودھری خلیل الرحمن پیشہ زمینداری ولد چودھری ممتاز احمد تعلقدار تعلقہ بہری ساکن ردولی نے

دفتر سب رجسٹرار ردولی میں آج بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۳۲ء مابین گھنٹہ دس و گیارہ بجے کے پیش کی العبد

غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی

العبد ———

چودھری خلیل الرحمن بقلم خود

تکمیل تحریر دستاویز ہذا کو مسمی چودھری خلیل الرحمن پیشہ زمینداری ولد چودھری ممتاز احمد تعلقدار تعلقہ بہری قوم شیخ ساکن ردولی محلہ خواجہ عالی پرگنہ ردولی ضلع بارہ بنکی نے اقبال کیا اور اونکو عہدہ دار رجسٹری کنندہ خود پہچانتا ہے

العبد ———

چودھری خلیل الرحمن ولد چودھری ممتاز احمد مرحوم تعلقدار تعلقہ بہری ساکن قصبہ ردولی

بقلم خود بتاریخ بستم جون ۱۹۳۲ عیسوی

العبد

بتاریخ ۲۰-۶-۳۲ جون ۱۹۳۲ء غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی ضلع بارہ بنکی

بہی نمبر ۱ جلد ۴۴ کے صفحات ۳۴۰ لغایت ۳۴۴ میں نمبر ۲۱۷ پر آج بتاریخ ۲۱ جون ۱۹۳۲ء رجسٹری کی گئی

العبد

غلام مرتضی سب رجسٹرار ردولی

تصدیق کی جاتی ہے کہ دستاویز کی سطر جس میں گیارہ دسمبر ۱۹۱۱ء نمبر تین سو چھیاسی صفحات ایک سو بیاسی لغایت ایک سو نوے جلد سی سے نمبر ایک مورخہ ستائیس ربیع الثانی تیرہ سو نو ہجری مطابق بیس نومبر سنہ اٹھارہ سو اکانوے عیسوی و سطر ساتھ ہندسہ میں اور اٹھارہ میں سولہ آٹھ اور بیس میں پانچ سو نمبر سنہ اٹھارہ سو اکانوے عیسوی اور سطر بائیس میں دفعہ میں اور سطر چوبیس میں تیس نومبر اٹھارہ سو اکانوے عیسوی اور ستائیس میں سنہ انیس سو تین عیسوی اور اٹھائیس میں تیس اکتوبر سنہ انیس سو تین عیسوی بہی نمبر تین جلد دو صفحہ اکاون نمبر نو ہندسہ میں اور آخر میں بعد ختم تاریخ نمبر حد لیست و تعداد حصہ و تفصیل جائداد و تفصیل رقم مصارف سات سو اٹھائیس روپیہ آٹھ آنہ قسم وار رقمیں و مد مصارف فاتحہ بزرگان میں نمبر شمار ہندسہ میں و تعداد عمر و تاریخ وفات ہندسہ میں و تعداد رقم خرچہ رقمیں حصص

جابجا رقم گندہ ہو گئی ہے اور آخر مین رقم فاتحہ مظفر علی آٹھ آنہ سکونت ثبت دستخط عبد الغفور وغیرہ ان کل ایکسو چیاسی روپیہ بارہ آنہ کی گندہ ہو گئی ہے رقمین ظاہر ہوتا ہے کہ لکھی گئی ہین فقط

العبد

غلام مرتضے سب رجسٹرار رودولی ضلع بارہ بنکی

مہر سب رجسٹرار

گنگا پرشاد سنگھ نے نقل کی
العبد
گنگا پرشاد سنگھ

غلام مرتضی نے مقابلہ کیا
العبد
غلام مرتضی

وقف میں کمی کریں یا منتقل کریں لہذا وقف نامہ ہذا بحضور خانقاہ ملفوظ شریف جناب قطب العالم حضرت شاہ مخدوم عبدالحق قدس سرہ کے تحریر کرکے طبع کرا دیا کہ بخوبی اعلان وقف نامہ جات بقید جائداد موقوفہ ہو جاوے اور بندگان خدا کو اختیار ہو کر بسماعت ہونے تعمیل شرائط مندرجہ کے حسبۃً للہ حاکم وقت کو اطلاع کریں اور ملفوظ شریف پیش کرکے متولی کو پابند تعمیل مدات متعلقہ وقف کریں کہ متولی خلاف ورزی نکرے اور پابند تعمیل شرائط متعلقہ وقف رہیں۔

تفصیل جائداد موقوفہ حصہ دو آنہ موضع براؤن پرگنہ ردولی جو بذریعہ خرید ذاتی ہے اور متعلق مصارف سرا کے وقف کیا گیا بشرح بست ۵۲ —

| نام مالک | تعداد حصہ | نکاسی خام | منافع مالگذاری | بچت منافع |
|---|---|---|---|---|
| چودھری علی احمد | ۱/۱ | . | . | . |
| چودھری غلام حسین | ۶ پائی | . | . | . |
| مسماۃ بی بی کنیز زہرہ زوجہ غلام عباس | ۶ پائی | . | . | . |
| | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

حدود اربعہ

| پورب | پچھم | اُتر | دکھن |
|---|---|---|---|
| چندورہ | لوہٹی سرتیان | اسیٹھ | بستی نظام الدین پور |
| ″ | ″ | ″ | ″ |
| ″ | ″ | ″ | ″ |

تفصیل خرچ ۱۱ لعہ منافع براؤن حصہ ۲ ر

السالانہ

منافع تعلق آمدنی وقفنامہ اول و دوم سے ہوگی

السالانہ

الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ والی ہند سلطان الہند عطائے رسول خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ مودود ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابو محمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابی احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ علو ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حسن بصری انصاری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
الٰہی بحرمت این اسمای گرامی عاقبت فقیر شاہ احمد ردولوی بخیر گردان ۔ فقط

## دوازدہ تسبیح جہر خاندان چشتیہ بہ این طور کہ نوشتہ شد

استغفار سہ بار درود سہ بار کلمہ طیب سہ بار و نام سید شاہ میران بھیکہ سہ بار بعد این اختتام دو صد مرتبہ لا الٰہ الا اللہ بعد این اختتام الا اللہ چہار صد بار بعد این اختتام اللہ اللہ ششصد مرتبہ

طریق ترکیب کہ وردِ خاص پیران چشتیہ صابریہ است ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم قبل از دو نفل سجدہ اند
بعدہ استادہ شدہ سر برہنہ کردہ و پاے راست بر پاے چپ نہادہ ہزار مرتبہ یا ربنا براے
ترقی دنیا و ربنا براے ترقی شوق الٰہی و یا ربنا براے تخریب دشمن و یا رب براے
بعدہ در سجدہ رفتہ یا حی یا قیوم استغیث
خواند پس از سجدہ بر دو نشستہ ہر مطلبی کہ دارد از خدا تعالیٰ و علا درخواست نماید یا حی یا قیوم دو ہزار مرتبہ
بعد نماز عشا خواندہ سر بسجدہ نہادہ یا حی یا قیوم برحمتک استغیث ہفت مرتبہ خواند بعدہ آنچہ خواہد دعا نماید
بعدہ چہار رکعت نفل بخواند انشاءاللہ آنچہ خواہد بیابد و بقرأت ہزار مرتبہ۔
روز پنجشنبہ مقام شاہ گنج در مکان حمام واقع باغ بر دست امیر شاہ صاحب طریقہ چشتیہ صابریہ
سنہ [illegible] ہجری مطابق سنہ [illegible] فصلی ماہ ہندی عہد واجد علی شاہ نیابت نواب علی نقی خان بہادر

## شجرہ چشتیہ صابریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا و مرشدنا شاہ فخر الدین احمد ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ امیر صاحب مولانا رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ غلام شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ عبد الکریم صاحب عرف آغن فقیر رامپوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ عنایت جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میران سید بھیک ابو یوسف ترمذی سیدالی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو المعالی محمد اشرف حسنی مکی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ بندگی داؤد قادری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابو سعید محب اللہ حنفی گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ صادق محمد فتح اللہ حنفی گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

نقل شجرہ پیر مولانا خلیل الرحمن صاحب سلمہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا عبد القدوس اسمٰعیل گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ محمد احمدی ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ عارف احمد ردولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ احمد عبد الحق ردولوی صاحب توشہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ مولانا جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا شمس الدین ترک پانی پتی صاحب ولایت رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ مخدوم الاولیا علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر اجودھنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ والی ہند ہند الولی عطاء رسول خواجہ معین الدین حسن سجزی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ مودود ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابو ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابو محمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ علو ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت خواجہ حسن البصری انصاری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت راز نیاز حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
الٰہی بحرمت این اسمائے گرامی عاقبت فقیر خلیل الرحمن بخیر گردان

## قطعہ تاریخ تعمیر مسجد جناب چودھری خلیل الرحمن صاحب واقع ردولی از سر آمد سخنوران فارسی جناب خواجہ عزیز الدین صاحب عزیز مد ظلہ العالی

زبدۂ عصر خلیل الرحمن
خلقش صاحب اشفاق عمیم
رہنما بود درین کار ہمے
عزت و عظمت و حرمت بنگر

بندۂ خاص خداوند جلیل
سیرتش جامع اخلاق جمیل
کنجہا کرد درین راہ سبیل
ز رکن طوف حرمش جبرئیل

آنکہ در اصل فرید و ممتاز
مسجدے ساختہ از راہ خلوص
سقف آن ہست سپہر گردون
سال تاریخ بنا گفت عزیز

وہمہ در نسل نجیبست و نبیل
گر کند حاصل از آن اجر جزیل
بستہ دل احسن و قمر چون قندیل
کعبہ در ہند بنا کرد خلیل
۱۳۱۲ھ

## قطعہ تاریخ بنائے مسجد جناب چودھری خلیل الرحمن صاحب نتیجہ طبع عالی جناب حافظ محمد عبد المجید خان صاحب رامپوری وارد ردولی

یہ کیا مقام ہے سبحان ربی الاعلیٰ
نگار خانۂ چینی و نقش ارژنگی ہے
ہر ایک نقش میں نقاش کی ہے جلوہ گری

الٰہی کس نے بنایا ہے ایسا بیت اللہ
ثنا ہے اسکو یہ آنکھوں نے دیکھا بیت اللہ
دکھا رہا ہے تماشا کسی کا بیت اللہ

ثنا مجید نے ہاتف سے مصرع تاریخ
خلیل نے یہ بنایا ہے اچھا بیت اللہ

مادۂ تاریخ تعمیر مقبرہ

مقبرۂ خلیل الرحمن

سنہ ۱۳۱۵ ہجری

مادۂ تاریخ تعمیر سرائے

خلیل الرحمن کی یہ سرائے

سنہ ۱۳۲۰ ہجری

## یادداشت

واضح رہے کہ جائداد وقف اول کی حصص دیہات ریاست مین مشترکہ ہے چہارم حصہ بدلی نکاسی خام کی ضلعدار و سپاہی ملازم تحصیل وصول کرتے ہین و تنخواہ چہارم وقف مسجد سے پاتے ہین چونکہ ولیعہد وقف زوجہ میری ہے اور میرا قایم مقام سرفراز احمد عرف بابو بذریعہ ہبہ نامہ رجسٹری شدہ کے قرار پایا ہے قبض ہبہ نامہ کی نقل ذیل مین طبع کیجاتی ہے لہذا اس ہبہ نامہ کی رو سے والیٔ وقف جب چاہے بمقابلہ شاملی کے بٹوارہ حصہ وقف کا کرا سکتی ہے اور بعد بٹوارہ دیہی چہارم ہر موضع مین نامزد وقف کی قایم ہوگی اور تحصیل وصول بعد بٹوارہ کے متولیہ وقف کریگی فقط نقل ہبہ نامہ بنام سرفراز احمد عرف بابو متبنی قایم مقام مجھ راقم خلیل الرحمن —

## نقل ہبہ نامہ

منکہ چودھری خلیل الرحمن ولد چودھری ممتاز احمد صاحب مرحوم تعلقدار تعلقہ ہری ساکن قصبہ ردولی محلہ